e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۳۰۶) لکھنؤ، بروز جمعہ ۷-اگست ۲۰۲۶ء،مطابق ۲۳-صفرالمظفر -۱۴۴۸ھ صفحات-۸
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 306 Frisday , August 07 2026 Pages -8

ہوابازی ٹربائن فیول میں 'ایتھنول' ملانے کا کوئی منصوبہ نہیں

نئی دہلی۔ حکومت نے آج اپنے ایک بیان میں واضح کر دیا ہے کہ اس کا ہوابازی ٹربائن فیول (اے ٹی ایف) میں ایتھنول ملانے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ دعویٰ پوری طرح سے غلط اور غیر ذمہ دارانہ ہے۔ حکومت کے پاس ایسی کوئی تجویز نہیں ہے۔ دراصل عاپ کے کنوینر اور دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے دعویٰ کیا تھا کہ انھیں ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ حکومت اے ٹی ایف میں ایتھنول ملانے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ کیجریوال نے یہ بھی کہا تھا کہ ماہرین کے مطابق اس کے خوفناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ اس معاملہ میں شہری ہوابازی کے وزیر رام موہن نائیڈو نے 'ایکس' پر جاری ایک پوسٹ میں کہا کہ "ایتھنول اور سسٹینیبل ایویشن فیول (ایس اے ایف) پوری طرح سے الگ الگ ہیں اور انھیں ایک دوسرے سے ملانا نہیں چاہیے۔"

امریکہ سے ایتھنول کی درآمد پر نہ کوئی رعایت، نہ کوئی عزم: حکومت

نئی دہلی، 6 اگست (یو این آئی) حکومت نے میڈیا کے کچھ حلقوں میں گردش کرنے والی ان خبروں کو مسترد کر دیا ہے کہ ایتھنول بلینڈنگ پروگرام کے لیے امریکہ سے بڑی مقدار میں ایندھن کے لیے ایتھنول درآمد کیا جا رہا ہے اور مستقبل میں بھی ایسا کرنے کا ارادہ ہے۔ وزارتِ تجارت و صنعت نے جمعرات کے روز ایک پریس ریلیز میں کہا، "یہ دعوے بے بنیاد اور حقائق کے منافی ہیں۔" وزارت نے کہا کہ ملک کی موجودہ پالیسی کے مطابق ایتھنول بلینڈڈ پیٹرول سپلائی پروگرام کے تحت ایندھن کی آمیزش میں استعمال ہونے والا ایتھنول مکمل طور پر ملکی پیداوار کنندگان سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ایندھن میں ملاوٹ کے لیے امریکہ سے ایتھنول کی کوئی درآمد نہیں کی جاتی۔ اس کے علاوہ، ہندوستان-امریکہ تجارتی مذاکرات کے دوران ایندھن کی آمیزش کے لیے امریکی ایتھنول کی درآمد سے متعلق کسی بھی قسم کے عزم کا اظہار نہیں کیا گیا ہے۔

جین زیڈ ملک دشمن نہیں، بات چیت ضروری ہے

تعلیمی نظام میں اصلاحات کی ضرورت، نوجوانوں کی شکایات جائز ہیں: آر ایس ایس سربراہ

تعلیم پر خرچ اخراجات نہیں بلکہ سرمایہ کاری ہے، جی ڈی پی کا 6 فی صد تعلیم کے لیے مختص ہونا چاہیے: موہن بھاگوت

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ملک کے مختلف حصوں میں پیپر لیک کو لے کر جین زیڈ (نئی نسل) کے بڑھتے ہوئے احتجاج کے درمیان راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت نے جمعرات کو کہا کہ ان کی شکایات جائز ہیں اور ہندوستان کے تعلیمی نظام میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ حالیہ دنوں میں طلبہ کے احتجاج اور مظاہرین کو 'ملک دشمن' قرار دیے جانے پر آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت نے کہا کہ اگر جین زیڈ احتجاج کر رہی ہے تو وہ ملک دشمن نہیں ہیں۔ وہ ہمارے ہی لوگ ہیں، ہماری اگلی نسل ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ جین زیڈ ایسی ہے۔ میرا خیال ہے کہ نئی نسل، یعنی جین زیڈ اور جین الفا، ہماری موجودہ نسل سے زیادہ ایماندار ہے اور حب الوطنی و خدمت کی سچی اپیل ان پر اثر کرتی ہے۔ بھاگوت نے کہا کہ جمہوریت میں اتفاقِ رائے قائم کرنے کا ایک طریقہ احتجاج بھی ہے۔ کئی طرح کے خیالات سامنے آتے ہیں اور بات چیت کے ذریعے اتفاقِ رائے بنتا ہے۔ اگر مختلف وجوہات سے بات نہیں سنی جاتی تو تحریک کی جا سکتی ہے۔ لیکن ایسا اتفاقِ رائے قائم کرنے کے لیے ہونا چاہیے، نہ کہ تقسیم پیدا کرنے کے لیے۔ جہاں تک جین زیڈ کا تعلق ہے، حالیہ دنوں میں جو کچھ ہوا، ان کی شکایت درست ہے۔ ہندوستانی تعلیمی نظام میں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے اور ایسا نہیں ہو رہا، اسی لیے یہ مسئلہ اٹھایا جا رہا ہے۔ اس لیے واقعی بات چیت ہونی چاہیے۔ جین زیڈ کے بارے میں اپنے تجربے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب ہم ان کی عمر کے تھے تو ہم بزرگوں کی بات مان لیتے تھے، کبھی سوال نہیں اٹھاتے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب جین زیڈ اور جین الفا سوال پوچھتی ہیں، انہیں منطقی جواب اور محبت چاہیے۔ جمہوریت میں یہی طریقہ ہے۔ اسے انگریزی میں 'ڈیبیٹ' کہتے ہیں، ہم اسے 'شاستر ارتھ' کہتے ہیں۔ وہاں کوئی جھگڑا نہیں ہوتا بلکہ دو فریق ہوتے ہیں: 'پوروا' اور 'اتر'۔ ہم تمام پہلوؤں کو دیکھتے ہیں اور ہر شخص کا اپنا نظریہ ہوتا ہے، اس لیے ہر موضوع پر ایک نیا پہلو سامنے آتا ہے۔ اس طرح ہمیں کئی آرا اور مخالف آرا ملتی ہیں، جو مل کر سچائی کی مکمل تصویر بناتی ہیں۔ ایسا ضرور ہونا چاہیے۔ بھاگوت نے کہا کہ میں یہ نہیں کہوں گا کہ جین زیڈ کو احتجاج نہیں کرنا چاہیے، لیکن جمہوریت میں احتجاج کرنے اور کام کرنے کے کچھ طریقے ہوتے ہیں۔ آئین بنانے والوں اور ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی تقاریر میں بھی اس حوالے سے اشارے دیے گئے ہیں۔ اس پر توجہ دی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ جین زیڈ صرف احتجاج کرنے کے لیے آواز نہیں اٹھا رہی ہے، بلکہ وہ ایسا اس لیے کر رہی ہے کیونکہ اسے کچھ مسائل درپیش ہیں اور ان مسائل کو حل کیا جانا چاہیے۔ تحریک میرے یا آپ کے خلاف نہیں بلکہ نظام کو بہتر بنانے کے لیے ہونی چاہیے۔ ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے بھاگوت نے کہا کہ انہیں پولیس اور مظاہرین کے درمیان حالیہ تصادم کے صحیح حالات کی معلومات نہیں ہیں، لیکن نوجوانوں پر ان کا اعتماد اٹل ہے۔ بھاگوت نے کہا کہ میں 'جین زیڈ' پر آنکھ بند کر کے بھروسہ کروں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہیں ملک کے نوجوانوں کی نیت اور ان کی امنگوں پر مکمل اعتماد ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کوئی تجارتی کاروبار نہیں ہے۔ کمیونٹی کی مدد سے تعلیمی نظام کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ تعلیم کا معاشی بوجھ بہت زیادہ ہے۔ ہمیں محتاط اور فعال رہنے کی ضرورت ہے اور نظام کا باقاعدگی سے جائزہ لینا ہوگا۔ ہمیں اپنے اساتذہ کو بھی تربیت دینے کی ضرورت ہے۔ تعلیم دینا صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں بلکہ یہ ایک سماجی ذمہ داری بھی ہے۔

☆ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے سرسنگھ چالک موہن بھاگوت نے کہا ہے کہ تعلیم پر ہونے والا خرچ اخراجات نہیں بلکہ ملک کے مستقبل میں سرمایہ کاری ہے۔ انہوں نے تعلیم کے شعبے میں سرکاری سرمایہ کاری بڑھانے کی بھرپور وکالت کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ بھارت جلد ہی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کا 6 فیصد تعلیم کے لیے مختص کرنے کا دیرینہ ہدف حاصل کر لے گا۔ ممبئی میں انڈیا انٹرنیشنل ماڈل یونائیٹڈ نیشنز (آئی آئی ایم یو این) کی پندرہویں سالگرہ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے موہن بھاگوت نے کہا کہ کئی دہائیوں سے تعلیم کے لیے جی ڈی پی کا 6 فیصد مختص کرنے کا مطالبہ کیا جاتا رہا ہے، جسے وسیع حمایت حاصل ہے، اور انہیں یقین ہے کہ یہ مقصد جلد حقیقت بنے گا۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کو حکومت پر مالی بوجھ کے بجائے ایسی قومی سرمایہ کاری کے طور پر دیکھا جانا چاہیے جو معاشرے کو مضبوط بناتی ہے اور آنے والی نسلوں کو بہتر مستقبل کے لیے تیار کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ معیاری تعلیم معاشرے کے ہر طبقے تک پہنچنی چاہیے اور اس کا مقصد صرف تعلیمی کامیابی حاصل کرنا نہیں بلکہ ذمہ دار، باصلاحیت اور سماجی شعور رکھنے والے شہری تیار کرنا بھی ہونا چاہیے۔ ان کے مطابق تعلیم کا حقیقی مقصد صرف معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ کردار سازی، اخلاقی اقدار اور وطن کے تئیں احساسِ ذمہ داری پیدا کرنا ہے۔ طلبہ اور نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے بھاگوت نے کہا کہ وہ تعلیم کو سماج کی مثبت خدمت کا ذریعہ بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک مؤثر تعلیمی نظام نوجوانوں میں قائدانہ صلاحیت، اخلاقی اقدار اور شہری ذمہ داری کا شعور پیدا کرتا ہے، تاکہ وہ قوم کی تعمیر و ترقی میں مؤثر کردار ادا کر سکیں۔ انہوں نے یاد دلایا کہ جی ڈی پی کا 6 فیصد تعلیم پر خرچ کرنے کی سفارش مختلف قومی تعلیمی کمیشنوں اور پالیسی دستاویزات میں بارہا کی جا چکی ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی اس ہدف کا اعادہ کرتے ہوئے تعلیم تک رسائی، مساوات اور معیار کو بہتر بنانے کے لیے عوامی سرمایہ کاری میں نمایاں اضافے پر زور دیا گیا ہے۔

اتر پردیش میں مدارس کے اساتذہ کو وقت پر تنخواہ ملنے کا راستہ مکمل طور پر بند

یوگی حکومت نے 'مدرسہ تنخواہ بل' واپس لیا

لکھنؤ: 6 اگست (پی این ایس) یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے سماجوادی پارٹی حکومت میں منظور کیے گئے 'مدرسہ تنخواہ بل' کو ختم کر دیا ہے۔ 2016 میں منظور کیے گئے 'اتر پردیش مدرسہ (اساتذہ اور دیگر ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی) بل 2016' کو مقننہ کے دونوں ایوانوں سے یوگی حکومت نے واپس لے لیا۔ اس کے ساتھ ہی تقریباً ایک دہائی سے زیر التوا اس بل کا باب اپنے اختتام کو پہنچ گیا ہے۔ یہ بل قانونی اور آئینی وجوہات کے سبب نافذ نہیں ہو پایا تھا۔ گورنر اور بعد میں مرکزی حکومت کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراضات کی وجہ سے اس بل کو منظوری نہیں مل سکی تھی۔ اب یوگی حکومت نے اسے باضابطہ طور پر واپس لے کر اس پر پابندی عائد کر دی ہے۔ سماجوادی پارٹی حکومت نے 2016 میں مدارس کے اساتذہ اور دیگر ملازمین کی وقت پر تنخواہوں کو یقینی بنانے کے مقصد سے اس بل کو قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل میں پاس کیا تھا۔ حکومت نے دلیل دی تھی کہ اس کے ذریعہ مدارس کے ملازمین کو باقاعدگی سے تنخواہیں ملنے کو یقینی بنایا جائے گا اور ادائیگی میں تاخیر کے لیے جوابدہی طے کی جائے گی۔ بل میں التزام کیا گیا تھا کہ اگر مدارس کے اساتذہ اور ملازمین کی تنخواہیں وقت پر ادا نہیں کی جاتی ہیں تو ذمہ دار افسران کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کیا جا سکتا ہے۔ اسی التزام اور دیگر نکات کے حوالے سے قانونی اور آئینی سوالات اٹھائے گئے تھے۔ دونوں ایوانوں میں بل پاس ہونے کے بعد اس وقت کے گورنر رام نائک کے پاس بھیجا گیا تھا۔ گورنر نے بل کی بعض شقوں پر عدم اتفاق کا اظہار کیا اور اپنی منظوری دینے کے بجائے صدر جمہوریہ کے پاس بھیج دیا۔ آئین کے التزامات کے تحت ایسے معاملات میں صدر کی رضامندی ضروری ہوتی ہے۔ خصوصاً بل میں جب آئینی یا قانونی پریشانیاں درپیش ہوں۔ صدر تک پہنچنے کے بعد مرکزی وزارت داخلہ نے اس بل کی جانچ کی۔ جانچ پڑتال کے دوران بل کی متعدد شقوں پر اعتراضات کیے گئے۔ وزارت داخلہ نے تسلیم کیا کہ کچھ دفعات قانونی اور آئینی طور پر درست نہیں ہیں۔ اس کے بعد مرکز کی جانب سے اس بل کو واپس لینے کا مشورہ دیا گیا۔ یہی وجہ رہی کہ یہ قانون کبھی وجود میں نہیں آ سکا اور برسوں تک زیر التوا رہا۔ اب یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے زیر التوا بل کو مقننہ کے دونوں ایوانوں سے واپس لے لیا ہے۔ حکومت کا ماننا ہے کہ جب کسی بل کو آئینی منظوری نہیں ملی اور وہ کبھی نافذ نہیں ہوا تو اسے زیر التوا رکھنے کا کوئی جواز نہیں۔ دونوں ایوانوں سے دستبرداری کے ساتھ ہی یہ بل قانون سازی کے عمل سے مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے۔ بل میں سب سے زیادہ بحث اس شق پر ہوئی تھی، جس میں تنخواہ کی ادائیگی میں تاخیر ہونے پر متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی ہو۔

نوجوانوں کے مستقبل کو نئی سمت دینے کی تیاری

یوگی حکومت بنائے گی جامع یوتھ پالیسی، جدید ہنر اور روزگار پر ہوگا فوکس

لکھنؤ: ۶/اگست۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج اپنی سرکاری رہائش گاہ پر مدعو ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں ریاست کے نوجوانوں کی مجموعی ترقی کے لیے ایک مربوط یوتھ پالیسی بنانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ ماہرین کی شمولیت سے ایک خود مختار ریاستی یوتھ کمیشن کے قیام کے امکان پر غور کیا جانا چاہیے تاکہ نوجوانوں کی مجموعی ترقی سے متعلق پروگراموں کی مسلسل نگرانی اور جائزہ لیا جائے اور وقتاً فوقتاً ضروری تجاویز پیش کی جائیں۔ اس کمیشن کو نوجوانوں سے متعلق پروگراموں کا باقاعدگی سے جائزہ لینا چاہیے، ضروری تجاویز فراہم کرنا چاہیے اور بدلتی ہوئی ضروریات کے مطابق پالیسیوں اور پروگراموں کو مزید مؤثر بنانے میں مدد کرنی چاہیے۔ ریاست کی نوجوان پالیسی نوجوانوں کی بدلتی ہوئی توقعات، امنگوں اور مستقبل کی ضروریات کے مطابق تیار کی جانی چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی ہے کہ یوتھ پالیسی بنانے سے پہلے ریاست کے 16 سے 35 سال کی عمر کے نوجوانوں کی توقعات، خواہشات اور ضروریات کو سمجھنا چاہیے۔ پالیسی سازی کے عمل میں طلباء، کھلاڑیوں، محققین، اسٹارٹ اپ کاروباری افراد، نوجوان پیشہ ور افراد اور مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کی شرکت کو یقینی بنانا چاہیے۔ عوامی ڈومین کے ذریعے تجاویز بھی طلب کی جانی چاہئیں، تاکہ پالیسی نوجوانوں کی حقیقی ضروریات اور مستقبل کے چیلنجوں کے مطابق بنائی جا سکے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست میں نوجوانوں پر مبنی تمام اسکیموں کے مؤثر نفاذ پر خصوصی زور دیا جانا چاہیے۔ مختلف محکموں کے درمیان بہتر تال میل قائم کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اسکیموں کے فوائد ہر اہل نوجوان تک بروقت اور شفاف طریقے سے پہنچیں۔ مجوزہ 'یوتھ پالیسی' میں نوجوانوں کی شخصیت کے تمام اہم پہلوؤں کو جامع طور پر شامل کیا جانا چاہیے، جن میں تعلیم اور مہارت فروغ، کاروباری، روزگار اور اختراع، ڈیجیٹل مستحکم کاری، صحت، کھیل، قیادتی صلاحیت، ثقافت اور وراثت شامل ہیں۔

رام مندر چندہ چوری اور طلباء احتجاج پر اپوزیشن کا ہنگامہ

انڈیا بلاک نے پارلیمنٹ کے مکر دوار پر مظاہرہ کیا، امت شاہ سے جواب طلب

نئی دہلی، 06 اگست (یو این آئی) اپوزیشن جماعتوں کے انڈیا بلاک نے جمعرات کو مرکز کے خلاف اپنے حملوں کو تیز کرتے ہوئے پارلیمنٹ کے مکر دوار پر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے رام مندر کے چندے میں مالی بے ضابطگیوں کے الزامات اور امتحانات سے متعلق مسائل پر احتجاج کرنے والے طلباء کے خلاف پولیس کی مبینہ زیادتیوں پر جواب دینے کا مطالبہ کیا اس مظاہرے میں کانگریس کے صدر اور راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھرگے، کانگریس رہنما اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی، کانگریس رہنما پرینکا گاندھی واڈرا، سماجوادی پارٹی، ترنمول کانگریس اور دیگر انڈیا بلاک کے اتحادی ارکان نے شرکت کی۔ مکر دوار کے قریب جمع ہو کر اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے نعرے بازی کی اور پارلیمنٹ میں وزیر داخلہ کی موجودگی کا مطالبہ کرتے ہوئے حکومت پر ملک سے متعلق مسائل سے بھاگنے کا الزام لگایا۔ ہاتھوں میں پلے کارڈز تھامے اور "امت شاہ جواب دو" اور "گرہ منتری سدن میں آؤ" جیسے نعرے لگاتے ہوئے احتجاجی اراکین پارلیمنٹ نے کہا کہ ایودھیا میں شری رام جنم بھومی مندر کے لیے جمع کیے گئے عوامی چندے کے مبینہ غلط استعمال اور طلباء کے خلاف پولیس کارروائی سے متعلق سوالات کے جوابات دینے کے لیے پارلیمنٹ ہی مناسب فورم ہے۔ مظاہرے کے دوران صحافیوں سے بات کرتے ہوئے اپوزیشن رہنماؤں نے الزام لگایا کہ رام مندر پروجیکٹ کے لیے عقیدت مندوں کی طرف سے دیے گئے چندے میں مالی بے ضابطگیوں کے الزامات پر مرکز اطمینان بخش وضاحت دینے میں ناکام رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان الزامات کی شفاف تحقیقات ہونی چاہئیں اور حکومت کو اس پر تفصیلی بیان دینا چاہیے۔ ایک اپوزیشن رہنما نے کہا، "جن لوگوں نے رام مندر فنڈ میں تعاون کیا، انہوں نے عقیدت کے ساتھ ایسا کیا۔ چندے کے غلط استعمال سے متعلق کسی بھی الزام کو شفاف طریقے سے حل کیا جانا چاہیے۔ حکومت اتنے سنگین سوالات پر خاموش نہیں رہ سکتی۔" انڈیا بلاک نے 20 جولائی کو پیپر لیک تنازعات اور امتحانات سے متعلق دیگر مسائل پر احتجاج کرنے والے طلباء پر پولیس کی مبینہ کارروائی کے حوالے سے بھی حکومت پر اپنا حملہ تیز کر دیا۔ اپوزیشن رہنماؤں نے الزام لگایا کہ سکیورٹی فورسز نے پرامن مظاہرین کے خلاف پیلٹ گنز کے استعمال سمیت شدید طاقت کا استعمال کیا اور مطالبہ کیا کہ اس کے ذمہ داروں کو جوابدہ بنایا جائے۔ ایک اور اپوزیشن رہنما نے کہا، اس ملک کے طلباء اپنے مستقبل اور امتحانات کی شفافیت کے بارے میں جائز تشویش ظاہر کر رہے تھے۔ ان کی بات سننے کے بجائے ان کے خلاف مبینہ طور پر وحشیانہ طاقت کا استعمال کیا گیا۔

2013 جنسی استحصال کیس میں صحافی ترون تیج پال مجرم قرار، بامبے ہائی کورٹ نے 10 سال کی سزا سنائی

پنجی: (ایجنسی) بامبے ہائی کورٹ نے جمعرات کو تہلکہ کے سابق ایڈیٹر ترون تیج پال کو 2013 کے جنسی استحصال کے ایک معاملے میں عصمت دری کے الزام میں مجرم قرار دیا۔ ہائی کورٹ نے سیشن کورٹ کے اس حکم کو بھی مسترد کر دیا جس میں تیج پال کو بری کیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ کی گوا بنچ کے جسٹس نیلا گوکھلے اور امت جمسندیکر نے سزا کا اعلان کرتے ہوئے ترون تیج پال کو 10 سال قید کی سزا سنائی ہے۔ مقدمہ ایک جونیئر ساتھی نے درج کرایا تھا۔ تیج پال کو تعزیرات ہند کی دفعہ 376 (2) (ایف) (وہ شخص جو سرپرست ہے یا اعتماد یا اتھارٹی کی حیثیت سے کسی عورت کی عصمت دری کرتا ہے)، 354 (اے) (جنسی طور پر ہراساں کرنا) اور 354 (بی) کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہے۔ جب تیج پال کے وکیل آبا پونڈا نے کم سے کم سزا کا مطالبہ کیا تو گوا حکومت کی طرف سے پیش ہوئے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے ایک سخت پیغام دینے کے لیے زیادہ سے زیادہ سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ تیج پال، جو عدالت میں موجود تھے، نرمی کی کوشش کی، اور دعویٰ کیا کہ وہ ایک سیاسی شکار" اور دو بیٹیوں کے باپ ہیں۔ تیج پال کی ایک سابق جونیئر ساتھی نے تجربہ کار صحافی کے خلاف نومبر 2013 میں گوا میں تھنک فیسٹ ایونٹ کے دوران ہوٹل کی لفٹ کے اندر اس کے ساتھ جنسی زیادتی کا الزام لگایا تھا۔ 2021 میں ٹرائل کورٹ کے ذریعہ تیج پال کو بری کرنے کے بعد، گوا حکومت نے اس فیصلے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔

حب الوطنی کا معیار وندے ماترم نہیں ہو سکتا: جماعت اسلامی ہند

نئی دہلی، 6 اگست (یو این آئی) جماعت اسلامی ہند نے منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حکومت کی طرف سے قومی وقار کی توہین (ترمیمی) بل، 2026 کی منظوری، ملک میں جامع تعلیمی اصلاحات کی ضرورت اور مختلف ریاستوں میں سیلاب کی سنگین صورت حال پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر ملک معتصم خان نے وندے ماترم سے متعلق قومی وقار کی توہین (ترمیمی) بل، 2026 کی منظوری پر گہری تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی ہند ملک کے آئینی اداروں اور قومی وقار کے احترام پر مکمل یقین رکھتی ہے، تاہم یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ وندے ماترم کے وہ اشعار اسلام کے عقیدۂ توحید سے مطابقت نہیں رکھتے، جن میں وطن کو ایک معبود کی صورت میں پیش کیا گیا ہے اور اسے بعض دیویوں سے منسوب کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اعتراض نہ تو نیا ہے اور نہ ہی فرقہ وارانہ ہے بلکہ ہندوستان کے جمہوری اور آئینی نظام میں اس حقیقت کو پہلے ہی تسلیم کیا جا چکا ہے۔ ملک معتصم خان نے کہا کہ یہ نہایت تشویشناک ہے کہ پارلیمنٹ نے ایسا قانون منظور کیا ہے جو براہ راست مذہبی اقلیتوں کے حقوق کو متاثر کر سکتا ہے اور ان میں کشیدگی پیدا کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ اس بل میں وندے ماترم گانے کو لازمی قرار نہیں دیا گیا، لیکن اس کے خلاف کسی بھی ایسے عمل کو جرم قرار دیا گیا ہے جسے 'توہین' یا 'بے ادبی' سمجھا جائے۔ اس قانون میں استعمال کی گئیں مبہم اصطلاحات قانون کے غلط استعمال کا سنگین خطرہ پیدا کرتی ہیں۔ ملک معتصم خاں نے سپریم کورٹ کے تاریخی بجوئے ایمانوئیل (Bijoe Emmanuel) فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ نے واضح کیا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنے مذہبی عقیدے کی بنیاد پر قومی ترانے یا نغمے میں شریک نہ ہو تو آئین میں دئے گئے حقوق کے تحت اسے یہ حق حاصل ہے۔

عتیق احمد کے سب سے چھوٹے بیٹے ابان احمد کی سڑک حادثے میں موت، جھانسی میں کار حادثہ کا شکار

جھانسی: اتر پردیش کے سابق رکن پارلیمنٹ عتیق احمد کے چھوٹے بیٹے ابان احمد کی سڑک حادثے میں موت ہوگئی۔ یہ واقعہ جمعرات کو جھانسی کانپور قومی شاہراہ پر پونچھ پولیس اسٹیشن کے قریب پیش آیا۔ حادثے میں ابان کے ایک ساتھی کی بھی موت ہوگئی، جبکہ تین دیگر نوجوان شدید زخمی ہیں۔ ابتدائی معلومات کے مطابق ابان اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنے بھائی علی احمد سے ملنے آئے تھے جو جھانسی جیل میں بند ہے۔ ان کی گاڑی پونچھ کے علاقے کے قریب اس وقت حادثے کا شکار ہوئی جب وہ دورے کے بعد پریاگ راج واپس لوٹ رہے تھے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس اور ایمبولینس جائے وقوعہ پر پہنچ گئی۔ تمام زخمیوں کو فوری طور پر مٹھ میں واقع کمیونٹی ہیلتھ سینٹر پہنچایا گیا۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بی بی جی ٹی ایس مورتی نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ پولیس کو صبح 10.30 بجے کے قریب اطلاع ملی کہ ڈرائیور کا کنٹرول کھونے کے بعد ایک ایس یو وی سڑک کے ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی ہے۔ انہوں نے کہا" ، حادثے میں دو افراد کی موت ہوگئی، جبکہ تین دیگر زخمی ہوئے۔ زخمیوں کا میڈیکل کالج میں علاج چل رہا ہے۔" پولیس نے بتایا کہ مہلوکین کی شناخت ابان احمد اور سونو کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق ابتدائی طور پر ایسا لگتا ہے کہ حادثہ کار پر سے کنٹرول کھونے کے باعث پیش آیا۔ ابان احمد عتیق احمد کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔

ایران اور عمان کے مابین معاہدہ طے پانے کے بہت قریب

امریکہ کی جانب سے مذکورہ مجوزہ معاہدے پر فوری طور پر کوئی ردعمل نہیں

ایران اور عمان اب آبنائے ہرمز سے متعلق ایسے معاہدے کے بہت قریب ہیں، جس کا مقصد ایران جنگ کے خاتمے میں مدد ہے۔ مجوزہ معاہدے کے تحت آبنائے ہرمز میں داخل ہونے والے بحری جہازوں کی نگرانی ایران کے سپرد کردینے کا امکان ہے۔اس پیش رفت کے بارے میں نیوز ایجنسی روئٹرز نے ایک اعلیٰ ایرانی ذریعے اور خطے کے دو عہدیداروں کے حوالے سے اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ اگر یہ معاہدہ طے پا جاتا ہے، تو اسے ایران کے لیے اس کی اب تک کی سب سے بڑی سفارتی کامیابیوں میں شمار کیا جائے گا۔ایران کے نائب وزیر خارجہ کاظم غریب آبادی نے بتایا کہ عمان کے ساتھ مذاکرات میں "بنیادی نوعیت کی مفاہمت" کی منزل حاصل کر لی گئی ہے اور یہ پیش رفت اب حتمی شکل اختیار کر لینے کے بہت قریب ہے۔امریکہ کی جانب سے اس مجوزہ معاہدے پر فوری طور پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ اگرچہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے سے متعلق معاہدہ جلد متوقع ہے، تاہم امریکی حکام بارہا اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ وہ دنیا بھر کو توانائی کی ترسیل کے لیے اس انتہائی اہم بحری گزرگاہ تک رسائی کا کنٹرول ایران کے حوالے کرنے پر کبھی رضامند نہیں ہوں گے۔تجزیہ کاروں کے مطابق اگر اس معاہدے کے نتیجے میں آبنائے ہرمز سے گزرنے والی میرین ٹریفک پر ایران کو اختیار حاصل ہو جاتا ہے، تو یہ اس جنگ کے بعد علاقائی طاقت کے توازن میں تہران کے حق میں ایک بڑی تبدیلی تصور کی جائے گی، جس کا آغاز فروری میں امریکہ اور اسرائیل نے کیا تھا۔ جنگ سے قبل آبنائے ہرمز تمام تجارتی اور دیگر بحری جہازوں کے لیے بلا رکاوٹ کھلی ہوئی تھی اور اس راستے کے استعمال پر کسی بھی قسم کی کوئی فیس عائد نہیں تھی۔ایران اور عمان کے درمیان ممکنہ معاہدے کے حوالے سے روئٹرز سے گفتگو کرنے والے ایرانی اور علاقائی ذرائع نے بدھ کی رات خبردار کیا کہ کئی اہم معاملات اب بھی طے ہونا باقی ہیں۔ ایک علاقائی ذریعے نے روئٹرز کو بتایا، "آبنائے ہرمز پر کسی نہ کسی نوعیت کے کنٹرول سے متعلق رعایت پہلے ہی دی جا چکی ہے۔"ایک دوسرے علاقائی ذریعے کے مطابق ابھی یہ طے ہونا باقی ہے کہ "کنٹرول" کی عملی تعریف کیا ہوگی۔ خلیجی ممالک کے مذاکرات کار اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ جہازوں کی تلاشی اور نگرانی کا عمل علاقائی ممالک کی نگرانی میں ہو، جبکہ کسی بھی قسم کی فیس کی ادائیگی لازمی کے بجائے رضاکارانہ بنیادوں پر ہونا چاہیے۔ایک اعلیٰ ایرانی عہدیدار کے مطابق تہران کی خواہش ہے کہ آبنائے ہرمز استعمال کرنے والے جہازوں کے کارگو کی مالیت کا 5 سے 7 فیصد بطور فیس وصول کیا جائے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ عمان تقریباً 3 فیصد فیس کی تجویز پر بات کر رہا ہے، جبکہ امریکہ کسی بھی قسم کی فیس عائد کرنے کے حق میں نہیں ہے۔اسی ایرانی ذریعے نے بتایا کہ زیر غور معاہدے کے مسودے میں یہ تصور بھی شامل ہے کہ آبنائے ہرمز کے ذریعے خلیج فارس میں داخل ہونے والے بحری جہازوں پر ایران کو اختیار حاصل ہوگا۔ تاہم ایک بڑا اختلافی نکتہ یہ ہے کہ خلیج فارس سے باہر جانے والے جہازوں کے حوالے سے ایران کا کردار کس حد تک ہوگا۔امریکی ریاست نیواڈا کے شہر لاس ویگاس میں اپنے حامیوں سے خطاب کرتے ہوئے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ وہ فوجی تصادم کے بجائے سفارتی حل کو ترجیح دیتے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا، "میں معاہدہ کرنا پسند کروں گا کیونکہ میں لوگوں کو مارنا نہیں چاہتا۔ میں لوگوں کو قتل نہیں کرنا چاہتا، لیکن ایک وقت ایسا بھی آ سکتا ہے کہ جب ہمیں ایسا کرنا پڑے۔"تہران حکومت کے مطابق 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے فضائی حملوں کے ساتھ ایران جنگ شروع کیے جانے کے بعد سے اب تک ایران میں 3,400 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جبکہ امریکہ بھی اپنے 18 فوجیوں کی ہلاکت کی تصدیق کر چکا ہے۔

روس: یوکرینی ڈرون حملے کے بعد آئل ریفائنری میں آگ لگ گئی

روسی یوکرینی جنگ میں حالیہ ہفتوں میں ماسکو اور کیف کے ایک دوسرے کے عسکری اہداف کے ساتھ ساتھ سویلین انفراسٹرکچر اور توانائی کی تنصیبات پر بھی شدید ہو چکے حملوں کے دوران روسی خطے یاروسلاول میں ایک آئل ریفائنری پر ایک بڑا یوکرینی ڈرون حملہ کیا گیا، جس کے بعد وہاں آگ لگ گئی۔ ماسکو سے جمعرات چھ اگست کو موصولہ رپورٹوں کے مطابق یہ یوکرینی حملہ بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب کیا گیا اور اس کے نتیجے میں ایک آئل ریفائنری میں لگنے والی آگ کی یاروسلاول کے علاقائی گورنر میخائل ایورائیف نے بھی تصدیق کر دی۔ علاقائی گورنر ایورائیف نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹیلیگرام پر شائع کردہ اپنے ایک بیان میں کہا کہ اس ڈرون کو فضا میں ہی ٹارگٹ کر لیا گیا تھا لیکن اس کا ملبہ اس ریفائنری کے چند اسٹوریج ٹینکس پر گرا، جس کے بعد وہاں آگ لگ گئی۔ گورنر میخائل ایورائیف نے بتایا کہ آگ لگنے کے فوری بعد بڑی تعداد میں ایمرجنسی ورکرز موقع پر پہنچ گئے تھے، جو آخری خبریں آنے تک وہاں آگ کے شعلوں پر قابو پانے کی بھرپور کوششیں جاری رکھے ہوئے تھے۔ یوکرینی مسلح افواج کی طرف سے روس کے خلاف جنگ میں یاروسلاول اور دیگر علاقوں میں کیے جانے والے تازہ ڈرون حملوں کے بارے میں یوکرینی صدر وولودیمیر زیلنسکی نے جمعرات کے روز کہا کہ کیف کی فورسز نے گزشتہ رات روس کے اندر دور تک تیل کی متعدد تنصیبات کو نشانہ بنایا۔ صدر زیلنسکی نے اپنی ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا کہ کیف حکومت اپنی وہ عسکری مہم جاری رکھے ہوئے ہے، جس کا مقصد جنگ کے زمانے میں روسی معیشت کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانا اور کریملن میں ملکی قیادت کو ہزیمت کا شکار بنانا ہے۔ وولودیمیر زیلنسکی نے لکھا کہ تیل کی تنصیبات پر یوکرینی ڈرون حملوں کے نتیجے میں روس میں کئی مقامات پر تیل کی قلت پیدا ہو چکی ہے۔ یوکرینی صدر کے بقول یہ کیف حکومت کی طرف سے ماسکو کے ان ہلاکت خیز اور وسیع تر میزائل اور ڈرون حملوں کا جواب ہے، جن کا یوکرین گزشتہ کئی ہفتوں سے مسلسل سامنا کر رہا ہے۔ صدر زیلنسکی کے مطابق روسی خطے یاروسلاول میں جس ریفائنری کو نشانہ بنایا گیا، وہ یوکرینی سرحد سے تقریباً 700 کلومیٹر دور ہے۔ اسی طرح ایک اور روسی علاقے باشکورتوستان، جسے باشقیرستان بھی کہا جاتا ہے، میں جس آئل ریفائنری کو جنگی ڈرونز کے ساتھ ٹارگٹ کیا گیا، اس کا مشرقی یوکرین میں روس کے ساتھ زمینی جنگی محاذ سے فاصلہ 1,300 کلومیٹر سے بھی زیادہ بنتا ہے۔

ایران سے بات چیت جاری ہے، دیکھیں کیا ہوتا ہے: ٹرمپ

واشنگٹن، 6 اگست (یو این آئی) امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ ایران سے ڈیل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ لوگوں کو مارنا نہیں چاہتے۔ تقریب سے خطاب میں صدر ٹرمپ نے کہا کہ ایران سے بات چیت جاری ہے، دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ اس سے پہلے فاکس نیوز کو انٹرویو میں امریکی صدر نے کہا تھا کہ اصل اہمیت صرف عملی اقدامات کی ہے اور ایران معاہدہ کرنا چاہتا ہے، دیکھتے ہیں آگے کیا ہوتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر وہ معاہدہ نہیں کرتا تو یہ اس ہی کے لیے نقصان دہ ہوگا۔

صحافی امل خلیل کی موت اسرائیل کا جنگی جرم: ہیومن رائٹس واچ

واشنگٹن، 6 اگست (یو این آئی) انسانی حقوق کی تنظیم ہیومن رائٹس واچ نے کہا ہے کہ رواں سال لبنانی صحافی امل خلیل اور ان کی کیمرہ آپریٹر زینب فرج پر ہونے والا اسرائیلی فضائی حملہ جان بوجھ کر کیا گیا تھا، جس کے نتیجے میں امل خلیل جاں بحق اور زینب فرج شدید زخمی ہو گئی تھیں۔ ایچ آر ڈبلیو کے مطابق مذکورہ حملہ بین الاقوامی قانون کے تحت جنگی جرم کے زمرے میں آتا ہے۔ امل خلیل، جو لبنانی اخبار الاخبار سے وابستہ تھیں، 22 اپریل کو جنوبی لبنان کے قصبے الطیری میں اسرائیلی حملوں کی کوریج کے دوران ایک فضائی حملے میں جاں بحق ہو گئی تھیں۔ ہیومن رائٹس واچ نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ اقوام متحدہ کے لبنان مشن (یونیفل) اور ریڈ کراس کی جانب سے کی گئی درخواستوں سمیت دستیاب شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیلی فوج کو علم تھا کہ جس عمارت کو نشانہ بنایا گیا، اس میں صحافی موجود تھے۔ تنظیم کے مطابق شواہد سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امل خلیل حملے کے بعد کچھ وقت تک زندہ تھیں، تاہم اسرائیلی فورسز نے امدادی ٹیموں کو جائے وقوعہ تک پہنچنے سے روک دیا، جس کے باعث انہیں بروقت طبی امداد فراہم نہ کی جا سکی۔

باب المندب اور آبنائے ہرمز سے بحری آمدورفت میں نمایاں کمی

لندن، 6 اگست (یو این آئی) باب المندب اور آبنائے ہرمز سے گزرنے والی بحری آمدورفت میں نمایاں کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے کے مطابق سمندری جہازوں کی نگرانی کرنے والے ادارے کے اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ بدھ کے روز صرف 2 بحری جہاز آبنائے ہرمز سے گزرے جبکہ ایک روز قبل یہ تعداد 8 تھی۔ باب المندب سے بھی بدھ کے روز صرف 1 تجارتی جہاز گزرا جبکہ ایک روز پہلے 20 جہاز اس بحری گزرگاہ سے گزرے تھے۔ ادارے کے اعداد و شمار کے مطابق امریکا اور اسرائیل کی ایران کے خلاف جنگ شروع ہونے سے قبل آبنائے ہرمز سے روزانہ اوسطاً 130 سے 140 بحری جہاز گزرتے تھے جبکہ باب المندب کی ناکہ بندی کے اعلان سے پہلے والے ہفتے میں اس راستے سے روزانہ اوسطاً 41 جہاز گزرتے تھے۔

روس کا بحیرہ اسود میں گندم سے لدے جہاز پر حملہ، ملاح ہلاک

کیف، 6 اگست (یو این آئی) روس نے بحیرہ اسود کی یوکرینی حدود میں گندم سے لدے جہاز پر حملہ کر دیا۔ یوکرینی حکام کے مطابق حملے کے بعد غیر ملکی پرچم بردار جہاز میں آگ لگ گئی، جبکہ جہاز کے عملے میں شامل ایک ملاح ہلاک ہو گیا۔ یوکرین کی بندرگاہی انتظامیہ نے تصدیق کی ہے کہ متاثرہ جہاز مارا کوئین (Mara Queen) تھا، جو افریقی ملک گنی بساؤ کے پرچم تلے سفر کر رہا تھا۔ اس سے قبل روس نے دعویٰ کیا تھا کہ اس نے ایسے بحری جہازوں کو نشانہ بنایا جو مبینہ طور پر فوجی ساز و سامان لے جا رہے تھے۔

ٹرمپ کا 7 ارب ڈالر کے 11 نئے برف شکن بحری جہاز خریدنے کا اعلان

واشنگٹن، 6 اگست (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے تقریباً 7 ارب ڈالر مالیت کے منصوبے کے تحت 11 نئے برف شکن بحری جہاز خریدنے کا اعلان کیا ہے جبکہ امریکی کوسٹ گارڈز نے صرف 4 یا 5 بھاری برف شکن جہازوں کی ضرورت ظاہر کی تھی۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ اعلان فن لینڈ کے صدر الیگزینڈر اسٹب کے ساتھ مشترکہ طور پر کیا گیا ہے، منصوبے کے تحت ابتدائی 4 جہاز فن لینڈ میں جبکہ باقی امریکہ میں تیار کیے جائیں گے۔ ٹرمپ نے قومی سلامتی کے جہاز امریکہ میں ہی تیار کرنے کی قانونی شرط سے بھی استثنیٰ دیا ہے۔ امریکی میڈیا کے مطابق 11 جہاز خریدنے کا فیصلہ خود صدر ٹرمپ نے کیا ہے جبکہ ٹھیکے بھی معمول کے مسابقتی عمل کے بغیر دیے گئے ہیں جس پر شفافیت اور اخراجات سے متعلق سوالات اُٹھ رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اس حوالے سے ماہرین کا کہنا ہے کہ جہازوں کی خریداری کے علاوہ ان کی دیکھ بھال، بندرگاہی سہولتوں اور عملے کی بھرتی کے لیے بھی مزید اربوں ڈالر درکار ہوں گے لیکن اس حوالے سے کوئی واضح طویل مدتی منصوبہ سامنے نہیں آیا ہے۔ وائٹ ہاؤس نے منصوبے کا دفاع کرتے ہوئے کہا ہے کہ آرکٹک میں بڑھتی عالمی مسابقت کے پیشِ نظر امریکہ کی موجودگی مضبوط بنانا ضروری ہے جبکہ ٹرمپ کا موقف ہے کہ روس کے مقابلے میں امریکہ کے پاس برف شکن جہاز بہت کم ہیں۔ امریکی ساحلی محافظ ادارے کے مطابق روس کے پاس اس وقت 56 اور چین کے پاس 5 برف شکن جہاز موجود ہیں تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ روس کی آرکٹک ضروریات امریکا سے مختلف ہیں، اس لیے دونوں کا براہِ راست موازنہ درست نہیں۔ رپورٹ کے مطابق برف شکن جہازوں میں ٹرمپ کی دلچسپی 1992ء میں فن لینڈ کے دورے کے دوران پیدا ہوئی تھی جو صدر بننے کے بعد بھی برقرار رہی اور 2025ء میں فن لینڈ کے صدر کے ساتھ ملاقات کے بعد اس منصوبے کو عملی شکل دی گئی۔

بلوچستان میں کارروائیاں، 12 دہشت گرد ہلاک

کوئٹہ، 6 اگست (یو این آئی) بلوچستان میں سیکیورٹی فورسز نے انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز کے دوران 12 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ آئی ایس پی آر کے مطابق 5 اور 6 اگست کو کارروائیاں "ردالفتنہ 3" کے تحت جاری انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز کے سلسلے کا حصہ تھیں۔ آئی ایس پی آر کے مطابق 5 اگست کو بلوچستان کے ضلع واشک میں سیکیورٹی فورسز نے 6 دہشت گردوں کی نقل و حرکت کا سراغ لگایا۔ سیکورٹی فورسز کی بروقت اور مؤثر کارروائی میں 6 دہشت گرد مارے گئے۔ آئی ایس پی آر کا کہنا ہے کہ 6 اگست کو مستونگ میں ایک اور کارروائی کے دوران سیکیورٹی فورسز اور دہشت گردوں کے درمیان فائرنگ کا شدید تبادلہ ہوا جس کے نتیجے میں مزید 6 دہشت گرد ہلاک ہو گئے۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کا کہنا ہے کہ کارروائی کے دوران دہشت گردوں کا ایک ٹھکانہ بھی تباہ کر دیا گیا۔

امریکہ سمجھتا تھا وہ شام کی طرح ایران میں بھی حکومت الٹ دے گا: مسعود پزشکیان

تہران، 6 اگست (یو این آئی) ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے کہا ہے کہ امریکہ سمجھتا تھا کہ جنگ اور پابندیوں کے ذریعے شام کی طرح ایران میں بھی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے گا مگر اسے ناکامی ہوئی۔ ایک انٹرویو میں ایرانی صدر نے کہا کہ نئے سپریم لیڈر نے ایران کو متحد اور مضبوط بنایا ہوا ہے، ایرانی عوام کے حوصلے اور عزم نے دشمن کے ارادے ناکام بنا دیے۔ صدر پزشکیان نے کہا کہ دشمن نے سازش کی تھی کہ اڑتالیس گھنٹے میں ایرانی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے گا مگر تمام تر مشکلات کے باوجود ایران آج طاقتور اور باوقار ملک کہلاتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں امریکہ اور اسرائیل کی یہ منطق سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیوں ایرانی یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں کو نشانہ بناتے ہیں۔ ایرانی صدر نے کہا کہ امریکہ ہر اس علامت کے خلاف ہے جو ایرانی عوام کو آزاد اور تخلیق کار بناتی ہے۔ دشمن نہیں چاہتا کہ کوئی بھی قابل شخص ایران میں قائدانہ کردار ادا کرے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ ایران کے زیادہ تر شہید کمانڈر اور سائنس دان سادہ زندگی گزارتے تھے۔ ان کا ذاتی گھر تک نہ تھا جو انکے بے لوث جذبے کی علامت ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ اقتصادی اور سیکیورٹی چیلنجز کے باوجود قومی اتحاد نے ایران کو ناقابل تسخیر بنایا ہوا ہے۔ ایک سوال پر ایرانی صدر نے کہا کہ سپریم لیڈر آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای سے رابطے بہت مشکل ہیں مگر انکی موجودگی ایرانی عوام کے لیے غیر معمولی طاقت کا سبب ہے۔ مسعود پزشکیان کا کہنا تھا کہ سپریم لیڈر نے اہم معاملے پر اتفاق رائے سے متعلق ماہرین کی رائے قبول کر لی تھی۔ اگر تین چوتھائی ووٹ حق میں آئے تو معاملہ قبول کر لیا جائے گا۔

کویت میں ایرانی اسکول کی بندش کا حکم

ایران جنگ کے باعث تہران اور خلیجی عرب ریاستوں کے مابین پائی جانے والی کشیدگی کے پس منظر میں کویت میں حکام نے اس ملک میں کام کرنے والے ایک مقامی ایرانی اسکول کی بندش کا حکم دے دیا ہے۔ یہ بات کویت سٹی میں ملکی وزارت تعلیم کے ایک ذریعے نے جمعرات چھ اگست کے روز نیوز ایجنسی اے ایف پی کو بتائی۔ کویت کو بھی ایران جنگ میں تہران کی طرف سے اپنے خلاف بار بار کیے جانے والے حملوں کا سامنا کرنا پڑتا رہا ہے۔ اے ایف پی کے مطابق وزارت تعلیم کے اس ذریعے نے ایرانی اسکول بند کیے جانے کے حکم کی کوئی وجہ نہیں بتائی۔ لیکن یہ بات مسلمہ ہے کہ خلیج کی کئی دیگر ریاستوں کی طرح کویت بھی ان ممالک میں شامل ہے، جہاں موجود امریکی فوجیوں کو نشانہ بنانے کے لیے تہران بار بار حملے کرتا رہا ہے۔ کئی خلیجی ممالک خطے میں امریکی فوجی دستوں، فضائیہ اور بحریہ کے اڈوں کی میزبانی کرتے ہیں اور ایران کی طرف سے ان عرب ریاستوں پر فضائی حملے خاص طور پر اس وقت سے زیادہ ہو چکے ہیں، جب جون میں طے پانے والا ایک عبوری امریکی ایرانی فائر بندی معاہدہ ناکام ہو گیا تھا۔

لائیو اسٹریمنگ کے دوران میکسیکن انفلوئنسر قتل

میکسیکو سٹی، 6 اگست (یو این آئی) ٹک ٹاک پر لائیو اسٹریمنگ کے دوران میکسیکو کے سوشل میڈیا انفلوئنسر کو گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق ٹک ٹاک پر تقریباً ساڑھے 6 لاکھ فالوورز رکھنے والے میکسیکن سوشل میڈیا انفلوئنسر سیزر گاستیلم کو اس وقت گولی مار کر قتل کر دیا گیا جب وہ 2 دیگر افراد کے ساتھ ایک کار پارکنگ میں لائیو اسٹریمنگ کر رہے تھے۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ منگل کے روز میکسیکو کی ریاست سینالوا کے دارالحکومت کولیا کان میں پیش آیا، فائرنگ کا واقعہ مقامی پراسیکیوٹر کے دفتر کے قریب رونما ہوا۔ خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق لائیو اسٹریمنگ کی ویڈیو میں سیزر گاستیلم کو ایک ریسٹورنٹ کی کار پارکنگ میں 2 افراد کے ساتھ ہنستے اور گفتگو کرتے دیکھا جا سکتا ہے، اسی دوران موٹر سائیکل پر سوار 2 افراد وہاں پہنچے، جن میں سے ایک حملہ آور نے پستول نکال کر گاستیلم پر فائرنگ کی، جس کے بعد دونوں حملہ آور موقع سے فرار ہو گئے۔ میکسیکو کی صدر کلاڈیا شین باؤم نے گزشتہ روز صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ اس قتل کی وجوہات کیا تھیں، اس جرم میں ملوث افراد کو گرفتار کیا جانا چاہیے۔ سیزر گاستیلم اپنے سوشل میڈیا مواد میں خود کو اکثر بیلیکو کہتے تھے، جو میکسیکو کی بعض ذیلی ثقافتوں میں ایسے افراد کے لیے استعمال ہونے والی اصطلاح ہے جنہیں منشیات فروش کارٹیل کلچر سے منسلک سمجھا جاتا ہے۔ حکام کے مطابق واقعے کی تحقیقات جاری ہیں۔ ابتدائی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ گاستیلم نے اپنی بعض ویڈیوز میں ایک مجرمانہ گروہ کے ایک دھڑے کی جانب اشارے کیے تھے۔

ٹرمپ کے گالف کورس کے قریب مشکوک شخص گرفتار

کیلیفورنیا، 6 اگست (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے گالف کورس کے قریب سے مشتبہ شخص کو گرفتار کر کے گولیوں سے بھری پستول برآمد کر لی۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق کیلیفورنیا میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے گالف کلب کے قریب سے پولیس نے ایک 38 سالہ مشتبہ شخص جینین جان کو گرفتار کیا ہے، جس کے قبضے سے گولیوں سے بھری ایک پستول بھی برآمد کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق مشتبہ شخص کی یہ گرفتاری امریکی صدر کے گلف کلب میں ہونے والے ری پبلکن نیشنل کمیٹی کے فنڈ ریزر پروگرام سے دو روز قبل کی گئی ہے۔ پولیس کے مطابق جس شخص کو گرفتار کیا گیا ہے۔

واشنگٹن میں فضائی تحفظ پر سوال، ٹرمپ کے ہیلی کاپٹر سے متعلق واقعے کی تحقیقات

واشنگٹن، 6 اگست (یو این آئی) امریکی حکام نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے زیرِ استعمال صدارتی ہیلی کاپٹر میرین ون اور ایک مسافر بردار طیارے کے درمیان مبینہ طور پر محفوظ فاصلہ برقرار نہ رہنے کے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ وائٹ ہاؤس نے واضح کیا ہے کہ اس واقعے کے دوران صدر ٹرمپ کسی بھی قسم کے خطرے سے دوچار نہیں تھے۔ نیویارک ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق منگل کے روز واشنگٹن کی فضائی حدود میں فضائی ٹریفک کنٹرول سے ہونے والی مبہم مواصلات کے باعث میرین ون اور ایک تجارتی مسافر طیارہ ایک دوسرے سے ایک میل سے بھی کم فاصلے پر آ گئے۔ امریکی نیشنل ٹرانسپورٹیشن سیفٹی بورڈ (NTSB) نے تصدیق کی ہے کہ وہ 4 اگست کو رونالڈ ریگن واشنگٹن نیشنل ایئرپورٹ (DCA) سے روانہ ہونے والے ایک کمرشل طیارے اور میرین ون کے درمیان محفوظ فاصلہ برقرار نہ رہنے کے واقعے کی تحقیقات کر رہا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان کُش دیسائی نے خبر رساں ادارے اے ایف پی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میرین ون دنیا کے بہترین پائلٹس اڑاتے ہیں اور کسی بھی لمحے صدر کی جان کو کوئی خطرہ لاحق نہیں تھا۔ امریکی فضائی ریگولیٹری ادارے فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن (FAA) کے مطابق واقعے کے دوران ایئر ٹریفک کنٹرولر مسلسل میرین ون اور کمرشل طیارے دونوں کے پائلٹس سے رابطے میں تھا۔ ایف اے اے نے اپنے بیان میں کہا کہ صدر کبھی بھی خطرے میں نہیں تھے، ہم واقعے کا جائزہ لے رہے ہیں اور تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ضرورت پڑنے پر مناسب اصلاحی اقدامات کیے جائیں گے۔ وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق ایسے حالات میں حفاظتی اصولوں کے تحت دونوں طیاروں کے درمیان کم از کم ڈیڑھ میل افقی اور 500 فٹ عمودی فاصلہ برقرار رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ واقعہ مقامی وقت کے مطابق دوپہر تقریباً 2:30 بجے پیش آیا، جب امریکن ایئرلائنز کی ذیلی کمپنی انوائے ایئر (Envoy Air) کا ایک ایمبریئر E-170 مسافر طیارہ واشنگٹن نیشنل ایئرپورٹ سے روانہ ہوا۔ اسی دوران میرین ون اینڈریوز ایئر فورس بیس جا رہا تھا، جہاں سے صدر ٹرمپ نے اپنا صدارتی طیارہ لے کر کیلیفورنیا روانہ ہونا تھا۔ واقعے پر نہ تو امریکن ایئرلائنز اور نہ ہی امریکی میرین کور نے فوری طور پر کوئی تبصرہ کیا، جو میرین ون ہیلی کاپٹر چلاتی ہے۔ واضح رہے کہ جنوری 2025 میں واشنگٹن نیشنل ایئرپورٹ کے قریب ایک مسافر بردار طیارے اور امریکی فوج کے بلیک ہاک ہیلی کاپٹر کے درمیان تصادم میں 67 افراد ہلاک ہونے کے بعد ایف اے اے نے اس علاقے میں فضائی تحفظ کے قواعد مزید سخت کر دیے ہیں۔

سلوان میں فلسطینیوں کے گھر مسمار

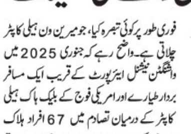

یروشلم، 6 اگست (یو این آئی) مقبوضہ بیت المقدس کے علاقے سلوان میں فلسطینیوں کے گھروں کی مسماری اور زمینوں پر قبضے سے متعلق برطانوی میڈیا کی رپورٹ میں اہم حقائق سامنے آئے ہیں۔ برطانوی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق ایک نامور اسرائیلی وکیل نے فلسطینیوں کو ان کے آبائی گھروں سے بے دخل کرنے کی اسرائیلی پالیسی کو نسلی صفائی کے مترادف قرار دیا ہے۔ برطانوی میڈیا کی رپورٹ میں یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ گھروں کی مسلسل مسماری کے خوف نے فلسطینی خاندانوں کی روزمرہ کی زندگی کو شدید متاثر کیا ہے۔ دوسری جانب فلسطینی رہائشیوں کا کہنا ہے کہ ان کے مکانات کو غیر قانونی تعمیرات قرار دے کر مسمار کیا جا رہا ہے۔

جو بائیڈن کی نئی آڈیو ریکارڈنگز میں اہم انکشافات

واشنگٹن، 6 اگست (یو این آئی) قانونی جنگ کے بعد جاری ہونے والی سابق امریکی صدر جو بائیڈن کی نئی جاری کردہ آڈیو ریکارڈنگز میں اہم انکشافات سامنے آئے ہیں۔ مذکورہ آڈیو ریکارڈنگز میں ان کی ایک گھوسٹ رائٹر کے ساتھ گفتگو اور یادداشت سے متعلق مشکلات سامنے آئی ہیں۔ امریکی نشریاتی ادارے سی این این کے مطابق دائیں بازو کے گروپ اوور سائٹ پروجیکٹ نے حال ہی میں بائیڈن اور ان کے سوانح نگار مارک لیوس زوونٹزر کے درمیان ہونے والی گفتگو کی آڈیو کلپس جاری کیں۔ یہ ریکارڈنگز بظاہر سابق اسپیشل کونسل رابرٹ ہر کی 2024ء کی رپورٹ میں سامنے آنے والے نکات کی تائید کرتی ہیں، جس میں کہا گیا تھا کہ بائیڈن نے خفیہ معلومات افشا کیں، انہیں یادداشت کے مسائل درپیش تھے اور نائب صدر کے عہدے سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی ان کے پاس کچھ خفیہ مواد موجود تھا۔ آڈیو ریکارڈنگز میں بائیڈن کو اپنے نائب صدارت کے دور کے نوٹس کے بارے میں گفتگو کرتے سنا جا سکتا ہے، جو انہوں نے مبینہ طور پر مارک لیوس زوونٹزر کو دکھائے تھے۔ یہ نوٹس مبینہ طور پر ان کی نائب صدارت کے دوران خارجہ پالیسی سے متعلق معاملات سے وابستہ تھے، تاہم جاری کردہ آڈیو کلپس میں متعلقہ معلومات کو اب بھی حذف شدہ حالت میں رکھا گیا ہے۔ فروری 2017ء میں سابق صدر کے وائٹ ہاؤس چھوڑنے کے ایک ماہ بعد ریکارڈ کی گئی گفتگو میں بائیڈن کو گھوسٹ رائٹر سے یہ کہتے ہوئے سنا جا سکتا ہے کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ میرے پاس یہ موجود ہے۔ ایک موقع پر بائیڈن نے کہا کہ مجھے ابھی نیچے سے تمام خفیہ مواد ملا ہے۔ اکتوبر 2016ء کی ایک اور ریکارڈنگ میں، جب وہ صدر براک اوباما کے نائب صدر تھے، بائیڈن مارک لیوس زوونٹزر کو کہتے ہیں کہ میرے پاس اس پورے عرصے کے حوالے سے تفصیلی نوٹس موجود ہیں، انہیں (وائٹ ہاؤس کو) معلوم نہیں تھا کہ میرے پاس یہ موجود ہیں۔ ریکارڈنگز میں کئی ایسے لمحات بھی شامل ہیں جہاں جو بائیڈن کو تاریخوں اور تفصیلات کو یاد کرنے میں دشواری کا سامنا کرتے سنا جا سکتا ہے۔ رابرٹ ہر نے بالآخر بائیڈن کے خلاف مقدمہ چلانے سے گریز کیا، ان کا کہنا تھا کہ بائیڈن نے تحقیقات میں تعاون کیا، جان بوجھ کر غلط کاری کے شواہد موجود نہیں تھے اور ان کی یادداشت کے مسائل جیوری کے فیصلے پر اثر انداز ہو سکتے تھے۔ اوور سائٹ پروجیکٹ نے کہا کہ انہوں نے مذکورہ ٹیپس کو منظر عام پر لانے کے لیے بھرپور جدوجہد کی، حالانکہ یہ ریکارڈنگز بہت پہلے جاری ہو جانی چاہیے تھیں۔ رپورٹ کے مطابق بائیڈن کے 2021ء سے 2025ء تک صدر رہنے کے دوران امریکی محکمہ انصاف نے یہ آڈیو ریکارڈنگز جاری کرنے سے انکار کیا تھا، تاہم مئی میں بائیڈن کے ذاتی وکلا نے ریکارڈنگز کو نجی رکھنے کے لیے محکمہ انصاف کے خلاف مقدمہ دائر کیا لیکن قانونی ناکامیوں کے بعد انہوں نے یہ مقدمہ واپس لے لیا۔

گورکھپور یونیورسٹی کے 45ویں جلسۂ تقسیمِ اسناد میں 74ہزار سے زائد طلبہ کو ڈگریاں عطا

گورنر آنندی بین پٹیل نے کہا، بیٹیوں کی تعلیمی کامیابیاں ترقی یافتہ بھارت کی مضبوط بنیاد ھیں

اتر پردیش کی گورنر اور ریاستی جامعات کی کُل ادھیپتی محترمہ آنندی بین پٹیل جی کی صدارت میں دین دیال اُپادھیائے گورکھپور یونیورسٹی کا 45واں جلسۂ تقسیمِ اسناد منعقد ہوا۔ جلسۂ تقسیم اسناد میں مجموعی طور پر 481,74 طلبہ وطالبات کو ڈگریاں فراہم کی گئیں، جن میں 193,51 طالبات (73.68 فیصد) اور 288,23 طلبہ (27.31 فیصد) شامل تھے۔ تقریب میں 85 نمایاں طلبہ و طالبات کو مجموعی طور پر 172 تمغے عطا کیے گئے۔ ان میں 63 طالبات (12.74 فیصد) اور 22 طلبہ (88.25 فیصد) شامل تھے۔ عطا کیے گئے تمغوں میں 80 یونیورسٹی میڈلز اور 92 ڈونرز میڈلز شامل تھے۔ تمام ڈگریاں اور مارک شیٹس ڈیجی لاکر پر اپ لوڈ کر دی گئیں۔ گورنر صاحبہ نے یونیورسٹی کے اساتذہ کی تصنیف کردہ کتابوں اور جلسۂ تقسیم اسناد کی یادگاری کتابچہ کی رونمائی کی، نیز تعلیمی میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے والے اساتذہ کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ گورنر صاحبہ کی ترغیب سے چلائی جارہی ایچ پی وی ویکسینیشن مہم کے تحت ضلع کشی نگر کی 300 اور ضلع گورکھپور کی 2500 بچیوں کو ایچ پی وی ویکسین لگائی گئی، جن میں پولیس اہلکاروں کی بیٹیاں بھی شامل تھیں۔ قابلِ ذکر ہے کہ اس مہم کے تحت اب تک ریاست میں 759,91,5 بچیوں کو ایچ پی وی ویکسین لگائی جا چکی ہے۔ گورنر صاحبہ نے کہا کہ ایچ پی وی ویکسین سے ایک بھی بیٹی محروم نہیں رہنی چاہیے۔ 17 ستمبر کو معزز وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی کی سالگرہ کے موقع پر تمام ریاستی جامعات اور ضلعی انتظامیہ کے تعاون سے ایک ہی دن میں ایک کروڑ بچیوں کو ایچ پی وی ویکسین فراہم کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ گورنر صاحبہ کی جانب سے چلائی جارہی مہم کے تحت ضلع گورکھپور کے 300 اور ضلع کشی نگر کے

200 آنگن واڑی مراکز کو آنگن واڑی کٹس تقسیم کی گئیں۔ اس مہم کے تحت اب تک ریاست کے 793,72 آنگن واڑی مراکز کو سہولیات سے آراستہ کیا جاچکا ہے۔ بہتر وسائل کی بدولت آنگن واڑی مراکز میں بچوں کی حاضری میں اضافہ ہوا ہے اور وقت پر آنا، بیٹھنا، کھانا کھانا، کھیلنا اور سیکھنا جیسی سرگرمیوں میں مثبت تبدیلی آئی ہے۔ گورنر صاحبہ نے کہا کہ انہوں نے خود ان مراکز کا معائنہ کیا ہے اور دیکھا ہے کہ بہتر ماحول ملنے سے بچے بے حد خوش رہتے ہیں۔ جلسۂ تقسیمِ اسناد سے خطاب کرتے ہوئے گورنر صاحبہ نے طلبہ و طالبات کو مبارک باد اور نیک تمنائیں پیش کیں اور ان کے روشن، کامیاب، خوشحال اور بامقصد مستقبل کے لیے دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ گورکھپور کی مقدس سرزمین بھگوان بدھ کی رحمت اور انسانیت کے پیغام سے فیض یاب ہے۔ یہ عظیم یوگی گرو گورکھ ناتھ کی تپسیا کی سرزمین ہے، جنہوں نے یوگ، سادھنا اور عوامی فلاح کی روایت کو نئی سمت دی۔ سنت کبیر کی بے باک آواز اور سماجی ہم آہنگی کا پیغام بھی اسی خطے کی ثقافتی شناخت کا لازمی حصہ ہے۔ ہندی اور اردو ادب کے عظیم افسانہ نگار منشی پریم چند نے بھی اسی خطے میں رہ کر معاشرے کی حقیقتوں کو اپنی تحریر کے ذریعے ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا، جبکہ امر شہید رام پرساد بسمل کی قربانی اس خطے کی حب الوطنی اور جذبۂ آزادی کی عظیم علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کا نام ایکاتم انسانیت کے نظریے کے بانی، عظیم مفکر اور قوم پرست دانشور پنڈت دین دیال اُپادھیائے جی کے نام پر رکھا گیا ہے۔ ان کے ایکاتم انسانیت اور انتیودیہ کے نظریات فرد، معاشرے، فطرت اور قوم کی ہم آہنگ ترقی کا تصور پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ و طالبات سے اپیل کی کہ وہ پنڈت دین دیال اُپادھیائے جی کے نظریات سے تحریک حاصل کرتے ہوئے اپنے علم، صلاحیت اور کردار کو قوم کی تعمیر اور معاشرے کے آخری صف میں کھڑے محروم اور ضرورت مند افراد کی ترقی کے لیے استعمال کریں۔ گورنر صاحبہ نے کہا کہ طلبہ کے مقابلے میں طالبات کو زیادہ ڈگریاں اور تمغے حاصل ہوئے ہیں، جو اعلیٰ تعلیم میں بیٹیوں کی بڑھتی ہوئی شمولیت، ان کی صلاحیت، محنت اور پختہ عزم کا مضبوط ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پورے معاشرے کے لیے باعثِ فخر ہے کہ ہماری بیٹیاں تعلیم، تحقیق، اختراع اور قیادت کے میدان میں نئی بلندیاں حاصل کرتے ہوئے ترقی یافتہ بھارت کی تعمیر کی مضبوط بنیاد بن رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی ہمیں ایک اہم سوال پر غور کرنے کی بھی ترغیب دیتی ہے کہ جب تعلیم کے میدان میں بیٹوں اور بیٹیوں دونوں کو تقریباً یکساں مواقع میسر ہیں تو طلبہ کی کارکردگی نسبتاً کم کیوں نظر آرہی ہے۔ یہ تقابل کا نہیں بلکہ سنجیدہ مطالعے اور خود احتسابی کا موضوع ہے۔ ہمیں سماجی، نفسیاتی، تعلیمی اور طرزِ عمل سے متعلق اسباب کا تجزیہ کر کے اس فرق کو سمجھنا اور اسے دور کرنے کے لیے اجتماعی کوششیں کرنی ہوں گی۔ گورنر صاحبہ نے کہا کہ انہوں نے ریاست کی تمام جامعات کا دورہ کیا ہے۔ ان کے تجربے کے مطابق مغربی اتر پردیش کی بیٹیاں جسمانی طور پر نسبتاً زیادہ صحت مند دکھائی دیتی ہیں، جبکہ مشرقی اتر پردیش کی بیٹیوں کی صحت پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس معاملے پر سنجیدگی سے غور کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ جسمانی صحت میں بہتری کی ضرورت ہے، پھر بھی یہاں کی بیٹیوں نے اپنی صلاحیت، محنت اور بہترین کارکردگی سے ثابت کردیا ہے کہ وہ ذہنی طور پر نہایت مضبوط ہیں اور تعلیم حاصل کرنے کے لیے پُرعزم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیٹیوں کو تعلیم دلانے کے لیے والدین بھی مسلسل محنت کر رہے ہیں۔ آج کا جلسۂ تقسیمِ اسناد اس کا مضبوط ثبوت ہے۔ انہوں نے تمام طلبہ وطالبات کو نیک تمنائیں دیتے ہوئے کہا کہ وہ مسلسل آگے بڑھیں، صحت مند اور خوش رہیں اور قوم کی خدمت میں اپنا اہم کردار ادا کریں۔ طلبہ وطالبات سے خطاب کرتے ہوئے گورنر صاحبہ نے کہا کہ آج دنیا بھارت کو صرف ایک ابھرتی ہوئی معیشت کے طور پر نہیں بلکہ ایسے ملک کے طور پر دیکھ رہی ہے، جس کے نوجوان اپنی محنت سے تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گلاسگو دولتِ مشترکہ کھیل 2026 نے پوری دنیا کو یہ پیغام دیا ہے کہ بھارت کو آگے بڑھنے سے کوئی بھی صورتحال نہیں روک سکتی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے 39 تمغے، جن میں 13 طلائی، 17 نقرئی اور 9 کانسی کے تمغے شامل ہیں، جیت کر دنیا میں چوتھا مقام حاصل کیا۔ یہ کامیابی اس لیے بھی زیادہ اہم ہے کیونکہ بھارت صرف 122 کھلاڑیوں کے ایک چھوٹے دستے کے ساتھ مقابلے میں شریک ہوا تھا۔ نشانے بازی، کشتی، بیڈمنٹن، ہاکی اور ٹیبل ٹینس جیسے روایتی طور پر تمغے دلانے والے کھیل اس بار مقابلوں کا حصہ بھی نہیں تھے۔ اس کے باوجود بھارت نے تمغے جیتنے کی اپنی کامیابی کی شرح 31 فیصد تک پہنچادی۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف ایک اعداد وشمار نہیں بلکہ بھارتی کھلاڑیوں کے اعتماد، پختہ عزم اور ناقابلِ تسخیر قوتِ ارادی کی علامت ہے۔ گورنر صاحبہ نے کہا کہ اختتامی تقریب میں بھارت نے صرف ترنگا ہی نہیں لہرایا بلکہ سال 2030 کے تاریخی صد سالہ دولتِ مشترکہ کھیلوں کی میزبانی کی ذمہ داری بھی حاصل کی۔ اب پوری دنیا کی نظریں احمد آباد پر ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف کھیلوں کا انعقاد نہیں بلکہ نئے بھارت کی صلاحیت، ثقافت، تنظیمی قوت اور خود اعتمادی کا عالمی مظاہرہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ گلاسگو کی سرزمین پر بھارت نے باکسنگ میں 10 تمغے، جن میں 7 طلائی تمغے شامل ہیں، جیت کر دولتِ مشترکہ کھیلوں کی تاریخ میں کسی بھی ملک کی جانب سے باکسنگ میں سب سے زیادہ طلائی تمغے حاصل کرنے کا نیا ریکارڈ قائم کیا۔ انہوں نے خاص طور پر بیٹیوں کی کامیابیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ بھارتی بیٹیوں نے 8 طلائی تمغے جیت کر ملک کا وقار بلند کیا ہے۔ گورنر صاحبہ نے کہا کہ میرابائی چانو نے مسلسل تیسرے دولتِ مشترکہ کھیلوں میں طلائی تمغہ جیت کر تاریخ رقم کی ہے۔ اسمیتا دے اور ہرش سنگھ جوڈو میں بھارت کے پہلے دولتِ مشترکہ طلائی تمغہ یافتہ بنے، جبکہ تیجسوِن شنکر ڈیکاتھلون میں تمغہ جیتنے والے پہلے بھارتی کھلاڑی بنے۔

دینِ اسلام کو بچانے کی خاطر چھ ماہ کے علی اصغر بھی قربان ہوئے

امام باڑہ آغا باقر میں تابوت کی زیارت کرائی گئی

لکھنؤ۔ امیر المومنین حضرت علی (ع) کے بیٹے حضرت امام حسین (ع) اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کی یاد میں شہر میں مجالس وماتم کا سلسلہ جاری ہے۔ امام باڑہ آغا باقر چوک میں مولانا میثم زیدی نے مجلس سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امام حسین (ع) صرف شیعوں ہی کے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے امام ہیں۔ کربلا کی جنگ انسانیت کے لیے لڑی گئی۔ جس کے دل میں بھی انسانیت پائی جاتی ہے، اس کے دل میں امام حسین (ع) کی محبت موجود ہوگی۔ مولانا نے جب حضرت علی اکبر (ع) اور حضرت قاسم (ع) کی شہادت بیان کی تو عزاداروں کی آنکھیں نم ہوگئیں۔ مجلس کے بعد حضرت علی اکبر (ع) اور حضرت قاسم (ع) کے تابوت اور علم کی زیارت کرائی گئی۔ مجلس کے منتظمین عظیم علی اور یاسین نے مجلس میں آنے والے تمام عزاداروں کا شکریہ ادا کیا۔ عزادار خانہ نواب علی میدان ایل ایچ خان میں پانچ روزہ مجالس کا آغاز ہوگیا۔ پہلی مجلس کو مولانا عباس علی نجفی نے خطاب کیا۔ مجالس کے منتظم اور انجمن گنجۂ مظلومیاں کے نوحہ خواں شجاعت علی نے بتایا کہ خمسے کی دیگر مجالس کو مولانا ابوطالب مہدی، مولانا عباس ناصر اور مولانا محمد عسکری رات 9 بجے خطاب کریں گے۔ عزادار خانہ سکندر آغا کشمیری محلہ میں منعقد مجلس کو مولانا قاسم موسوی نے خطاب کیا۔ مولانا نے کہا کہ حضرت امام حسین (ع) نے دینِ اسلام کو بچانے کی خاطر اپنے چھ ماہ کے معصوم علی اصغر (ع) تک کی قربانی دے دی۔ امام باڑہ ناصر آغا نقوی مرحوم (افسر منزل) حسن پوریا میں خواتین کی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے ذاکرہ فرحہ فاطمہ نے کہا کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ (ص) کی نواسی حضرت زینب (س) نے کربلا میں حضرت امام حسین (ع) اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کے بعد امام حسین (ع) کے مشن کو آگے بڑھایا۔ انہوں نے کربلا سے شام تک کے سفر میں شہزادی جنابِ سکینہ (س) پر ہونے والے مظالم کو بیان کیا تو عزاداروں کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ مجلس کی منتظمین سرور فاطمہ اور روبینہ رضوی نے عزاداروں کا شکریہ ادا کیا۔

شب بیداری 23و24 صفر کو

انجمن گلزار اہل بیت مفتی گنج لکھنؤ کی قدیم شب بیداری 23و24 صفر کو 9 بجے شب میں منعقد ہوگی اور 25 صفر کو الوداعی مجلس کے بعد علم مبارک ابن سرور صاحب کے عزاخانہ سے اٹھ کر امام باڑہ میرن صاحب جائے گا۔ یہ اطلاع طاہر میاں وثروت تقی نے دی۔ شب بیداری کی مجلس کو مولانا تسنیم مہدی، مولانا نفیس اختر اور مولانا گلریز نقی خطاب کریں گے۔

مدرسہ نور الہدیٰ میں سائنس وکرافٹ نمائش کا شاندار انعقاد

طلبہ کے سائنسی ماڈلز اور تخلیقی صلاحیتوں کو خوب سراہا گیا، ڈاکٹر عرفان ہیومن نے کی حوصلہ افزائی

شاہجہاں پور: 6 اگست (پی این ایس) مدرسہ نور الہدیٰ، بجلی پورہ میں جمعرات کو سائنس وکرافٹ نمائش کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد طلبہ وطالبات میں سائنسی شعور، تخلیقی صلاحیت اور جدت طرازی کے جذبے کو فروغ دینا تھا۔ نمائش میں طلبہ نے سائنس اور کرافٹ سے متعلق متعدد مفید، دلچسپ اور خوبصورت ماڈلز پیش کیے، جنہیں حاضرین اور سرپرستوں نے بے حد سراہا۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر عرفان ہیومن نے طلبہ کی جانب سے تیار کردہ مختلف سائنسی ماڈلز اور کرافٹ نمائش کا تفصیلی معائنہ کیا۔ انہوں نے ہر ماڈل کی افادیت، سائنسی اصول اور طریق ؟ کار کے بارے میں طلبہ سے معلومات حاصل کیں اور ان کی محنت، لگن اور تخلیقی صلاحیتوں کی بھرپور تعریف کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عرفان ہیومن نے کہا کہ سائنس صرف کتابوں تک محدود نہیں بلکہ تجربات، مشاہدات اور اختراع کے ذریعے معاشرے کی ترقی کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے طلبہ کو سائنسی طرزِ فکر اپنانے، نئی ایجادات کے بارے میں تجسس پیدا کرنے اور عملی وتجرباتی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس طرح کی سائنس وکرافٹ نمائشیں طلبہ کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور ان میں خود اعتمادی پیدا کرنے کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ ایسے پروگرام بچوں کو اپنی تخلیقی سوچ کو عملی جامہ پہنانے کا بہترین موقع فراہم کرتے ہیں۔ مدرسہ کے پرنسپل اقبال حسین عرف پھول میاں نے کہا کہ ادارے میں وقتاً فوقتاً اس نوعیت کی تعلیمی، سائنسی اور تخلیقی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جاتا رہے گا تاکہ طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت کی تعمیر اور ان کی صلاحیتوں کو مزید نکھارا جا سکے۔ پروگرام کے اختتام پر بہترین سائنس ماڈلز اور کرافٹ تیار کرنے والے طلبہ وطالبات کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس موقع پر اظہار حسن، ظہور احمد، زاہد، معین خان، سید کامران، شارق علی خان، ساجد علی خان اور دیگر معززین موجود تھے۔

یوپی کی سیاست: ایودھیا سے سپا کا پہلا چناوی پیغام

اکھلیش یادو نے پون پانڈے کا نام لے کر دیا بڑا اشارہ

لکھنؤ: 6 اگست (پی این ایس) جب کہ اتر پردیش اسمبلی انتخابات کی رسمی تیاری ابھی شروع نہیں ہوئی ہے، ایس پی نے اپنا پہلا بڑا انتخابی پیغام ایودھیا سے دیا ہے۔ لکھنؤ میں منعقد ایک پروگرام میں قومی صدر اکھلیش یادو نے اسٹیج سے سابق وزیر پون پانڈے کے نام کا ذکر کیا۔ سیاسی حلقوں میں اسے محض انتخابی تبصرے کے طور پر نہیں بلکہ ایودھیا اسمبلی سیٹ کے لیے پارٹی کی حکمت عملی کے عوامی اشارے کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ جنیشور مشرا کے یوم پیدائش کے موقع پر بدھ کو لکھنؤ پارٹی دفتر میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ ایس پی سربراہ نے اسٹیج سے کہا کہ پون پانڈے ایودھیا سے بھاری مارجن سے جیتیں گے۔ ایس پی نے ابھی تک کسی بھی اسمبلی سیٹ کے لیے امیدواروں کا باضابطہ اعلان نہیں کیا ہے۔ ایسے میں ریاست کی سب سے باوقار سیٹوں میں سے ایک ایودھیا پر پون پانڈے کا اعتماد کئی لحاظ سے اہم سمجھا جاتا ہے۔ اصل میں پورہ

بلاک کے کرشنا پور کے رہنے والے، تیج نارائن پانڈے طویل عرصے سے ضلع میں سماج وادی پارٹی کا سب سے نمایاں چہرہ رہے ہیں۔ 2012 کے اسمبلی انتخابات میں انہوں نے بی جے پی کے تجربہ کار للو سنگھ کو شکست دے کر ایک بڑا سیاسی ہلچل مچایا تھا۔ پانچ بار کے ایم ایل اے للو سنگھ کی شکست کو اس وقت بھگوا سیاست کے لیے ایک بڑا جھٹکا سمجھا جارہا تھا۔

انہیں اکھلیش یادو حکومت میں وزیر مملکت بھی بنایا گیا تھا۔ تب سے، پون ایودھیا میں ایس پی کی سیاست میں مرکزی شخصیت بنے ہوئے ہیں۔ پون کا قد بھی پارٹی تنظیم میں مسلسل بڑھ رہا ہے۔ وہ اکھلیش یادو کے قریبی ساتھیوں میں سے ایک مانے جاتے ہیں۔ قومی ترجمان کے طور پر وہ ٹی وی مباحثوں میں پارٹی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ وہ ایودھیا سے متعلق تمام بڑے سیاسی اور سماجی مسائل میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔ انہوں نے رام مندر عطیہ چوری کے معاملے کی بھی پرزور وکالت کی اور بی جے پی حکومت پر سوال اٹھایا۔ سیاسی ماہرین کے مطابق رام مندر کی تعمیر کے بعد پہلا اسمبلی انتخاب بی جے پی اور سماج وادی پارٹی دونوں کے لیے وقار کا انتخاب ہوگا۔ اکھلیش یادو کی جانب سے عوامی پلیٹ فارم پر پون کے نام کا کھلے عام ذکر کرتے ہوئے انہیں جیت کا چہرہ قرار دینے کو پارٹی کارکنوں کے لیے واضح پیغام کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔

نبیؐ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں، مولانا شہاب الدین رضوی نے جاری کیا مسلم ایجنڈا

بریلی: 6 اگست (پی این ایس) بریلی میں عرس اعلیٰ حضرت کے موقع پر آل انڈیا مسلم جماعت کی قومی ایگزیکٹو کی میٹنگ جمعرات کو اختتام پزیر ہوئی۔ میٹنگ میں مختلف قومی اور بین الاقوامی مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ کی صدارت جماعت کے قومی صدر شہاب الدین رضوی بریلوی نے کی۔ انہوں نے 'مسلم ایجنڈا 2027' جاری کیا، جس میں پیغمبر اسلام کی توہین کو روکنے کے لیے قانون بنانے کا کلیدی مطالبہ شامل تھا۔ مسلم جماعت نے آئندہ 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات میں 'پیغمبر اسلام بل' کی منظوری کو یقینی بنانے کے لیے ہر طرح کی قربانی دینے کا عزم کیا۔ شہاب الدین رضوی کا کہنا تھا کہ وہ نبی کریمؐ کی توہین برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے سیاسی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ بل کی حمایت کا وعدہ کریں۔ جماعت نے گیانواپی، شاہی عیدگاہ اور جامع مسجد سنبھل جیسی مساجد میں بھی احتجاج کا اہتمام کیا۔ سنبھل جیسی مساجد کا مسئلہ اٹھایا گیا۔ مولانا نے وقف بورڈ کی اراضی سے متعلق اربوں روپے کے گھپلوں کی تحقیقات کا بھی مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ وقف املاک سے حاصل ہونے والی آمدنی پر غریب مسلمانوں کا حق ہے۔ مولانا رضوی نے کہا کہ پیغمبر اسلام کی توہین کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔ اس کی وجہ قانون سازی کی کمی ہے۔ اتر پردیش کے 50 کروڑ مسلمانوں نے واضح کیا کہ وہ اس بل کے علاوہ کسی اور چیز پر سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ آئندہ انتخابات میں امیدواروں سے کہا جائے گا کہ وہ اس بل کی حمایت کا وعدہ کریں۔ جماعت نے ہندو فریق پر زور دیا کہ وہ مساجد سے

متعلق مقدمات واپس لیں۔ جماعت نے ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کے جارحانہ اور جابرانہ اقدامات کی مذمت کی۔ عرب ممالک کے ساتھ برادرانہ تعلقات اور "مسلم نیٹو" کے قیام کی اپیلیں کی گئیں۔ مسلم دنیا سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مسجد اقصیٰ کے تحفظ کے لیے متحد ہو جائیں اور 'گریٹر اسرائیل' کے عزائم کو ناکام بنائیں۔ مسلم کمیونٹی کو تعلیم، تجارت اور تربیت پر توجہ دینے کا مشورہ دیا گیا۔ شادی کے اسراف اور جہیز کے نظام کو ختم کرنے پر زور دیا گیا۔ والدین پر زور دیا گیا کہ وہ اپنے بچوں کو منشیات کی لت، جوئے اور سود سے بچانے کے لیے ان کی نگرانی کریں۔ مسلم کمیونٹی نے ریاستی حکومتوں پر زور دیا کہ وہ شرعی قانون میں مداخلت بند کریں۔ انہوں نے بلڈوزر آپریشن کو روکنے اور مسلمانوں میں عدم تحفظ کے احساس کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس میٹنگ میں بہار، جھارکھنڈ، بنگال، کرناٹک، دہلی، پنجاب، اتراکھنڈ، اور اتر پردیش سمیت مختلف ریاستوں کے ممتاز علماء ومشائخ نے شرکت کی۔ ان میں پھول محمد، طاہر حسین، ابوالکلام، اور رضوان الحق جیسے معززین شامل تھے۔

راہل گاندھی کا پریاگ راج دورہ طے، 8 اگست کو طلباء سے کریں گے مکالمہ: اجے رائے

لکھنؤ: 6 اگست (پی این ایس) اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اجے رائے نے اعلان کیا ہے کہ لوک سبھا میں اپوزیشن کے لیڈر راہل گاندھی 8 اگست کو پریاگ راج میں طلباء سے بات چیت کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ تقریب شام 5 بجے کے پی کالج گراؤنڈ میں ہوگی۔ پریس کانفرنس کے دوران اجے رائے نے راہل گاندھی کا شیڈول بھی شیئر کیا۔ ان کے مطابق راہل گاندھی صبح 15:3 بجے پریاگ راج پہنچیں گے، آنند بھون میں قیام کریں گے اور شام 6 بجے سے رات 30:8 بجے تک طلبہ سے بات چیت کریں گے۔ اجازت مل گئی، تمام کاغذی کارروائی مکمل ہو گئی: پروگرام کی اجازت سے متعلق اٹھنے والے سوالات کے بارے میں اجے رائے نے کہا کہ کانگریس پارٹی کے پاس اس تقریب کے لیے

جائز اجازت ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کے پاس 30 جولائی کی اجازت کی رسید ہے اور تمام ضروری کاغذی کارروائی مکمل کر لی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کارکنان تیاریوں میں مصروف ہیں اور تقریب شیڈول کے مطابق ہوگی۔ اجے رائے نے یقین ظاہر کیا کہ انتظامیہ مکمل تعاون فراہم کرے گی۔ دراصل کے پی کالج گراؤنڈ میں تجویز اس پروگرام کی اجازت کے پی ٹرسٹ نے منسوخ کر دی تھی۔ ٹرسٹ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے حکم اور کالج کی تعلیمی سرگرمیوں کو اس کی وجہ بتائی۔ اس کے بعد کانگریس کی قانونی ٹیم سرگرم ہوگئی اور اجے رائے کی قیادت میں ایک وفد پولیس لائنز پہنچا اور اے ڈی سی پی اجے شرما سے ملاقات کی۔ اجے رائے نے الزام لگایا کہ حکومت کے دباؤ میں اجازت واپس لی گئی۔ انہوں نے کہا کہ زیر بحث زمین ٹرسٹ کی ہے، کالج کی نہیں اور ماضی میں وہاں مختلف سماجی تقریبات منعقد کی جاتی رہی ہیں۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ اگر کسی وجہ سے گراؤنڈ دستیاب نہیں ہے تب بھی راہل گاندھی پریاگ راج جائیں گے اور طلباء سے بات چیت کریں گے۔

22 دنوں میں آٹھ جگہوں پر دھنسا لکھنؤ-کانپور ایکسپریس وے

لکھنؤ: 6 اگست (پی این ایس) لکھنؤ-کانپور ایکسپریس وے کے افتتاح کے صرف 22 دن بعد ہی اس کے معیار پر سوال اٹھنے لگے ہیں۔ ایکسپریس وے پر آٹھ مقامات پر سڑک ٹوٹنے اور دھنسنے کے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں۔ تباہ شدہ حصوں کی مرمت کا کام جاری ہے۔ دریں اثنا، بارش کے بعد مرمت شدہ حصے کو فوری طور پر خشک کرنے کے لیے نصب کیے گئے پنکھوں کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی، جس سے سیاسی بحث چھڑ گئی۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پوسٹ میں بی جے پی حکومت پر تنقید کرتے ہوئے لکھا کہ یہ "بی جے پی کی ترقی کی نئی ہوا" ہے۔ انہوں نے کہا کہ چند روز قبل افتتاح کیے گئے ایکسپریس وے کی اتنی جلدی مرمت کی ضرورت سنگین سوالات کو جنم دیتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ اگر سڑک کی حالت 2 یا 3 ہفتوں میں خراب ہوجائے تو لوگ اس پر سفر کرنے کا خطرہ کیسے مول لیں گے۔ اطلاعات کے مطابق، 26 جولائی کو اناؤ کے کوراری گاؤں کے قریب کلومیٹر 64 پر سڑک کا ڈامر اکھڑا اور دھنس گیا۔ اس کے بعد، 3 اگست تک، سڑک کل آٹھ مقامات پر خراب پائی گئی: کلومیٹر 72، 70، 68، 64، 45.75، 36، اور 30.6۔ سب سے زیادہ نقصان 200 میٹر لمبے پل کو 64 کلومیٹر پر ہوا، جہاں سڑک کو دوبارہ بنایا جارہا ہے۔ این ایچ اے آئی کے چیف جنرل منیجر اور اتر پردیش کے علاقائی افسر گوتم وشال نے بتایا کہ تعمیراتی کمپنی، کام کی نگرانی کرنے والے آزاد انجینئرنگ کنسلٹنٹ اور متعلقہ حکام کے خلاف کارروائی شروع کردی گئی ہے۔ مرمت مکمل ہونے تک ایکسپریس وے پر ٹول وصولی معطل کردی گئی ہے اور اس عرصے کے دوران ہونے والے مالی نقصان کی ادائیگی کنسٹرکشن کمپنی پی این سی سے کی جائے گی۔

بارش کے سبب جھونپڑی گرنے سے ایک لڑکی کی موت

لکھنؤ: 6 اگست (پی این ایس) لکھنؤ کے موہن لال گنج میں مسلسل بارش کی وجہ سے جھونپڑی گرنے سے ایک لڑکی کی موت ہوگئی۔ حادثہ دوپہر ایک بجے اس وقت پیش آیا جب اہل خانہ سو رہے تھے۔ وہیں بارش کی وجہ سے گوسائیں گنج میں 250 گھروں کے لوگ 3 دنوں سے بجلی سے محروم ہیں، جس کی وجہ سے بچوں کی پڑھائی اور روزمرہ کے معمولات متاثر ہورہے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق کل دیر رات موہن لال گنج کے گدیانہ میں ایک مزدور، گوکل کی کھجور کی جھونپڑی شدید بارش کے دوران منہدم ہوگئی۔ جس کی وجہ سے گوکل کی 18 سالہ بیٹی رنگی راوت کی جھونپڑی کے نیچے دب کر موت ہوگئی۔ گوسائیں گنج کے 250 گھر 65 گھنٹوں سے بجلی سے محروم: گوسائی گنج نگر پنچایت

کے ساہنا ٹولہ وارڈ اور نیوا تین ٹولہ وارڈوں میں گزشتہ 65 گھنٹوں سے بجلی کی سپلائی مکمل طور پر منقطع ہے۔ تقریباً 250 گھرانوں کے رہائشی رات کو موم بتی کی روشنی اور دیگر متبادل ذریعہ سے زندگی گزار رہے ہیں۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ تقریباً 40 میٹر تار خراب ہونے کی وجہ سے بجلی سپلائی متاثر ہے۔ کئی مرتبہ شکایت کے بعد مسائل کا تصفیہ نہیں ہو سکا ہے۔ مسلسل تین دن سے بجلی نہ ہونے سے پینے کے پانی کا بحران مزید گہرا ہوگیا ہے۔ بچوں کی تعلیم متاثر ہورہی ہے۔ مکینوں نے پانی کی فراہمی بحال کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ جمعرات کو مسلسل چوتھے دن بارش ہوئی۔ جمعرات کو 26.7 ملی میٹر بارش ہوئی۔ یہ معمول کی 8.3 ملی میٹر بارش سے 221 فیصد زیادہ ہے۔ یکم جون سے، مانسون میں 261.9 ملی میٹر بارش ہوئی ہے۔ جبکہ اوسط بارش 360.8 ملی میٹر ہے، اس کا مطلب ہے کہ پورے سیزن میں بارش معمول سے 27 فیصد کم رہی ہے۔ تاہم گزشتہ تین دنوں میں 64.4 ملی میٹر بارش ہوئی ہے۔ بدھ کو 7.5 ملی میٹر بارش ہوئی۔ یہ معمول سے 14 فیصد زیادہ تھا، کیونکہ اس دن عام بارش کا کوٹہ 6.6 ملی میٹر تھا۔ محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ بارش 9 اگست تک جاری رہ سکتی ہے۔

یوپی: راہل گاندھی کے "چھاتروں کی گونج" پروگرام کی اجازت منسوخ

لکھنؤ: 6 اگست (پی این ایس) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی کے پریاگ راج میں مجوزہ 'چھاتروں کی گونج' پروگرام کی بکنگ اچانک منسوخ ہونے پر کانگریس لیڈران کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ حکومت ڈری ہوئی ہے۔ جب بھی راہل گاندھی 'چھاتروں کی گونج' پروگرام کے ذریعہ طلبہ سے بات چیت کرتے ہیں تو ان کی راہ میں مشکلیں کھڑی کی جاتی ہیں۔ کانگریس کی جنرل سکریٹری اور وائناڈ سے رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے پروگرام کی بکنگ منسوخ ہونے پر حیرانی ظاہر کی اور کہا کہ "پتہ نہیں وہ کس بات سے ڈرے ہوئے ہیں۔" کانگریس کے راجیہ سبھا رکن پون کھیڑا نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "وہ (حکومت کے لوگ) راہل گاندھی سے ڈرتے ہیں۔ وہ ایوان میں بھی ان کا سامنا نہیں کرتے۔ جب بھی راہل گاندھی 'چھاتروں کی گونج' پروگرام کے ذریعہ طلبہ سے بات چیت کرتے ہیں تو

مشکلیں کھڑی کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ وہ بار بار ایسا کرتے رہے ہیں۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "چھاتروں کی گونج پروگرام ہو کر رہے گا۔ وہ ایوان کے اندر بھی ڈرے ہوئے ہیں اور باہر بھی۔ انہیں ڈرنے دیجیے۔ ہم بھی انہیں ہمیشہ ڈراتے رہیں گے۔" پریاگ راج میں راہل گاندھی کے پروگرام کی بکنگ منسوخ ہونے پر کانگریس رکن پارلیمنٹ پرمود تیواری کا بھی ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "یہ بی جے پی کی ڈری ہوئی حکومتیں ہیں۔ دہرادون کے پروگرام میں بھی حکومت نے رکاوٹ ڈالی۔ پریاگ راج کے پروگرام میں بھی رکاوٹ ڈالی جارہی ہے۔ ہم پوری کوشش کررہے ہیں کہ راہل گاندھی کا پروگرام وقتِ مقررہ پر ہو۔" اس سے قبل اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے کا بھی پریاگ راج میں 'چھاتروں کی گونج' پروگرام کی بکنگ منسوخ کرنے پر سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک ویڈیو بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ "حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی 8 اگست کو پریاگ راج میں طلبہ سے بات چیت کرنے والے ہیں، لیکن بی جے پی حکومت مکمل کوشش کررہی ہے کہ راہل گاندھی کا پروگرام پریاگ راج میں نہ ہو سکے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "پریاگ راج میں جہاں یہ پروگرام ہونا تھا، وہاں کی اجازت دینے کے بعد اب اسے منسوخ کیا جا رہا ہے۔ بی جے پی نے ایسی ہی کوشش راجستھان کے کوٹہ اور اتراکھنڈ کے دہرادون میں کی تھی، لیکن پروگرام ہو کر رہا تھا۔

صفحہ اول کا بقیہ

۔ انہوں نے مزید کہا کہ حب الوطنی کا پیمانہ کسی مخصوص گیت، نعرے یا علامتی عمل میں شرکت نہیں ہوسکتا۔ جماعت اسلامی ہند حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس قانون پر نظر ثانی کی جائے اور اس میں واضح حفاظتی دفعات شامل کی جائیں تاکہ قومی علامات کے احترام کو برقرار رکھتے ہوئے آئین میں دی گئی ضمانت کی بنیاد پر حقوق اور شخصی آزادیوں کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔ تعلیم کے موضوع پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر پروفیسر سلیم انجینئر نے کہا کہ نیٹ تنازع کے بعد مرکزی وزیرِ تعلیم کا استعفیٰ عوام کی ناراضگی کی شدت کی عکاسی کرتا ہے، لیکن صرف ایک فرد کی تبدیلی سے برسوں کی خرابیوں کا ازالہ ممکن نہیں۔ انہوں نے حالیہ نیتی آیوگ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ دس برسوں میں تقریباً 94 ہزار سرکاری اسکول بند ہو چکے ہیں، یعنی اوسطاً ہر روز تقریباً 25 اسکول بند ہوئے ہیں جو تعلیمی عدم مساوات میں اضافے اور سرکاری نظام تعلیم کے مسلسل زوال کی نشاندہی کرتا ہے۔ پروفیسر سلیم انجینئر نے کہا کہ سرکاری اسکولوں کا بند ہونا، یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں کی گرانٹس میں کمی، تعلیم کی نجکاری، اقلیتی تعلیم اور اسکالرشپ کے بجٹ میں مسلسل کٹوتیاں، تعلیم اور روزگار کے درمیان بڑھتا ہوا فاصلہ اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ ہندوستان کے نظامِ تعلیم کی سمت اور اس کی ترجیحات کا ازسر نو جائزہ لیا جائے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ تعلیمی پالیسیوں پر مشاورتی عمل کے ذریعے نظر ثانی کی جائے، تعلیم پر سرکاری اخراجات کو بڑھا کر کم از کم جی ڈی پی کے 6 فیصد تک پہنچایا جائے، اسکالرشپ اور تعلیمی اسکیمیں بحال کی جائیں، سرکاری اسکولوں اور یونیورسٹیوں کو مضبوط بنایا جائے، تمام تعلیمی اداروں کے ساتھ منصفانہ اور غیر امتیازی سلوک کو یقینی بنایا جائے، امتحانی اور داخلہ نظام میں اصلاحات کی جائیں، تعلیم کو روزگار اور ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کیا جائے، اداروں کی خودمختاری کا تحفظ کیا جائے، آئینی اقدار، سماجی ہم آہنگی اور ہندوستان کی تکثیری وراثت کی بنیاد پر نظام تعلیم تیار کیا جائے۔ سیلاب کی صورت حال پر گفتگو کرتے ہوئے پروفیسر سلیم انجینئر نے آسام سمیت ملک کے مختلف حصوں، خصوصاً اڈیشہ، گجرات اور کیرالا میں سیلاب سے ہونے والی تباہی پر گہری تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ ہر سال آنے والی ان آفات کا مقابلہ صرف امدادی سرگرمیوں تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ آفات سے بچاؤ اور پیشگی تیاری پر مبنی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ امدادی کارروائیاں اور انسانی مدد نہایت ضروری ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ سائنسی بنیادوں پر دریاؤں کا انتظام، آبی ذخائر اور دلدلی علاقوں کا تحفظ، نکاسیٔ آب کا بہتر نظام، موسمیاتی تبدیلیوں سے متعلق بنیادی ڈھانچے کی تعمیر اور خطرے سے دوچار آبادیوں کی منصوبہ بند بازآبادکاری جیسے دیرپا اقدامات کو بھی ترجیح دی جانی چاہیے۔ انہوں نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں جماعت اسلامی ہند کے رضا کاروں اور دیگر تنظیموں کی امدادی خدمات کو سراہا اور ساتھ ہی حکومتوں، رفاہی اداروں، کارپوریٹ اداروں اور عوام سے اپیل کی کہ وہ متاثرہ افراد کی فراخ دلانہ مدد کریں۔

کانوڑ یاترا: تقدیس سے تخریب تک

اختر جمال عثمانی۔ بارہ بنکی

گزشتہ چند برسوں کی طرح رواں سال کی کانوڑ یاترا بھی کئی افسوسناک واقعات کی وجہ سے خبروں میں آرہی ہے۔ مختلف مقامات سے ایسی اطلاعات اور ویڈیوز سامنے آئیں جن میں معمولی ٹریفک حادثات یا تلخ کلامی کے بعد گاڑیوں میں توڑ پھوڑ، دکانوں کو نقصان پہنچانے، عام شہریوں کو ہراساں کرنے اور پولیس اہلکاروں کے ساتھ بدسلوکی کے مناظر دیکھنے کو ملے۔ کئی جگہ انتظامیہ کو حالات پر قابو پانے کے لیے اضافی پولیس فورس تعینات کرنا پڑی جبکہ ٹریفک کئی کئی گھنٹے معطل رہی۔ یہاں تک کہ اسکول بھی کئی کئی روز کے لئے بند کر دئے گئے ہیں یہ واقعات اس حقیقت کی یاددہانی کراتے ہیں کہ جب مذہبی عقیدت نظم وضبط سے محروم ہوجائے تو اس کا سب سے زیادہ نقصان عام شہریوں کو اٹھانا پڑتا ہے۔ دوسری طرف اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے عید سے قبل ایک تقریب میں کہا تھا کہ "سڑکیں چلنے کے لیے ہوتی ہیں، مذہبی سرگرمیوں کے لیے نہیں" اور یہ بھی کہ اگر نماز پڑھنی ہو تو مقررہ مقامات پر یا شفٹوں میں پڑھی جائے، جبکہ کانوڑ یاترا کے موقع پر انہوں نے کانوڑیوں سے نظم وضبط برقرار رکھنے اور یاترا کے تقدس کو قائم رکھنے کی اپیل بھی کی۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر سڑکیں واقعی صرف آمدورفت کے لیے ہیں تو پھر یہی اصول ہر مذہبی سرگرمی پر یکساں طور پر نافذ کیوں نہیں ہوتا۔ کانوڑ یاترا کے دوران کئی شاہراہیں دنوں تک بند رہتی ہیں، لاکھوں مسافروں کو متبادل راستے اختیار کرنے پڑتے ہیں اور معمولات زندگی متاثر ہوتے ہیں، اس کے باوجود سرکاری سرپرستی اور خصوصی انتظامات میں کوئی کمی نہیں رہتی۔ اس صورت حال نے قانون کے یکساں نفاذ اور ریاستی غیر جانب داری کے بارے میں کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔

ساون کے مہینے میں ہزاروں کانوڑیے بھگوا لباس میں، بم بھولے کے نعرے لگاتے کندھوں پر رنگ برنگے کانوڑ لٹکائے اور بھگوا جھنڈا لئے پیدل چلتے نظر آتے ہیں۔ کانوڑ یاترا ہندو مذہب میں بھگوان شیو میں عقیدت رکھنے والوں کی ایک مذہبی یاترا ہے۔ جو ہر سال ساون کے مہینے میں یا پھر شیوراتری کے موقع پر نکالی جاتی ہے۔ یاتری جنہیں عرف عام میں کانوڑیا کہا جاتا ہے گنگا ندی سے پانی لیکر شیو مندر جا کر اسے چڑھاتے ہیں۔ اگرچہ ہندو مذہب کی مقدس کتابوں میں اس کا ذکر نہیں ملتا ہے لیکن اس کو ایک بڑے تیوہار کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ کانوڑ یاترا کو لے کر کئی روایتیں ہیں ان میں سب زیادہ مشہور ہے کہ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق جب امرت کے حصول کے لئے سمندر کے منتھن کے دوران زہر ہلاہل نکلا اور دنیا اس کی تپش کی زد میں آنے لگی تو اسے بھگوان شیو نے نگل لیا تاکہ دنیا کو اس کی تباہی سے بچایا جاسکے۔ یہ زہر ان کے گلے میں رک گیا اور اس کے اثر سے گلا نیلا پڑ گیا اسی لئے ان کو نیل کنٹھ بھی کہا جاتا ہے۔ اس زہر کی تپش کو کم کرنے کے لیے ان کے بھگتوں نے گنگا سے جل لا کر ان پر چڑھایا تھا۔ اسی واقعے کی یاد میں اس یاترا کا چلن ہوا۔ پرانے دور میں یہ یاترا نہایت محدود پیمانے پر مقامی مندروں تک نہایت سادگی خاموشی اور عقیدت مندی کے ساتھ ہوا کرتی تھی۔ ہنگامے یا شور شرابے سے دور تھی اور عام لوگوں کے لئے کوئی پریشانی کی بات نہ تھی۔ 1990 کے بعد سے اس کا چلن بڑھتا گیا۔ ملک میں ابھرنے والی مذہبی سیاست نے اس کو ایک نئی شکل دے دی۔

اب یہ یاترا روحانی سفر کے بجائے طاقت کے اظہار کی علامت نظر آنے لگی۔ مغلیہ دور میں کئی شیو مندروں کو حکومت کی سرپرستی حاصل تھی اور یہ یاترائیں بھی خاموشی، سادگی اور عقیدت سے نکلا کرتی تھیں۔ مختلف علاقوں میں مسلمان کاریگر بھی کانوڑ کی تیاری اور ان کی سجاوٹ کا کام کرتے تھے۔ اس یاترا کے اہم مراکز شمالی ہندوستان میں ہیں۔ اتر پردیش میں سہارن پور، مظفر نگر، میرٹھ اور بجنور، اتراکھنڈ میں رشی کیش اور ہریدوار، بہار میں پٹنہ، سونپور، مدھوبنی اور دربھنگہ مشہور جگہیں ہیں۔ اسکے علاوہ ملک کے طول وعرض میں تمام شیو مندر جہاں یاتری گنگا سے جل لے کر چڑھانے جاتے ہیں۔ یہ یاترا کچھ کلومیٹر سے لیکر سیکڑوں کلومیٹر پر محیط ہوسکتی ہے۔ کانوڑ یاترا پر جانے والے عام طور پر بھگوا یا سفید لباس پہنتے ہیں۔ ان کے کندھوں پر لکڑی کا ایک ڈنڈا رہتا ہے جس کے دونو طرف پانی کے گھڑے یا بالٹیاں بندھے رہتے ہیں اس میں گنگا جل بھرا ہوتا ہے۔ اس کو رنگین کاغذوں اور کپڑوں، پھول بوٹوں اور گھنٹیوں سے سجایا جاتا ہے اسی کو کانوڑ کہا جاتا ہے۔ یاتریوں کی طرف سے پوری کوشش ہوتی ہے کہ پانی زمین پر نہ گرنے پائے۔ اسی لئے زیادہ تر لوگ پیدل ننگے پاؤں چلتے ہیں۔

آج کے دور میں کانوڑ یاترا اپنے اصل مقصد اور روح سے دور جا چکی ہے۔ اب یہ عبادت نہیں بلکہ حکومت کی سرپرستی میں اکثریت کی طاقت کے اظہار کا ذریعہ بن چکی ہے۔ طور طریقے بدل چکے ہیں سادگی اور روحانیت کے بجائے ہائی پاور ڈی جے پر بھجن، شور، بائک ریلیاں، مسجدوں اور چرچوں کے سامنے اشتعال انگیز نعرے، ٹریفک بند، عوام کی پریشانیاں ہوٹلوں اور ڈھابوں پر ہنگامہ اور گاڑیوں میں بہانا بنا کر توڑ پھوڑ، کے مناظر اب معمول بنتے جا رہے ہیں۔ پرانے زمانے کی اور اب کی یاتراؤں میں کئی بنیادی فرق ہیں، اب حکومتیں ان یاتراؤں کے لئے ہر طرح کی سہولتیں فراہم کرتی ہیں جیسے کہ سڑکوں پر کانوڑ پتھ نام سے خصوصی راستے بنانا، طبی سہولتوں کے لئے اور کھانے پینے کے لئے لاتعداد کیمپ قائم کرنا، ڈی جے سسٹم، لاؤڈ اسپیکر، بجلی اور پانی کی تمام راستوں پر سہولت فراہم کرنا۔ حکومت کے یہ انتظامات یقیناً قابل ستائش ہیں۔ گزشتہ دو تین دہائیوں میں کانوڑ یاترا نے سیاسی اہمیت حاصل کر لی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں نوجوان اور بھکت مختلف ریاستوں سے آکر یاترا میں شامل ہوتے ہیں سڑکوں پر یاتریوں کا ہجوم ہو جاتا ہے۔ بی جے پی اور دیگر ہندوتوادی تنظیمیں اس یاترا کو ہندو تفاخر کی علامت بنا کر پیش کرتی ہیں، اگر انتخابات قریب ہوں تو اس یاترا کو سیاست کا ذریعہ بنانے میں کوئی تعمل نہیں ہوتا۔ حکومت اور پولیس اس یاترا پر غیر معمولی نرم رویہ اختیار کرتی ہے۔ کئی جگہ تو پولیس کے افسران کانوڑ یاتریوں کے پیر دباتے بھی دیکھے جاتے ہیں، پولیس اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران، یہاں تک کہ ریاست کے وزراء اعلیٰ تک کانوڑیوں پر ہیلی کاپٹر سے پھولوں کی بارش کرتے ہیں۔ یاتراؤں اور اس گلپوشی کی میڈیا پر زبردست تشہیر کی جاتی ہے۔ پولیس اس دوران زیادہ تر معاملات میں یاتریوں کی قانون کی خلاف ورضی پر بھی زیادہ فعال نہیں ہوتی کیونکہ اس دور میں انتظامیہ کے اکثر ارکان نے آئین اور قانون کی پاسداری کے بجائے حکمرانوں کی خوشنودی کو اولین مقصد بنا رکھا ہے، اگر یاترا کے نام پر دکان داروں اور عام راہگیروں سے بدسلوکی کی جائے، اقلیتوں کی عبادت گاہوں کے سامنے اشتعال انگیزی کی جائے، توڑ پھوڑ کی جائے اور ٹریفک جام کر کے لاکھوں لوگوں کو پریشانی میں ڈالا جائے تو اسے مذہب تو نہیں کہا جاسکتا ہے۔ اس یاترا کو ایک زمانے میں تقدس اور احترام حاصل تھا آج کچھ بے لگام عناصر نے تخریب کا موقع بنا دیا ہے۔ اس یاترا میں ایک طرف جہاں عقیدت مند لوگ ہوتے ہیں وہیں بہت سے نوجوان صرف تفریح اور اپنی طاقت کے اظہار یا اپنی پہچان بنانے کے لئے شامل ہوجاتے ہیں اور یاترا کی بدنامی کا سبب بنتے ہیں۔ بھگوا جھنڈے کا تقدس پامال کرتے ہوئے طرح طرح کی منشیات کا استعمال، موٹر سائکل، شور شرابہ، یہ سب اب اس یاترا کی علامت بن چکے ہیں۔ اب تو ساری حدیں پار کرتے ہوئے یاترا میں آرکسٹرا کے ساتھ لڑکیوں کے ڈانس کے ویڈیو بھی میڈیا کی زینت بن رہے ہیں۔

کانوڑ یاترا کا اصل مقصد شیو کی عقیدت اور روحانی سکون کی تلاش تھا جو آج کے حالات میں کہیں نظر نہیں آتا۔ آج جب کہ یہ یاترا طاقت کے اظہار، تشدد، شور شرابے اور سیاسی مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ بنتی جا رہی ہے تو اس کے روحانی اور کلچرل پہلو بری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔ حالانکہ ایک قدیم مذہبی روایت ہونے کی وجہ سے کانوڑ یا احترام کے لائق ہیں۔ لیکن اگر یہ خوف، نفرت، تصادم اور تکلیف کا سبب بنیں تو یہ نہ صرف مذہب کے لئے توہین آمیز ہے بلکہ سماج میں ہم آہنگی کے لئے بھی مناسب نہیں ہے، ضرورت ہے کہ مذہبی یاتراؤں کو ان کے اصل مقصد یعنی عقیدت اور روحانی اصلاح کی جانب واپس لایا جائے اور دھرم کا نام لیکر دھرم کو بدنام کرنے والوں سے ہوشیار رہا جائے اور آپسی بھائی چارے کو قائم رکھا جائے جو صدیوں سے ہماری روایت رہی ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ کانوڑ یاترا میں شریک ہونے والے لاکھوں عقیدت مند نہایت پرامن انداز میں اپنی مذہبی رسم ادا کرتے ہیں اور ان کا ان ناخوشگوار واقعات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مگر شرپسند عناصر کی حرکتیں پوری یاترا کی ساکھ کو متاثر کرتی ہیں۔ کانوڑیوں کو چاہیے کہ وہ شائستگی، تحمل اور نظم وضبط کا مظاہرہ کریں تاکہ اس قدیم مذہبی روایت کا تقدس برقرار رہے۔

9450191754,

معاف کرنا اور معافی یکساں عمل نہیں ہوسکتا

میناکشی نٹراجن

جمہوریت کا تقاضہ رہا ہے کہ اعلیٰ قیادت پوری عاجزی کے ساتھ معافی مانگا کرتی ہے۔ بادشاہت کے دور میں ضرور 'معاف' کیا جاتا تھا۔ عدالتی عمل میں کسی فیصلے کو قانونی طور پر معطل کیا جاتا ہے، جسے عام بول چال میں معافی کہا جاتا ہے۔ لیکن ان دنوں 'معاف' کیا جا رہا ہے، تو کئی سوال سامنے آتے ہیں۔ یہ تو واضح ہے کہ وہ معافی والی ویڈیو اندھ بھکتوں کے لیے ہے، تاکہ وہ مزید اندھیرے میں ڈوب جائیں، انہیں یہ مبینہ بڑپن بہت بھائے۔ یہ ویڈیو ہرگز اس طبقے کے لیے نہیں تھی جو بے خوفی کے ساتھ سامنے آیا، اپنے متعدد ساتھیوں کے ڈپریشن میں جا کر موت کو گلے لگا لینے پر غمزدہ تھا، پولیس کی لاٹھیوں اور پیلیٹ گن سے نہیں ڈرا، بلکہ ڈٹا رہا۔ معافی یقیناً انہی کو مخاطب کر کے دی گئی تھی، لیکن انہیں منانے کے لیے ہرگز نہیں تھی۔ یہ معافی انہیں لبھا بھی نہ سکی۔ جلدی جلدی چند سرپرستوں کی جذباتی ویڈیوز بھی بنوادی گئیں، جہاں وہ شکریہ ادا کر رہے ہیں کہ اس ویڈیو نے ان کے بگڑے ہوئے بچوں کو صحیح راستہ دکھا دیا۔ یہ بہت ممکن ہے کہ چند سرپرستوں نے واقعی شکریہ ادا کیا ہو۔ اس کی 2 وجوہات دکھائی دیتی ہیں۔ ہر نسل کو آنے والی نسل بگڑی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ چونکہ ہم ایک ادارہ جاتی ذاتی اور طبقاتی سماجی ڈھانچے میں رہتے ہیں، اس لیے ہر نسل کو لگتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو آزادی دے رہی ہے، گویا وہ کوئی احسان ہو، جبکہ سب انسان آزاد ہی پیدا ہوتے ہیں۔ سرپرستوں کا کردار معمولی نہیں ہے۔ صحیح اور غلط کے بارے میں حساس ماحول فراہم کرنا بے حد ضروری ہے، اسی کو ہم تہذیبی تربیت یا سنسکار کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یہیں سے تضاد شروع ہوتا ہے۔ پورا تعلیمی نظام اس قدر تجارتی ہو چکا ہے کہ وہ محض پیسہ کمانے کا ذریعہ بن کر رہ گیا ہے۔ ایک بار مادی اہداف طے ہو جائیں تو حساسیت باقی نہیں رہتی۔ پھر یہ بات سرپرستوں کو اس وقت تک نہیں کھٹکتی جب تک سب کچھ ان کی مرضی کے مطابق چلتا رہتا ہے۔ لیکن جیسے ہی کھانے پینے، شریک حیات کے انتخاب یا روزمرہ زندگی گزارنے کے طریقے مختلف ہونے لگتے ہیں تو جھنجھلاہٹ اور کڑھن پیدا ہونے لگتی ہے۔ اوپر سے اگر اولاد سوال اٹھانے لگے، چیلنج کرنے لگے تو متوسط طبقے کی انا مجروح ہو جاتی ہے۔ 'اور دو آزادی' جیسے طنز کسے جاتے ہیں۔ یہ بھی سنایا جاتا ہے کہ "ہم تو اپنے ماں باپ کے سامنے بیٹھتے بھی نہیں تھے۔" یہ بھی درست ہے کہ اس ردعمل میں ممتا بھرا خوف اور اولاد کے لیے جائز فکر بھی شامل ہوتی ہے، کہ کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے، کہیں اس کا کیریئر خراب نہ ہو جائے۔ کچھ اپنی محرومیاں بھی ہوتی ہیں، جو کئی بار باہر نہیں آپاتیں۔ خاص طور پر پدرشاہی نظام میں باپ کبھی اپنے جذبات کا اظہار نہیں کر پاتا۔ وہ مکالمہ نہیں کرتا، حکم دیتا ہے، اس کی بات چلتی ہے یا پھر بڑبڑاتا ہوا خاموش ہو جاتا ہے۔ ماں کو طعنہ دیا جاتا ہے کہ اسی نے بچے کو سر چڑھا رکھا ہے۔ پدرشاہی میں ماں کو پہلی بار اپنے نوعمر بچوں کا ساتھ ملتا ہے، تب وہ آواز اٹھاتی ہے، خاص طور پر اپنی بیٹیوں کے لیے۔ وہ سب کچھ جو وہ خود نہ کر سکی، اپنی بیٹی کو کرنے دیتی ہے۔ باپ دل ہی دل میں کڑھتا ہے۔ اس کی یہ کیفیت بھی پدرشاہی ہی کی پیداوار ہے۔ یہی نظام اسے اپنے بچوں کا دوست بننے سے روکتا ہے، اپنے جذبات کے اظہار کی اجازت نہیں دیتا، کیونکہ اسے سکھایا گیا ہے کہ جذبات کا اظہار کمزوری ہے۔ بہت سی مائیں بھی ایسی ہوتی ہیں جو گھر میں اپنی بات نہیں رکھ پاتیں۔ اس لیے اس نسل کو معافی والی ویڈیو اچھی لگی۔ وہ اپنے بچوں سے خود تو یہ بات نہیں کہہ سکے، لیکن کسی نے تو انہیں ٹوکا۔ دل تو ہمارا بھی تھا کہ ہاتھ اٹھائیں، لیکن نہیں اٹھا سکے۔ یہی احساس پیدا ہوا۔ پدرشاہی غلبہ سکھاتی ہے۔ وہ تھپڑ تو مار سکتی ہے، مگر بیٹھ کر کھلی گفتگو اسے بدتمیزی لگتی ہے۔ کئی برسوں سے جمع بے شمار محرومیاں اس ویڈیو کے ذریعے ظاہر ہوگئیں۔ خاص طور پر اپنی بیٹیوں پر لگام نہ لگا سکنے کی کسک پوری ہوئی، یا پھر لگام لگایا جانا درست ثابت ہوا۔ ایسے میں سماج کی خاموشی بھی بہت کچھ کہتی ہے۔ کسی نے معزز وزیر اعظم سے یہ نہیں پوچھا کہ آپ اور کن کن کو معاف کر رہے ہیں؟ کیا انہیں بھی معاف کیا جنہوں نے عصمت دری کی دھمکیاں دیں؟ اس پر کوئی ویڈیو کیوں نہیں؟ آخر وہ سب لاڈلی نہیں ہیں کیا؟ اسی ہفتے خواتین کھلاڑیوں کے ساتھ بدسلوکی کرنے والے شخص کو جرم سے آزاد کر دیا گیا، لیکن اسے تو اس سے بہت پہلے ہی بخشش مل چکی تھی۔ انٹرنیٹ پر یہ عصمت دری کی پہلی دھمکی نہیں تھی۔ بلی سُلّی ڈیل کے خلاف کسی کی کوئی ویڈیو سامنے نہیں آئی۔ محبت کی شادی میں سرپرستوں کی لازمی رضامندی، لیو اِن کا اندراج اور مبینہ 'لو جہاد' کا الزام مذہبی مسئلہ نہیں، بلکہ عورت کی جنسیت پر قبضہ کرنے کی نیت ہے۔ اس تحریک میں طالبات نے قیادت سنبھالی تو بہت سے غلبے کو دھچکا لگا، پدرشاہی کی گرفت ڈھیلی پڑی، اس لیے اپنے مائی باپ ہونے کو برقرار رکھنے کے لیے ویڈیو بنائی گئی۔ لہٰذا زبان کی شائستگی ہر طرف برقرار رکھی جانی چاہیے تھی۔ لیکن جو خود شیشے کے گھر میں رہتے ہیں، وہ پتھر نہیں مار سکتے۔ گزشتہ ایک دہائی میں زبان کی شائستگی کب کب یاد رکھی گئی؟ سیاسی زبان کی پاکیزگی اس وقت کہاں چلی گئی تھی جب ملک کے پہلے وزیر اعظم اور انگریزوں کی جیل میں سب سے زیادہ 10 برس گزارنے والے تحریک آزادی کے صف اول کے لیڈر کی نہایت گھٹیا الفاظ میں مخالفت کی گئی؟ ان پر تنقید اس قدر نچلی سطح پر گر گئی جیسے کسی انتہائی عیاش شخص کا ذکر ہو رہا ہو۔ وہ شخص جو رات دن ہندوستان کے گاؤں اور شہروں میں گھوم گھوم کر سوراج کی شمع روشن کر رہا تھا، جس کے پاس اپنی ذاتی زندگی کے لیے بھی وقت نہیں تھا، جس کی پوری زندگی عوامی اور شفاف تھی، وہ وزیر اعظم بننے کے بعد بھی مشہور کارٹونسٹ شنکر سے کہہ گیا تھا "ڈونٹ اسپیئر می، شنکر۔" اس وزیر اعظم نے اختلاف کو بغاوت نہیں سمجھا، ذاتی مخالفت کو بھی موقع دیا تاکہ کہیں بلا مقابلہ رہ کر وہ خود آمر نہ بن جائے۔ اس پر چھچھورے الزامات لگانا معافی کے قابل نہیں، لیکن انہیں مزے لے لے کر فروغ دیا گیا تب شائستگی یاد نہیں آئی۔ تب یہ خیال نہیں آیا کہ آئندہ نسل کو ہم کس قسم کی لسانی تربیت دے رہے ہیں۔ جب بات خود پر آئی تو بہت برا لگا۔ پھر معافیوں کی ایک تاریخ بھی ہے جسے بھلایا نہیں جاسکتا۔ خود ساختہ 'معافی ویر' نے انگریز حکمرانوں سے معافی مانگی تھی۔ اپنے خط میں لکھا تھا کہ وہ ایک فرمانبردار بیٹا ہے جو بھٹک گیا تھا، اس لیے حکومت اسے موقع دے تاکہ وہ اپنی غلطی سدھار سکے۔ مائی باپ حکومت نے اس فرمانبردار بیٹے کو مشروط معافی دے دی۔ اس کے بعد اس فرمانبردار نے کبھی ان کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں کہا، بلکہ ان کی 'تقسیم کرو اور حکومت کرو' کی پالیسی کو مزید مضبوط کیا۔ دو قومی نظریے کی وکالت کیا حکم کی تعمیل نہیں تھی؟ اس لیے جب معاف کیا جاتا ہے تو فرمانبردار بنانے کے لیے کیا جاتا ہے، ورنہ تو غدار وطن وغیرہ کہا جاتا ہے۔ شہری شعور کی تعمیر کا تقاضا ہے کہ اندھی اطاعت ٹوٹے، لیکن یہ حکمرانوں کو پسند نہیں، نہ ہی خاندان کی پدرشاہی کو پسند ہے۔ اسی لیے ان لیڈران پر غیر مہذب تبصروں کو بڑے شوق سے آگے بڑھایا گیا، جنہوں نے صرف انگریزوں ہی کو نہیں بلکہ ہر قسم کی غلامی کو للکارا تھا، جس میں پدرشاہی بھی شامل تھی۔ آج برا اس لیے لگا کہ بات ان تک پہنچ گئی۔ یہ زبان دراصل پدرشاہی کے سبب خاندانی ڈھانچے پر بھی ایک حملہ ہے، جو برسوں سے اندر ہی اندر کھوکھلا ہوتا جا رہا تھا۔ گھر اور خاندان اسی وقت خوبصورت ہوں گے جب وہ آزاد ہوں، اندھی اطاعت سے آزاد ہو کر محبت پر قائم ہوں۔ وہاں معافی کی ضرورت ہی باقی نہیں رہے گی۔ پھر جو لوگ واقعی معاف کرتے ہیں، وہ اس کا ڈھنڈورا نہیں پیٹتے۔ چند سال پہلے 2 لیڈران نے اپنے والد کے قتل کے مقدمے میں شامل ایک خاتون ملزمہ کی سزا منسوخ کرنے کی خاموشی سے وکالت کی، تاکہ سزا کاٹتی ہوئی اس خاتون کے شیر خوار بچے کو یتیم نہ ہونا پڑے۔ لیکن جب جذباتی ہو کر ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے کیسے معاف کر دیا، تو انہوں نے صاف کہا کہ "ہم کون ہوتے ہیں معاف کرنے والے؟ ایک صورت حال تھی، جس کے کئی پہلو تھے۔ کون کس سے معافی مانگے؟" یہی جذبہ دراصل حقیقی انکساری کا ہے۔ کسی کو فرمانبردار بنانے کے لیے نہیں، بلکہ خود کو حقارت کی قید سے آزاد کرنے کے لیے۔ باقی سب محض ایک 'ایکٹ' (عمل) ہے۔ (بشکریہ قومی آواز اردو)

مسجد و مدرسے کو نشانہ بنانے والے سنگین جرائم میں ملوث ہیں

مسجد اللہ کا گھر ہے، مدرسہ تعلیم و تربیت کا گہوارہ

عبدالعزیز

مغربی بنگال کے سابق وزیر اعلیٰ بدھا دیب بھٹا چاریہ نے اپنے ایک بیان میں مدرسوں کے بارے میں کہا تھا کہ "مدرسہ دہشت گردی کا اڈہ ہوتا ہے۔" اس سے پہلے کہ مسلمانوں کی طرف سے ان کے خلاف احتجاج ہوتا سابق وزیر اعلیٰ مغربی بنگال جیوتی باسو نے اپنے رفیق کار بدھا دیب بھٹا چاریہ کو ان کی غلطی کا نہ صرف احساس دلایا بلکہ ان کو اپنے بیان کو واپس لینے کی ہدایت کی۔ بدھا دیب نے اپنا بیان واپس لے لیا اور اسے اپنی غلطی اور لغزش سے تعبیر کیا۔ بدنام زمانہ متنازعہ مصنفہ تسلیمہ نسرین 20 سال کے بعد بنگال میں زہر افشانی کے لئے ادب اور لٹریچر کے نام پر بلائی گئی۔ ادب اور فن کا تو ایسی فحش گو اور بے حیا خاتون سے توقع کرنا ہی غلط تھا۔ فرقہ پرستوں اور مسلمانوں کے دشمنوں کو خوش کرنے کے لئے کلکتہ سے واپسی سے پہلے زہر افشانی کرتے ہوئے کہا کہ "مدرسوں میں دہشت گرد پیدا ہوتے ہیں"۔ ایک دوسرے بیان میں اس نے اس سے بھی زیادہ زہریلا بیان دیا ہے کہ "مدرسوں اور مسجدوں میں دہشت گردی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مسجد اور مدرسے کو بند کر دینا چاہئے"۔

اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے تسلیمہ نسرین کی پیروی کرتے ہوئے نفرت انگیز بیان دیا کہ "مدرسہ بنگلہ دیش کا ہو یا پاکستان کا یا بھارت کا ان میں دہشت گردی کی تعلیم دی جاتی ہے"۔ تسلیمہ نسرین کی بے حیائی اور فتنہ انگیزی پر خاکسار نے پہلے بھی اور حال میں بھی بہت کچھ لکھا ہے کہ وہ کس قسم کی فحش گو اور حیا سوز خاتون ہے۔ جہاں تک کیشو پرساد موریہ کا سوال ہے تو ان کے خلاف فوجداری کے کئی مقدمات ہیں۔ کئی سنگین جرائم میں وہ ملوث ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ ہونے کی وجہ سے ان کے خلاف مقدمات واپس لے لئے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ اتر پردیش یوگی آدتیہ ناتھ کے خلاف بھی بیس بائیس فوجداری کے مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت تھے، انھوں نے وزارت اعلیٰ کی گدی سنبھالتے ہی اپنے خلاف مقدمات از خود واپس لے لئے۔ ایسے لوگ مسجد اور مدرسوں کو دہشت گردی کا مرکز بتاتے ہیں جو لوگ اقتدار میں ہوتے ہیں ان کے پاس پولس بھی ہوتی ہے، طاقت اور اختیار بھی ہوتا ہے، وہ بے قصور مسلمانوں کو مورد الزام ٹھہرا کر جیلوں میں ڈال دیتے ہیں تو کیا ان سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ مسجد اور مدرسے میں اگر دہشت گردی یا فتنہ وفساد کی تعلیم دی جائے تو وہ تعلیم دینے والوں کو بخش دیں گے؟ مسجد ہو یا مدرسہ عوام اور خواص، مسلم وغیر مسلم سب کے لئے اس کے دروازے کھلے رہتے ہیں۔

جنتر منتر پر 20 جولائی کو پولس کی طرف سے مارچ کرنے والوں پر مظالم ڈھائے جا رہے تھے۔ لاٹھیوں سے حملے ہو رہے تھے۔ پیلیٹ گن سے چھرے چھوڑے جا رہے تھے۔ ٹیئر گیس کے گولے داغے جا رہے تھے۔ اسی دوران بہت سے نوجوان لڑکے لڑکیاں مندر، مسجد اور گرودوارے میں پناہ لینا چاہتے تھے۔ 'فیس بک' میں ایک ویڈیو وائرل ہوا ہے جس میں دو لڑکے اور لڑکیاں کہہ رہے ہیں کہ جب وہ پریشان حال تھے تو ان کے دھرم کے مندر کا دروازہ بند تھا لیکن اللہ کی مسجد اور گرودوارے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اب وہ کبھی مندر نہیں جائے گا'۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ مدرسے یا مسجد میں ایک لاٹھی یا ایک ڈنڈا بھی نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس آر ایس ایس کی طرف سے نیم فوجی تعلیم دی جاتی ہے۔ اسلام اور عیسائیت کے ماننے والوں کے خلاف نفرت اور عداوت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ جنتر منتر پر احتجاج کے دوران پولس کی وردی میں اور بغیر وردی میں جس طرح بے قصور مظاہرین کو زخمی کیا گیا، ہاتھ پیر توڑے گئے لڑکیوں کے پرائیوٹ پارٹ پر لاٹھی سے ٹچ کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ سادہ وردی میں جو لوگ تھے ان کا تعلق آر ایس ایس سے تھا۔ جنتر منتر پر احتجاج کے دوران بعض لڑکوں اور لڑکیوں نے تہذیب و شائستگی کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے شدید غصے کے اظہار میں گالی گلوج سے بھی کام لیا، جو ہونا نہیں چاہئے تھا۔ احتجاج کے بعد ان لڑکے لڑکیوں سے بدلے لینے اور دھمکیاں دینے کی بات کہی جارہی ہے، یہاں تک کہ لڑکیوں یا عورتوں کو بے عزت اور عصمت دری کرنے کی دھمکی دی جارہی ہے۔ جب کہ ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرا کر ان کو معافی مانگنے اور ان کی غلطی کو تسلیم کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔

مسجد میں مسلمان پانچ وقت اللہ کی عبادت و اطاعت کے لئے جاتے ہیں۔ مسجد میں چھوٹے بڑے، نیچ اونچ، وی آئی پی اور غیر وی آئی پی کسی طرح کا بھی مظاہرہ نہیں ہوتا۔ ایک ہی صف میں کھڑے ہوجاتے ہیں محمود و ایاز۔ وہاں نہ کوئی بندہ ہوتا ہے اور نہ بندہ نواز۔

اکثر مسجد میں ہر جمعہ کو خطبۂ جمعہ میں امام یا خطیب سورہ نحل کی آیت 90 کی تلاوت کرتا ہے جس کا ترجمہ ہے: "اللہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے"۔ اس مختصر سے فقرہ میں تین ایسی چیزوں کا حکم دیا گیا ہے جن پر پورے انسانی معاشرے کی درستی کا انحصار ہے۔ پہلی چیز عدل ہے جس کا تصور دو مستقل حقیقتوں سے مرکب ہے۔ ایک یہ کہ لوگوں کے درمیان حقوق میں توازن اور تناسب قائم ہو۔ دوسرے یہ کہ ہر ایک کو اس کا حق بے لاگ طریقے سے دیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا حکم دیا ہے وہ حقوق میں مساوات نہیں بلکہ توازن اور تناسب ہے۔ اور اس حکم کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر شخص کو اس کے اخلاقی، معاشرتی، معاشی، قانونی اور سیاسی و تمدنی حقوق پوری ایمانداری کے ساتھ ادا کئے جائیں۔

دوسری چیز احسان ہے۔ نیک برتاؤ، فیاضانہ معاملہ، ہمدردانہ رویہ، رواداری، خوش خلقی، درگزر، باہمی مراعات، ایک دوسرے کا پاس ولحاظ، دوسرے کو اس کے حق سے کچھ زیادہ دینا اور خود اپنے حق سے کچھ کم پر راضی ہوجانا یہ عدل سے زائد ایک چیز ہے جس کی اہمیت اجتماعی زندگی میں عدل سے بھی زیادہ ہے۔ عدل اگر معاشرے کی اساس ہے تو احسان اس کا جمال اور کمال ہے۔ تیسری چیز جس کا اس آیت میں حکم دیا گیا ہے وہ صلہ رحمی ہے۔ جو رشتہ داروں کے معاملے میں احسان کی ایک خاص صورت متعین کرتی ہے۔ اس کا مطلب صرف یہی نہیں ہے کہ آدمی اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور خوشی اور غمی میں ان کا شریک حال ہو۔ ایک جائز حدود کے اندر ان کا حامی اور مددگار بنے بلکہ اس کے معنی یہ بھی ہیں کہ ہر صاحب استطاعت شخص اپنے مال پر صرف اپنی ذات اور اپنے بال بچوں کے ہی حقوق نہ سمجھے بلکہ اپنے رشتہ داروں کے حقوق بھی تسلیم کرے۔ شریعت الٰہی ہر خاندان کے خوشحال افراد کو اس امر کا ذمہ دار قرار دیتی ہے کہ وہ اپنے خاندان کے لوگوں کو بھوکا، ننگا نہ چھوڑے۔ اس کی نگاہ میں ایک معاشرے کی اس سے بدتر کوئی حالت نہیں ہے کہ اس کے اندر ایک شخص عیش کر رہا ہو اور اسی کے خاندان میں اس کے اپنے بھائی بند روٹی، کپڑے تک کے محتاج ہوں۔ یہ تو تین بھلائیوں کا حکم ہے۔

اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ تین برائیوں سے روکتا ہے جو انفرادی حیثیت سے افراد کو اور اجتماعی حیثیت سے پورے معاشرے کو خراب کرنے والی ہیں۔ پہلی چیز جس کا اطلاق تمام بے ہودہ اور شرمناک افعال پر ہوتا ہے۔ دوسری چیز ہے منکر ہے جس سے مراد ہر برائی جس کو انسان برا جانتے ہیں ہمیشہ سے برا کہتے رہے ہیں اور تمام شرائع الٰہیہ میں اس سے منع کیا ہے۔ تیسری چیز بغی ہے جس کے معنی ہیں اپنی حد سے تجاوز کرنا اور دوسرے کے حقوق پر دست درازی کرنا، خواہ وہ حقوق خالق کے ہوں یا مخلوق کے۔ ہر ہفتے مسلمانوں کے دل و دماغ میں تین بھلائیوں سے روشناس کرایا جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ اس پر عمل کریں اور دنیا کو عمل کرانے کی کوشش کریں۔ اور تین برائیاں جو معاشرے کے لئے خراب اور خطرناک ہوتی ہیں ان سے بچنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر موضوعات پر حالات کے پیش نظر وعظ و نصیحت کی جاتی ہے۔ جسے یہ معلوم ہو کہ مسجد میں عملاً بھی برابری اور مساوات کا مظاہرہ ہوتا ہے اور وعظ و نصیحت سے اچھی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی اگر کوئی بدبخت مسجد کو دہشت گردی کا اڈہ کہتا ہے تو اس سے زیادہ بدبخت شاید ہی کوئی ہوسکتا ہے۔

مدرسے میں قرآن اور حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے۔ قرآن و حدیث کی تعلیمات میں کوئی ایک چیز بھی ایسی نہیں ہے جو انسانیت کے خلاف ہو اور غیر سائنسی ہو۔ ڈاکٹر مورس بقالو اپنی کتاب "The Bible, THe Qur'an And Science" میں لکھا ہے کہ "مذہبی کتابوں میں قرآن مجید واحد کتاب ہے جس کا سائنس سے کوئی تصادم نہیں ہے باقی ساری مذہبی کتابوں میں سائنس سے تصادم ہے"۔ Michael H. Hart نے اپنی کتاب "The 100" میں دنیا کی سو شخصیات کی درجہ بندی کی ہے۔ اس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھا ہے کہ "دنیا کی بااثر اور اہم شخصیات میں سے ان کی فہرست میں نمبر One (اوّل) ہیں۔ "صاحب کتاب نے لکھا ہے کہ "دنیا کی تاریخ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی واحد شخص ہیں جو مذہبی اور سیکولر سطح پر کامیاب ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپؐ کے عمل کے اثرات دنیا میں سب سے زیادہ ہیں اور ہر شعبۂ حیات میں ہیں"۔ یہ بات کوئی مسلمان مصنف نے نہیں لکھی بلکہ ایک عیسائی مصنف میکائیل ایچ۔ ہرٹ نے لکھی ہے۔

قرآن مجید کے پہلے ہی سورہ میں منافقین کو خبردار کیا گیا ہے کہ "وہ زمین پر فساد برپا نہ کریں۔" قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسانی جان کے احترام کا بہت زیادہ حکم دیا ہے۔ سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی" (آیت: 32)۔

قرآن اور احادیث کی روشنی میں مسلم طلبا اور طالبات کو تعلیم دی جاتی ہے اور تربیت۔ ان تعلیمات میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو حق و انصاف اور انسانیت کے خلاف ہے۔ کسی ایک یا دو مسلمان کے غلط عمل کو بنیاد بنا کر مدرسوں اور مسجدوں کو نشانہ بنانا یا بدنام کرنا حق و انصاف کے ہی خلاف نہیں ہے بلکہ انسانیت کے خلاف ہے۔ جو لوگ مسجد اور مدرسے کو نشانہ بناتے ہیں یا بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں حقیقت میں وہ مجرم، فسادی اور فتنہ گر ہوتے ہیں۔ ایسے فسادیوں اور فتنہ گروں کو اللہ شاید ہی معاف کرے۔

مسلم ملکوں میں ہندستانی غیر مسلم بڑی تعداد میں ملازمت کرتے ہیں، کبھی کسی نے بھی وہاں کی حکومت یا وہاں کے باشندوں کے بارے میں امتیازی سلوک کا نہ ذکر کیا ہے اور نہ لکھا ہے بلکہ حکومتوں اور وہاں کے رہنے والوں کے حسن سلوک کی تعریف و توصیف کی ہے۔ ہندستان میں جس طرح مسلمانوں کے ساتھ ظلم و زیادتی روا ہے اس کے ذمہ دار سنگھی لیڈران ہیں۔ یہ لیڈران جو جرائم، بدعنوانی، قتل غارت گری اور بدکاری میں نام پیدا کر رہے ہیں وہ مسجد اور مدرسے کو نظر بد سے دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کو اپنی کوششوں میں کوئی کامیابی نہیں ملے گی، کیونکہ سچائی سچائی ہوتی ہے۔ روشنی روشنی ہوتی ہے۔ روشنی کو تاریکی کہنا تاریک پسندوں ہی کا کام ہوسکتا ہے۔ مسجد اور مدرسے کو دہشت گردی سے جوڑنے والے حقیقت میں دہشت گرد ہوتے ہیں۔ خواہ وہ اسرائیل میں ہوں، امریکہ میں ہوں یا ہمارے ملک میں ہوں۔

E-mail:azizabdul03@gmail.com
Mob:9831439068

ایک ملک، ایک قانون...... یا ایک قانون، کئی پیمانے؟

مولانا قاری اسحاق گورا

کبھی کبھی کسی معاشرے کی اصل تصویر عدالتوں میں نہیں، سڑکوں پر دکھائی دیتی ہے۔ سڑک صرف سفر کا راستہ نہیں ہوتی، وہ ریاست کے انصاف، حکومت کی ترجیحات اور قانون کی روح کا آئینہ بھی ہوتی ہے۔ اسی لیے جب کسی شاہراہ پر پہیے رک جائیں تو صرف ٹریفک نہیں رکتی، بہت سے سوال بھی جنم لیتے ہیں۔ ان دنوں ملک بھر میں کاوڑ یاترا جاری ہے۔ لاکھوں عقیدت مند اپنے مذہبی جذبے کے ساتھ سفر کر رہے ہیں۔ ان کی عقیدت اپنی جگہ محترم ہے اور ہر مذہب کے ماننے والوں کو اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے کی مکمل آزادی ہونی چاہیے۔ اس آزادی پر نہ اعتراض ہے اور نہ ہونا چاہیے۔

لیکن سوال آزادی کا نہیں، برابری کا ہے۔

آج ملک کی متعدد شاہراہیں عام شہریوں کے لیے بند یا محدود ہیں۔ کئی مقامات پر گاڑیوں کا رخ بدل دیا گیا ہے، معمول کی زندگی متاثر ہے، مریض اسپتال پہنچنے میں تاخیر کا شکار ہیں، طالب علم امتحان گاہوں تک پہنچنے کے لیے پریشان ہیں، مزدور اپنی مزدوری سے محروم ہو رہے ہیں اور تاجر کاروباری نقصان برداشت کر رہے ہیں۔ ان حالات میں اگر کوئی شخص سفر کرنا چاہے تو اسے یہ نہیں سوچنا پڑتا کہ منزل کتنی دور ہے، بلکہ یہ سوچنا پڑتا ہے کہ آج کون سی سڑک اس کے لیے کھلی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر ایک سوال دل میں ابھرتا ہے، اور شاید لاکھوں لوگوں کے دل میں بھی......

کیا قانون واقعی سب کے لیے ایک جیسا ہے؟

کیونکہ اسی ملک میں ایسے مواقع بھی آئے ہیں جب چند منٹ کی عبادت کے لیے سڑک کے کنارے کھڑے ہونے پر سخت کارروائیاں کی گئیں۔ اس وقت دلیل یہ دی گئی کہ "سڑک عبادت کے لیے نہیں، آمدورفت کے لیے ہوتی ہے۔"

اگر یہی اصول ہے تو پھر اس اصول کی عمر موسم بدلتے ہی کیوں بدل جاتی ہے؟ اگر سڑک عبادت کے لیے استعمال نہیں ہوسکتی تو یہ اصول ہر مذہب پر یکساں کیوں نافذ نہیں ہوتا؟ اور اگر حالات کے پیش نظر رعایت دی جاسکتی ہے تو پھر وہ رعایت ہر شہری کو برابر کیوں محسوس نہیں ہوتی؟ یہ سوال کسی مذہب کے خلاف نہیں، بلکہ قانون کے معیار کے بارے میں ہے۔ قانون کی سب سے بڑی طاقت اس کی سختی نہیں بلکہ اس کی غیر جانب داری ہوتی ہے۔ انصاف وہاں زندہ رہتا ہے جہاں قانون چہروں، مذہبوں اور تعداد کو دیکھ کر اپنا لہجہ تبدیل نہ کرے۔ ریاست کا فرض صرف امن قائم رکھنا نہیں، بلکہ شہریوں کے دلوں میں یہ اعتماد بھی پیدا کرنا ہے کہ اس کے ترازو کے دونوں پلڑے برابر ہیں۔

کیونکہ جب قانون کا پلڑا جھکتا ہوا محسوس ہونے لگے تو صرف ایک طبقہ بے چین نہیں ہوتا، پورا آئینی ڈھانچہ سوالوں کی زد میں آجاتا ہے۔ ہندوستان کا آئین ہر شہری کو مذہبی آزادی دیتا ہے۔ یہی آئین حکومت کو یہ بھی سکھاتا ہے کہ وہ کسی ایک مذہب کی سرپرست نہیں بلکہ تمام شہریوں کی محافظ ہے۔ ریاست کی طاقت اس میں نہیں کہ وہ اکثریت کو خوش رکھے یا اقلیت کو مطمئن کرے، بلکہ اس میں ہے کہ وہ سب کو برابر محسوس کرائے۔

جمہوریت کی سب سے بڑی کامیابی یہ نہیں کہ انتخابات وقت پر ہو جائیں، بلکہ یہ ہے کہ ایک عام شہری بھی یہ محسوس کرے کہ قانون اس کے دروازے پر بھی اسی وقار سے دستک دیتا ہے جس وقار سے کسی اور کے دروازے پر۔

آخرکار سوال صرف یہ نہیں کہ کسی مذہبی یاترا کے دوران کتنی سڑکیں بند ہوئیں، کتنی گاڑیاں رکیں یا کتنے لوگ پریشان ہوئے۔ اصل سوال اس سے کہیں بڑا ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے ملک میں قانون کی تشریح ہر شہری کے لیے ایک جیسی محسوس ہوتی ہے؟ کیا ریاست اپنے تمام باشندوں کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہے؟ اور کیا آئین میں درج مساوات کا اصول عملی زندگی میں بھی اسی قوت کے ساتھ نظر آتا ہے جس قوت کے ساتھ وہ آئینی کتاب کے صفحات پر درج ہے؟

یہ حقیقت ہے کہ ہر مذہب کے ماننے والوں کو اپنے مذہبی عقائد پر عمل کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ ہندوستان کی اصل خوبصورتی بھی اسی میں ہے کہ یہاں مختلف مذاہب، زبانیں، ثقافتیں اور روایات ایک دوسرے کے ساتھ رہتی ہیں۔ اسی لیے کسی بھی مذہبی تقریب، یاترا یا عبادت کو محض اس وجہ سے تنقید کا نشانہ بنانا نہ مناسب ہے اور نہ ہی انصاف کے تقاضوں کے مطابق۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ سوال اٹھانا بھی ہر شہری کا آئینی حق ہے کہ ریاست کا رویہ ہر مذہبی اور سماجی موقع پر یکساں اور غیر جانب دار نظر آنا چاہیے۔

جمہوریت صرف انتخابات کا نام نہیں، بلکہ اعتماد کا نام ہے۔ عوام کا حکومت پر اعتماد، شہری کا قانون پر اعتماد اور اقلیت و اکثریت دونوں کا آئین پر اعتماد ہی کسی ملک کو مضبوط بناتا ہے۔ جب عوام یہ محسوس کریں کہ اصول سب کے لیے ایک جیسے ہیں، تو اختلافات بھی مکالمے کے ذریعے حل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر عوام کے ایک حصے میں یہ احساس پیدا ہونے لگے کہ قوانین یا انتظامی فیصلوں کے اطلاق میں فرق محسوس ہوتا ہے، تو اس احساس کو سنجیدگی سے لینا چاہیے، کیونکہ کسی بھی جمہوری معاشرے میں اعتماد سب سے بڑی دولت ہوتا ہے۔

ریاست کی غیر جانب داری ہی اس کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ حکومتیں بدلتی رہتی ہیں، پالیسیاں بھی وقت کے ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہیں، لیکن قانون کا وقار اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک اس کی نظر میں ہر شہری برابر ہو۔ اگر کسی جگہ عوامی سہولت، امن وامان یا مذہبی آزادی کے پیش نظر خصوصی انتظامات کیے جاتے ہیں تو ان کی بنیاد واضح، شفاف اور سب کے لیے قابل فہم ہونی چاہیے۔ یہی شفافیت شکوک وشبہات کو کم کرتی ہے اور یہی انصاف کو مضبوط بناتی ہے۔

آج ضرورت اس بات کی نہیں کہ ہم ایک دوسرے پر الزام تراشی کریں یا مذہبی منافرت کو ہوا دیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایسے اصولوں کی حمایت کریں جو کل ہر شہری کے لیے یکساں فائدہ مند ثابت ہوں۔ کیونکہ جو اصول آج کسی ایک طبقے کے لیے مانگا جائے اور کل دوسرے کے لیے قبول نہ کیا جائے، وہ اصول نہیں بلکہ مصلحت بن جاتا ہے۔ جبکہ آئین مصلحت نہیں، مساوات کی زبان بولتا ہے۔

ہمارے ملک کا مستقبل اسی وقت زیادہ محفوظ ہوگا جب حکومت، انتظامیہ، مذہبی قیادت اور عوام سب مل کر اس بات کو یقینی بنائیں کہ مذہبی آزادی اور عوامی سہولت کے درمیان متوازن راستہ اختیار کیا جائے۔ ایسا راستہ جس میں نہ کسی کے مذہبی جذبات مجروح ہوں اور نہ ہی عام شہریوں کی روزمرہ زندگی غیر ضروری طور پر متاثر ہو۔ بہتر منصوبہ بندی، پیشگی اطلاع، متبادل راستوں کا مؤثر انتظام اور تمام شہریوں کے ساتھ یکساں برتاؤ ایسے اقدامات ہیں جو نہ صرف مسائل کو کم کر سکتے ہیں بلکہ عوام کے اعتماد کو بھی مضبوط بنا سکتے ہیں۔

آخر میں یہی کہنا مناسب ہوگا کہ کسی بھی قوم کی عظمت اس کی بلند عمارتوں، وسیع شاہراہوں یا بڑی معیشت سے نہیں ناپی جاتی، بلکہ اس بات سے ناپی جاتی ہے کہ وہاں انصاف کس قدر غیر جانب دار ہے۔ اگر قانون کی چھاؤں ہر شہری پر یکساں پڑتی ہے، اگر ریاست کا ہاتھ ہر شہری کے لیے ایک جیسا ہے، اور اگر آئین کی روح عملی زندگی میں بھی محسوس ہوتی ہے، تو پھر اختلافات کے باوجود معاشرہ مضبوط رہتا ہے۔

آج شاید ہمیں سڑکوں سے زیادہ اپنے اجتماعی شعور کو کشادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مذہبی آزادی اور شہری مساوات ایک دوسرے کی مخالف نہیں بلکہ ایک ہی آئینی درخت کی دو مضبوط شاخیں ہیں۔ جب ان دونوں کی حفاظت کی جائے گی، تبھی ملک میں اعتماد بڑھے گا، انصاف مضبوط ہوگا اور "ایک ملک، ایک قانون" صرف ایک نعرہ نہیں بلکہ ہر شہری کا محسوس کیا جانے والا تجربہ بن سکے گا۔

اسی میں جمہوریت کی کامیابی ہے، اسی میں آئین کی سربلندی ہے، اور اسی میں ہندوستان کی اصل طاقت پوشیدہ ہے۔

Ishaqgora@gmail.com

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

خاندان کی تعمیر میں والد کا کردار

نازش احتشام اعظمی

خاندان انسانی معاشرے کی پہلی درسگاہ، پہلی پناہ گاہ اور پہلی تربیت گاہ ہے۔ انسان جب اس دنیا میں آنکھ کھولتا ہے تو وہ کسی ریاست، ادارے یا معاشرے سے پہلے ایک خاندان کا حصہ بنتا ہے۔ اسی خاندان کے ماحول میں اس کی شخصیت کے ابتدائی نقوش بنتے ہیں، اس کی سوچ کی سمت متعین ہوتی ہے، اس کے جذبات پروان چڑھتے ہیں اور اس کے اخلاق و کردار کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب، تہذیبوں اور معاشرتی نظاموں نے خاندان کو غیر معمولی اہمیت دی ہے، کیونکہ ایک مضبوط خاندان ہی ایک مضبوط معاشرے اور ایک مستحکم قوم کی بنیاد بنتا ہے۔ اس خاندانی نظام میں اگرچہ ماں اور باپ دونوں یکساں طور پر اہم ہیں، لیکن والد کا کردار اپنی نوعیت، وسعت اور اثرات کے اعتبار سے نہایت منفرد اور فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے۔ وہ صرف ایک فرد نہیں بلکہ خاندان کے لیے ایک سایہ دار درخت، ایک مضبوط ستون، ایک محافظ حصار اور ایک روشن مینار کی حیثیت رکھتا ہے جس کی موجودگی خاندان کے ہر فرد کو تحفظ، اعتماد اور استحکام کا احساس عطا کرتی ہے۔ تاریخ انسانی پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور میں والد کو خاندان کا نگہبان اور ذمہ دار تصور کیا گیا ہے۔ اگرچہ زمانے کے ساتھ ساتھ سماجی ڈھانچے، معاشی حالات اور خاندانی ذمہ داریوں کی نوعیت میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں، لیکن والد کی بنیادی اہمیت آج بھی اسی طرح برقرار ہے جیسے ماضی میں تھی۔ البتہ جدید دور میں والد کا کردار صرف معاشی کفالت تک محدود نہیں رہا بلکہ وہ بچوں کی فکری، تعلیمی، اخلاقی اور جذباتی تربیت میں بھی براہِ راست شریک ہو گیا ہے۔ اب ایک کامیاب والد وہ نہیں سمجھا جاتا جو صرف گھر کے اخراجات پورے کر دے، بلکہ وہ ہے جو اپنے بچوں کی شخصیت سازی میں عملی طور پر شریک ہو، ان کے جذبات کو سمجھے، ان کی مشکلات کو سنے، ان کی رہنمائی کرے اور انہیں زندگی کے مختلف مراحل میں اعتماد اور محبت کے ساتھ سہارا فراہم کرے۔ والد دراصل خاندان کی استقامت اور پائیداری کی علامت ہوتا ہے۔ اس کی موجودگی گھر کے ماحول میں

ایک ایسا اطمینان پیدا کرتی ہے جسے الفاظ میں مکمل طور پر بیان کرنا ممکن نہیں۔ بچے جب اپنے والد کو محنت کرتے، مشکلات کا سامنا کرتے، ذمہ داریاں نبھاتے اور حالات کے نشیب و فراز میں ثابت قدم رہتے دیکھتے ہیں تو ان کے اندر بھی زندگی کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

والد کی شخصیت بچوں کے لیے ایک زندہ مثال ہوتی ہے۔ وہ جو کچھ کہتا ہے، اس سے زیادہ اثر اس کے کردار اور عمل کا ہوتا ہے۔ بچے نصیحتوں سے کم اور مشاہدے سے زیادہ سیکھتے ہیں۔ اس لیے ایک باکردار والد اپنی خاموش زندگی کے ذریعے بھی ایسی تعلیم دے جاتا ہے جو کسی کتاب، درسگاہ یا لیکچر سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ خاندان کی معاشی ضروریات کو پورا کرنا والد کی اہم ترین ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ خوراک، لباس، رہائش، تعلیم اور صحت جیسی بنیادی ضروریات کی فراہمی کے لیے والد جو مسلسل جدوجہد کرتا ہے، وہ دراصل اس کی محبت اور ذمہ داری کے احساس کا عملی اظہار ہوتی ہے۔ اکثر والدین خصوصاً والد اپنی خواہشات، آرام اور آسائشوں کو قربان کر دیتے ہیں تا کہ ان کے بچے بہتر زندگی گزار سکیں۔ دنیا میں بے شمار ایسے والد موجود ہیں جو اپنی زندگی کی بہترین توانائیاں، اپنی جوانی، اپنا سکون اور اپنی آسائشیں اپنی اولاد کے مستقبل پر قربان کر دیتے ہیں۔ بچے عموماً اس قربانی کی گہرائی کو اس وقت سمجھتے ہیں جب وہ خود عملی زندگی میں قدم رکھتے ہیں اور ذمہ داریوں کے بوجھ کو محسوس کرتے ہیں۔ تاہم والد کا کردار صرف مالی کفالت تک محدود نہیں ہوتا۔ ایک باپ دراصل خاندان کا جذباتی محافظ بھی ہوتا ہے۔ اس کی محبت، شفقت اور توجہ بچوں کی نفسیاتی نشوونما میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ جدید نفسیاتی تحقیقات اس حقیقت کو واضح طور پر ثابت کر چکی ہیں کہ وہ بچے جنہیں اپنے والد کی محبت، توجہ اور قربت حاصل ہوتی ہے، ان میں خود اعتمادی زیادہ ہوتی ہے، وہ ذہنی دباؤ کا بہتر مقابلہ کرتے ہیں اور ان کے سماجی تعلقات نسبتاً زیادہ متوازن ہوتے ہیں۔ والد کی ایک حوصلہ افزا بات، ایک شفقت بھرا لمس، ایک محبت بھری مسکراہٹ اور ایک اعتماد بخش جملہ بعض اوقات بچے کی پوری زندگی کا رخ بدل دیتا ہے۔ والد بچوں کے اخلاقی کردار کی تعمیر میں بھی بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ انسانی شخصیت کی تعمیر میں اخلاقی اقدار کی حیثیت بنیاد کی سی ہوتی ہے۔ اگر یہ بنیاد مضبوط ہو تو زندگی کی عمارت مستحکم رہتی ہے، اور اگر یہ کمزور ہو تو انسان بظاہر کامیاب ہونے کے باوجود اندر سے کھوکھلا رہ جاتا ہے۔ والد اپنی روزمرہ زندگی کے ذریعے بچوں کو سچائی، دیانت داری، امانت، انصاف، صبر، تحمل اور ذمہ داری کا درس دیتا ہے۔ جب بچہ اپنے والد کو وعدہ نبھاتے، حق بات کہتے، دوسروں کے حقوق کا احترام کرتے اور مشکلات کے باوجود دیانت داری پر قائم رہتے دیکھتا ہے تو یہ منظر اس کے ذہن میں گہرا نقش چھوڑ جاتا ہے۔ یوں والد صرف الفاظ کے ذریعے نہیں بلکہ اپنے کردار کے ذریعے اخلاقی تربیت کا عظیم فریضہ انجام دیتا ہے۔ والد کی ایک اور اہم ذمہ داری بچوں کی تعلیمی اور فکری تربیت ہے۔ تعلیم صرف اسکول اور کالج تک محدود نہیں ہوتی بلکہ اس کا آغاز گھر سے ہوتا ہے۔ ایک باشعور والد اپنے بچوں کے ذہن میں علم کی محبت پیدا کرتا ہے، سوال کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور انہیں غور و فکر کی عادت سکھاتا ہے۔ وہ بچوں کو صرف نصابی کتابوں تک محدود نہیں رکھتا بلکہ زندگی کو سمجھنے، مشاہدہ کرنے اور تجربات سے سیکھنے کی ترغیب دیتا ہے۔ جب والد بچوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کی تعلیمی سرگرمیوں میں دلچسپی لیتا ہے، ان کی کامیابیوں پر خوشی کا اظہار کرتا ہے اور ناکامیوں میں ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے تو بچے تعلیم کو محض ایک بوجھ کے بجائے ترقی اور خود سازی کا ذریعہ سمجھنے لگتے ہیں۔ زندگی میں اعتماد اور خود انحصاری پیدا کرنا بھی والد کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ ہر بچہ ابتدا میں کمزور، محتاج اور دوسروں پر انحصار کرنے والا ہوتا ہے، لیکن رفتہ رفتہ اسے خود مختار اور ذمہ دار انسان بننا ہوتا ہے۔ اس سفر میں والد کی رہنمائی انتہائی اہم ہوتی ہے۔ ایک سمجھدار والد اپنے بچوں کو ہر مشکل سے بچانے کے بجائے انہیں مشکلات کا سامنا کرنا سکھاتا ہے۔ وہ ان کی غلطیوں پر صرف تنقید نہیں کرتا بلکہ انہیں غلطیوں سے سیکھنے کا موقع دیتا ہے۔ وہ ان پر اعتماد کرتا ہے، انہیں ذمہ داریاں دیتا ہے اور ان کی صلاحیتوں پر یقین رکھتا ہے۔ یہی اعتماد بچوں کے اندر خود اعتمادی پیدا کرتا ہے اور انہیں مستقبل کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے قابل بناتا ہے۔ خاندان کے اندر محبت، احترام اور باہمی ہم آہنگی کو فروغ دینے میں بھی والد کا کردار مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ بچے اپنے والدین کے تعلقات کو دیکھ کر تعلقات کی نوعیت سیکھتے ہیں۔ اگر والد اپنی شریکِ حیات کے ساتھ احترام، محبت اور عزت کا برتاؤ کرتا ہے تو بچے بھی انہی رویوں کو اپنی شخصیت کا حصہ بنا لیتے ہیں۔ گھر کا ماحول دراصل بچوں کے لیے ایک عملی تربیت گاہ ہوتا ہے۔ وہاں وہ سیکھتے ہیں کہ اختلافات کو کیسے حل کیا جاتا ہے، دوسروں کے جذبات کا احترام کیسے کیا جاتا ہے اور محبت و تعاون کے ساتھ زندگی کیسے گزاری جاتی ہے۔ اس لحاظ سے والد صرف ایک فرد نہیں بلکہ پورے خاندانی کلچر کا معمار ہوتا ہے۔ والد خاندان کی ثقافتی، مذہبی اور تہذیبی روایات کو اگلی نسل تک منتقل کرنے کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ ہر خاندان کی اپنی ایک تاریخ، ایک روایت اور ایک شناخت ہوتی ہے۔ والد اپنے تجربات، کہانیوں، نصیحتوں اور عملی زندگی کے ذریعے بچوں کو ان کی جڑوں سے جوڑے رکھتا ہے۔ وہ انہیں ان کے آباؤ اجداد کی جدوجہد، خاندان کی اقدار اور معاشرتی ذمہ داریوں سے روشناس کراتا ہے۔ اس عمل کے ذریعے بچوں کے اندر اپنی شناخت کا شعور پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے ماضی اور اپنے ورثے سے تعلق محسوس کرتے ہیں۔ مذہبی اعتبار سے بھی والد کی ذمہ داری نہایت اہم ہے۔ وہ بچوں کی روحانی تربیت، عبادات کی ترغیب، اخلاقی شعور اور خدا سے تعلق پیدا کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ ایک دیندار اور صالح والد اپنے عمل کے ذریعے بچوں کے دلوں میں نیکی، تقویٰ، شکرگزاری اور خدمتِ خلق کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ وہ انہیں صرف دنیاوی کامیابی کا سبق نہیں دیتا بلکہ آخرت کی جواب دہی اور انسانی ذمہ داریوں کا شعور بھی عطا کرتا ہے۔ اگر ہم جدید دور کے حالات کا جائزہ لیں تو والد کے سامنے چیلنجز پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ بڑھ چکے ہیں۔ معاشی دباؤ، بڑھتی ہوئی مہنگائی، پیشہ ورانہ مصروفیات، تیز رفتار زندگی اور ٹیکنالوجی کی یلغار نے خاندانی تعلقات کی نوعیت کو پیچیدہ بنا دیا ہے۔ بہت سے والدین اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کے لیے دن رات محنت کرتے ہیں، لیکن اسی محنت کے نتیجے میں ان کے پاس بچوں کے لیے وقت کم رہ جاتا ہے۔ یہ ایک بڑا المیہ ہے کہ بعض اوقات بچے ہر آسائش رکھتے ہیں لیکن والد کی قربت اور توجہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس لیے آج کے دور میں ضرورت اس بات کی ہے کہ والد صرف وقت کی مقدار پر نہیں بلکہ وقت کے معیار پر توجہ دیں۔ چند لمحے بھی اگر پوری توجہ، محبت اور خلوص کے ساتھ بچوں کو دیے جائیں تو وہ ان کے لیے زندگی بھر کا سرمایہ بن سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک اچھا والد صرف اپنے بچوں کا مستقبل نہیں بناتا بلکہ پورے معاشرے کے مستقبل کو سنوارتا ہے۔ آج کا بچہ کل کا شہری، رہنما، استاد، سائنس دان، عالم، ڈاکٹر یا حکمران بنے گا۔ اگر اس کی تربیت مضبوط بنیادوں پر ہوئی ہوگی تو وہ معاشرے کے لیے مثبت کردار ادا کرے گا۔ اس اعتبار سے والد کی ذمہ داری صرف اپنے خاندان تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات پورے معاشرے تک پھیلتے ہیں۔ ایک صالح، باکردار اور ذمہ دار والد درحقیقت ایک بہتر معاشرے کی تعمیر میں خاموش مگر بنیادی کردار ادا کر رہا ہوتا ہے۔ بالآخر یہ کہنا بجا ہوگا کہ والد خاندان کے آسمان پر وہ آفتاب ہے جس کی روشنی سے محبت، اعتماد، استحکام اور امید کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔ وہ وہ سایہ دار درخت ہے جس کی چھاؤں میں اولاد زندگی کی سخت دھوپ سے محفوظ رہتی ہے۔ وہ وہ مضبوط دیوار ہے جس کے سہارے خاندان خود کو محفوظ محسوس کرتا ہے۔ اس کی محنت، قربانیاں، دعائیں، رہنمائی اور بے لوث محبت ایسی نعمتیں ہیں جن کی حقیقی قدر اکثر وقت گزرنے کے بعد محسوس ہوتی ہے۔ ایک باپ کی خاموش جدوجہد، اس کی بے شمار قربانیاں اور اس کی مسلسل فکر دراصل خاندان کی بقا اور ترقی کی ضامن ہوتی ہیں۔ مضبوط خاندان مضبوط معاشرے پیدا کرتے ہیں اور مضبوط خاندانوں کے پیچھے اکثر ایک ذمہ دار، باکردار، محبت کرنے والا اور ایثار پیشہ والد کھڑا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خاندان کی تعمیر میں والد کا کردار محض اہم نہیں بلکہ ناگزیر، بنیادی اور تاریخ ساز حیثیت رکھتا ہے۔

☆☆☆☆☆

انسان کا مکر اور اللہ کی تدبیر

انسانی گمرہی کی ایک وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ: "کافروں کے لیے ان کے اعمال خوشنما بنا دیے گئے ہیں" ان میں عام لوگوں کا انکار تو اپنی ذات تک محدود ہوتا ہے مگر منکرین حق کے پیشواوں کی بابت فرمایا گیا: "اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے بڑے بڑے مجرموں کو لگا دیا ہے کہ وہاں اپنے مکر و فریب کا جال پھیلائیں"۔ یہ دراصل آزادیٔ فکر و عمل کا بیجا استعمال ہے مگر: "دراصل وہ اپنے فریب کے جال میں آپ پھنستے ہیں، اُنہیں اس کا شعور نہیں ہے"۔ اس کی تازہ ترین مثال رام مندر میں چندہ چوری کا مسئلہ ہے۔ بابری مسجد کو شہید کرکے وہاں مندر بنانے والوں نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا کہ ان کا یہ ظلم ایک دن اپنے گلے ہڈی بن جائے گا۔ ایوان پارلیمان سے لے کر یو پی کی اسمبلی تک 'چندہ چور گدی چھوڑ' کے نعرے لگیں گے۔ ایوان پارلیمان کے احاطے میں اس پر نکڑ ناٹک ہوگا۔ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ شرم سے منہ چھپاتے پھریں گے۔ خود کو دبنگ سمجھنے والے یوگی مہاراج کو اپنی تقریر ادھوری چھوڑ کر بھاگنا پڑے گا۔ بڑے ارمانوں سے بنایا جانے والا مندر اب ذلت و رسوائی کا سبب بن چکا ہے۔

ڈاکٹر سلیم خان

ارشادِ ربانی ہے: "کیا وہ شخص جو پہلے مُردہ تھا پھر ہم نے اسے زندگی بخشی اور اس کو وہ روشنی عطا کی جس کے اجالے میں وہ لوگوں کے درمیان زندگی کی راہ طے کرتا ہے اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہوا ہو اور کسی طرح اُن سے نہ نکلتا ہو؟" ابتدائے آفرینش میں تمام ارواح سے یہ گواہی لینے کے بعد کہ 'اللہ ہی رب ہے' انہیں ایک خاص مدت تک کے لیے موت کی نیند سلا دیا گیا۔ اس کے بعد اپنے اپنے وقتِ مقررہ پر ان ارواح کو جسم کا لباس پہنا کر عارضی طور دنیا میں آزمائش کے لیے بھیج کر مردنی کو زندگی میں بدل دیا جاتا ہے۔ انسانوں کی ہدایت کے لیے اس کے نفس کو استوار کرنے کے بعد آفاق و انفس میں بے شمار نشانیاں پھیلانے کے ساتھ انبیائے کرام کا سلسلہ جاری فرما کر ان پر کتاب نازل کی گئی۔ اس کے باوجود منہ موڑ کر گمراہی کی تاریکی کو پسند کرنے والوں کے ساتھ نورِ ہدایت کے مطابق زندگی گزارنے والے بھی ہیں۔ ان دو طرح کے انسانوں کا موازنہ کر کے سوال کیا گیا ہے کہ کیا یہ م اپنے انجام کار کے لحاظ سے یکساں ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

انسانی گمرہی کی ایک وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ: "کافروں کے لیے ان کے اعمال خوشنما بنا دیے گئے ہیں" ان میں عام لوگوں کا انکار تو اپنی ذات تک محدود ہوتا ہے مگر منکرین حق کے پیشواوں کی بابت فرمایا گیا: "اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے بڑے بڑے مجرموں کو لگا دیا ہے کہ وہاں اپنے مکر و فریب کا جال پھیلائیں"۔ یہ دراصل آزادیٔ فکر و عمل کا بیجا استعمال ہے مگر: "دراصل وہ اپنے فریب کے جال میں آپ پھنستے ہیں، اُنہیں اس کا شعور نہیں ہے"۔ اس کی تازہ ترین مثال رام مندر میں چندہ چوری کا مسئلہ ہے۔ بابری مسجد کو شہید کر کے وہاں مندر بنانے والوں نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا کہ ان کا یہ ظلم ایک دن اپنے گلے ہڈی بن جائے گا۔ ایوان پارلیمان سے لے کر یو پی کی اسمبلی تک 'چندہ چور گدی چھوڑ' کے نعرے لگیں گے۔ ایوان پارلیمان کے احاطے میں اس پر نکڑ ناٹک ہوگا۔ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ شرم سے منہ چھپاتے پھریں گے۔ خود کو دبنگ سمجھنے والے یوگی مہاراج کو اپنی تقریر ادھوری چھوڑ کر بھاگنا پڑے گا۔ بڑے ارمانوں سے بنایا جانے والا مندر اب ذلت و رسوائی کا سبب بن چکا ہے۔

ارشادِ قرآنی ہے: "جب تکلیف پہنچنے کے بعد ہم نے لوگوں کو ذرا رحمت کا مزہ چکھا دیا تو فوراً ہماری آیتوں میں مکاری کرنے لگے"۔ اپنے یومِ جنم کے فوراً بعد بی جے پی دو ارکان پارلیمان پر سمٹ گئی مگر پھر جب ان کی طاقت میں اضافہ ہوا۔ وی پی سنگھ نے منڈل نافذ کیا تو اس کے خلاف اڈوانی کمنڈل لے کر رتھ یاترا پر نکل کھڑے ہوئے۔ ایسی مکاری کرنے والوں کو خبردار کیا جاتا ہے: "تو آپ کہہ دیجئے کہ خدا تم سے تیز تر تدبیریں کرنے والا ہے اور ہمارے نمائندے تمہارے مکر کو برابر لکھ رہے ہیں"۔ بابری مسجد کو شہید کرنے کے بعد ان لوگوں نے عدالت سے اپنے حق میں فیصلہ بھی کر لیا۔ اس بابت ارشادِ قرآنی ہے: "انہوں نے (دولت و اقتدار کے نشہ میں بدمست ہو کر) اپنی طرف سے بڑی فریب کاریاں کیں جبکہ اللہ کے پاس ان کے ہر فریب کا توڑ تھا، اگرچہ ان کی مکارانہ تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی اکھڑ جائیں"۔ موجودہ حکومت نے جلد بازی میں الیکشن کے سے قبل آدھے ادھورے مندر کا افتتاح کر کے کامیابی حاصل کرنے کی مذموم کوشش کی مگر وہ چار سو پار تو دور معمولی اکثریت بھی حاصل نہیں کر سکے۔ ایودھیا جہاں مندر بنا تھا اس نشست کو بھی گنوا کر بیسا کھیوں پر سرکار بنانے پر مجبور کر دیئے گئے۔ ان کے ساتھ وہی تاریخ دوہرائی گئی کہ: "یہودیوں نے عیسیٰؑ سے مکاری کی تو اللہ نے بھی جوابی تدبیر کی اور خدا بہترین تدبیر کرنے والا ہے"۔

بی جے پی کے اقتدار کا محل رام مندر کی بنیاد پر تعمیر کیا گیا تھا مگر اس کی در و دیوار اور چھت پڑھا لکھا متوسط طبقہ تھا۔ چندہ چوری نے ان کی بنیاد ہلا دی اور ایک نوزائیدہ کا کروچ جنتا پارٹی کے ذریعہ ان کی چھت میں ایسا سوراخ ہوا کہ وہ ان کے سر پر آ رہی۔ قرآن کریم کے اندر یہ منظر ملاحظہ فرمائیں: "اِن سے پہلے بھی بہت سے لوگ (حق کو نیچا دکھانے کے لیے) ایسی ہی مکاریاں کر چکے ہیں، تو دیکھ لو کہ اللہ نے اُن کے مکر کی عمارت جڑ سے اکھاڑ پھینکی اور اس کی چھت اوپر سے ان کے سر پر آ رہی"۔ سنگھ پریوار کے وہم گمان میں بھی نہیں تھا کہ کبھی رام مندر نام کی یہ ای وی ایم مشین ان کے گلے کا پھندا بن جائے گی اور ان کا سب بھروسہ مند حامی دشمن بن جائے گا۔ مذکورہ بالا آیت کے آخری حصے میں یہی کہا گیا ہے کہ: "ایسے رخ سے ان پر عذاب آیا جدھر سے اس کے آنے کا اُن کو گمان تک نہ تھا"۔ اقتدار کے فریب میں مبتلا لوگوں کو اللہ کی کتاب خبردار کرتی ہے: "کیا وہ لوگ اللہ کی مخفی تدبیر سے بے خوف ہیں؟ پس اللہ کی مخفی تدبیر سے نقصان اٹھانے والی قوم کے سوا کوئی بے خوف نہیں ہوا کرتا"۔ اب یہ پورا سنگھ پریوار اللہ تبارک و تعالیٰ کی تدبیر سے ایک ایسے نقصان میں مبتلا ہو گیا کہ جس سے نکلنے کا انہیں کوئی راستہ نہیں سوجھ رہا ہے اور دولت و اقتدار سب کا سب بے سود ہو چکا ہے۔ ایسے میں اہل ایمان کو تلقین کی گئی ہے کہ: "اور آپ صبر ہی کریں کہ آپ کا صبر بھی اللہ ہی کی مدد سے ہوگا اور ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں اور ان کی مکاریوں کی وجہ سے تنگدلی کا بھی شکار نہ ہوں"۔ یعنی اہل ایمان کا کام صبر و استقامت کے ساتھ اپنا فرضِ منصبی ادا کرنا ہے کیونکہ انہیں رب کائنات یہ بشارت دے رہا ہے کہ: "بیشک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ہے اور جو نیک عمل انجام دینے والے ہیں"۔ بقول شاعر۔

نورِ حق شمعِ الٰہی کو بجھا سکتا ہے کون
1 جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون

☆☆☆

"اے اللہ! کاش ایسا ہو جائے"

آج ملتِ اسلامیہ عظیم عددی اکثریت کے باوجود قابلِ رحم ہے۔ تمام شعبہ ہائے زندگی اغیار کی یلغار کی زد میں ہیں۔ ایک طرف حکومت و اقتدار میں عرصۂ حیات تنگ کیا جا رہا ہے تو دوسری طرف ملحدانہ نظریات پھیلائے جا رہے ہیں۔ اسی وجہ سے ہر طرف فحاشی و عریانی کا دور دورہ ہے۔ اسلام اور قرآن کا نام لینے والے مسلمان آج مہلک جرائم اور بداخلاقیوں میں غرق ہیں۔ ہمارے بازار جھوٹ، فریب، سود اور جوئے سے بھرے پڑے ہیں۔ جس کلامِ پاک سے لازوال حقیقی ترقی و برتری حاصل ہو سکتی ہے اسی سے ہم روگردانی کرنے لگے ہیں۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم خود ساختہ ترقیوں اور من گھڑت برتریوں کی اندھیری گھاٹی میں پھنس چکے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایاتِ عالیہ سے بے خبر ہو کر بداعمالیوں کے دلدل میں پھنس رہے ہیں۔ شیطان کا ہر حربہ ہم پر کارگر ثابت ہو رہا ہے۔ ہمارے اعمالِ صالحہ نفس کی طغیانیوں میں بہہ چکے ہیں۔

قیصر محمود عراقی

آج امتِ مسلمہ دنیا میں جس ذلت و بے حسی سے زندگی کے دن گن رہی ہے، وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں بلکہ چمکتے سورج کی طرح واضح ہے۔ دنیا بھر میں کوئی ایک بھی اسلامی ملک ایسا نہیں جس کی بات مانی جائے یا کم از کم اس کی بات میں کوئی وزن ہو۔ ہر طرف خواری و رسوائی ہی اس امت کا مقدر ہے۔ لاوارث بچے کی طرح ہر کوئی اس امت پر ظلم کر رہا ہے۔ دنیا کے ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک امتِ مسلمہ کا ہی خون بہتا نظر آئے گا۔ امتِ مسلمہ پر تنی عزت و عظمت کی چادر تار تار ہو چکی ہے۔ قوت و رعب کے عظیم الشان قصرِ مشید میں ایسی دراڑیں پڑیں کہ دنیا پر حکمرانی کرنے والی امتِ مسلمہ کے لیے اپنی ساکھ بحال کرنا محال ہو گیا۔

مسلمان طرح طرح کی مشکلات میں پھنس کر رہ گئے۔ پستی کی گھاٹی میں اتنی دور جا گرے کہ اب اس سے نکلنا ناممکن نظر آنے لگا۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ اگر بصیرت کے ساتھ غور کیا جائے تو امت کی پستی اور جو حوادثات و آفات سے دوچار ہونے کی بالکل واضح وجہ ہی اختلافات امت اور قرآنِ مجید کو چھوڑنا ہے۔ قرآنِ مجید حکم دیتا ہے: اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقہ مت ڈالو۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تمام اہل ایمان ایک جسم کی مانند ہیں۔ جب ہم نے قرآن و حدیث کے ان احکامات کو پسِ پشت ڈالا تب مسائل چاروں طرف سے آ پڑے۔ آج مسلمان اسی حکم عدولی کی وجہ سے دنیا میں ذلت کا نشان بن کر رہ گئے ہیں۔

آج ہر طرف مشاہدہ کر کے دیکھیں، تمام اہل کفر مسلمانوں پر ایسے ٹوٹ پڑے ہیں جیسے بھوکا کھانے کی پلیٹ پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ ظلم و بربریت عالمِ اسلام کا مقدر بن چکی ہے۔ مسلمانوں سے جینے کا حق چھینا جا رہا ہے۔ ہر وقت یہود و نصاریٰ اور اہل ہنود کی طرف سے کی جانے والی سازشیں امتِ مسلمہ کی راہ میں کانٹوں کی طرح بکھری پڑی ہیں، جن کا مقصد امتِ مسلمہ کے مادی و وسائل پر قبضہ کرنا اور روحانی قوت کو تباہ کرنا ہے۔ نئی نسل میں تہذیبی، فکری اور ارتدادی یلغار کی دیو ہیکل مصیبت بھی سر پر کھڑی ہے۔

آج ملتِ اسلامیہ عظیم عددی اکثریت کے باوجود قابلِ رحم ہے۔ تمام شعبہ ہائے زندگی اغیار کی یلغار کی زد میں ہیں۔ ایک طرف حکومت و اقتدار میں عرصۂ حیات تنگ کیا جا رہا ہے تو دوسری طرف ملحدانہ نظریات پھیلائے جا رہے ہیں۔ اسی وجہ سے ہر طرف فحاشی و عریانی کا دور دورہ ہے۔ اسلام اور قرآن کا نام لینے والے مسلمان آج مہلک جرائم اور بداخلاقیوں میں غرق ہیں۔ ہمارے بازار جھوٹ، فریب، سود اور جوئے سے بھرے پڑے ہیں۔ جس کلامِ پاک سے لازوال حقیقی ترقی و برتری حاصل ہو سکتی ہے اسی سے ہم روگردانی کرنے لگے ہیں۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم خود ساختہ ترقیوں اور من گھڑت برتریوں کی اندھیری گھاٹی میں پھنس چکے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایاتِ عالیہ سے بے خبر ہو کر بداعمالیوں کے دلدل میں پھنس رہے ہیں۔ شیطان کا ہر حربہ ہم پر کارگر ثابت ہو رہا ہے۔ ہمارے اعمالِ صالحہ نفس کی طغیانیوں میں بہہ چکے ہیں۔

قارئینِ حضرات! دنیا میں ہمیشہ انسان، انسانوں کے ہاتھوں ظلم و ستم کا نشانہ بنتے آئے ہیں۔ طاقتور، ظالم جہاں جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس کا ہاتھ روکنے والا کوئی نہیں۔ لیکن دنیا کے اس ظالمانہ دستور کے سب سے زیادہ شکار مسلمان ہیں جو دنیا کی مظلوم ترین قوم بن چکے ہیں، لیکن پھر بھی مسلمانوں کو ہی دہشت گرد کہا جاتا ہے۔ اس دہشت گردی کے نام نہاد جنگ کی لپیٹ میں صرف مسلمان ہی آتا ہے اور مسلمانوں کے خلاف سازش کے سوا کچھ نہیں۔

اس کے باوجود بھی ان حالات میں ہم آپس میں دست و گریبان ہیں، ایک دوسرے کے خلاف کیچڑ اچھال رہے ہیں۔ کیا سب مسلمانوں کا خدا، رسول، قرآن اور ایمان ایک نہیں؟ اگر ایک ہے تو پھر ایک دوسرے کے خلاف اس قدر نفرت کیوں؟ اگر روزِ محشر ہم سب کے ملجا و ماویٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے سوال فرما لیا کہ میری شریعت اور میرے دین کے خلاف بغاوت ہو رہی تھی، اسلام کے نام پر کفر کی تشہیر کی جا رہی تھی، قرآن و سنت میں کھلے عام تحریف کی جا رہی تھی، اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی علانیہ کی جا رہی تھی، ان حالات میں تم کہاں تھے؟ تم نے ان سیلابوں کے آگے بند کیوں نہ باندھا؟ کیوں تم نے اتنے اہم فرائض کو چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی باتوں کو انا کا مسئلہ بنا لیا تھا؟ ذرا سوچیں تو سہی، اگر یہی سوالات پوچھ لیے گئے تو کہاں ان کا جواب ہم سے بن پڑے گا!

کاش ایسا ہو جائے کہ دین و مذہب کے نام پر کام کرنے والی جماعتیں اور دیگر لوگ اپنے اپنے اختلافات کو ختم کر سکیں۔ کاش ایسا ہو جائے کہ تمام مذہبی و نظریاتی لوگ اللہ کے دین کی خاطر اپنے اختلافات کو اعتدال پر لا کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو سکیں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اغیار کی چالوں سے بچتے ہوئے ہماری زندگیاں بحیثیتِ مسلمان صبر، شکر، اطاعتِ الٰہی اور اتباعِ رسول کا عملی نمونہ بن جائیں تا کہ بحکمِ ربی رنج و غم، تنگ دلی، حزن و قنوطیت اور شکست خوردگی ہمارے قریب نہ آ سکے۔

ایسا نہ ہو کہ من پسند زندگی گزارنے کی پاداش میں پریشان و مغموم اور اداس و رنجیدہ کر دیے جائیں۔ لہٰذا مسلمان اپنے ہر لمحے کو فکرِ آخرت، ذکرِ الٰہی اور اطاعتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں گزارنے کا اہتمام کرے تا کہ اطمینان و عافیت والی زندگی نصیب ہو جائے۔ اس لیے اچھے اخلاق کے ساتھ اصلاحی مقاصد کے تحت اچھے کاموں کی ابتداء کریں اور اچھے انجام کی امید رکھیں۔ خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر آج اور ابھی سے گزشتہ کوتاہیوں کا سدِ باب کرنے کا عہد کریں۔ اپنوں کی دل جوئی اور غم خواری کریں، امن و آشتی کا پرچار کریں، موت کو ہر لمحہ یاد کریں آخرت کی فکر کریں جہاں میدانِ حشر میں ہر کوئی نفسی نفسی میں لگا ہوگا۔

یاد رکھیں، آج مسلمان جتنی مشکلات اور مسائل میں گھرے ہوئے ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم نے دامنِ مصطفیٰ کو چھوڑا ہوا ہے۔ جی ہاں، اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے خود عرش والے خدا اور مدینے والے مصطفیٰ سے بے وفائی کی اور اسی بے وفائی کے بعد ہم توقع کر رہے ہیں کہ پوری دنیا پر ہمارا غلبہ ہونا چاہیے۔ ہم دعویٰ کرتے ہیں اللہ کے رسول کا لیکن ہمارا یہ دعویٰ اطاعتِ رسول کے بغیر ہے، جبکہ آپ سے محبت ہمارے ایمان کا جز ہے، آپ سے محبت ایمان کی شرطِ اول ہے۔ مگر آج ہم سمجھتے ہیں کہ شاید عمل کی ضرورت نہیں ہے، محبت اور ایمان کی ضرورت نہیں ہے۔ آخر کیسی محبت ہے اور کیسا ایمان ہے جس میں اطاعت نہیں ہے؟ کیسا عشق ہے جو بندے کو اطاعتِ رسول ﷺ پر آمادہ نہ کرے؟

آج ہم دین سے اس قدر دور ہو گئے ہیں کہ آپس میں تفرقہ بازی کا شکار ہو کر کمزور ہو چکے ہیں اور اغیار ہماری اس کمزوری کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس لیے اب ہم مسلمانوں کو کسی عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لیے متحد ہونا پڑے گا۔ اب ہمیں کسی معجزے کا انتظار نہیں کرنا ہے بلکہ اب ہمیں خود بھی اپنی زندگیاں بدلنے کے لیے تگ و دو کرنا ہوگی۔

موبائل: 6291697668

ملک کے نوجوانوں کی آواز کوئی دبا نہیں سکتا: یوتھ کانگریس

نئی دہلی، 06 اگست (یو این آئی) یوتھ کانگریس نے جمعرات کے روز یہاں تاج ہوٹل کے باہر مظاہرہ کیا اور کہا کہ ان کا مقصد میٹا کی گلوبل ٹیم کو یہ پیغام دینا ہے کہ ہندوستان کے طالب علموں کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا۔ یوتھ کانگریس کے ترجمان ورون پانڈے نے یہ معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ تنظیم کے کارکنوں نے مظاہرے کے ذریعے میٹا کی گلوبل ٹیم کو یہ واضح پیغام دیا ہے کہ طالب علموں کی تحریکوں سے جڑے ویڈیو اور حکومت سے سوال پوچھنے والی آوازوں کو ہٹانا جمہوری اقدار کے خلاف ہے۔ تنظیم کا الزام ہے کہ طالب علموں کے احتجاجی مظاہروں کے ویڈیو اور حکومت سے سوال پوچھنے والے مواد کو ہٹایا جا رہا ہے، جبکہ نفرت اور پروپیگنڈے سے جڑے مواد کو نہیں ہٹایا جا رہا۔ تنظیم نے کہا کہ مودی حکومت کے کہنے پر ہندستانی شہریوں کی آواز کو سنسر کرنا بند کیا جانا چاہیے۔ اس کا الزام ہے کہ کامیڈی، طنز، سیاسی نعروں اور حکومت پر تنقید کرنے والی پوسٹس تیزی سے ہٹائی جا رہی ہیں۔ یوتھ کانگریس کا کہنا ہے کہ یہ صرف کچھ پوسٹس ہٹانے کا معاملہ نہیں، بلکہ ہندستانیوں کے بولنے، تنقید کرنے، اختلافِ رائے ظاہر کرنے اور اظہارِ رائے کی آزادی کے حق کا سوال ہے۔ یوتھ کانگریس نے کہا کہ میٹا کو سیاسی سنسر شپ کا وسیلہ نہیں بننا چاہیے۔ تنظیم نے جمہوریت کے ساتھ کھلواڑ نہ کرنے، لوگوں کی آواز نہ دبانے اور شہریوں سے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مظاہرے میں یوتھ کانگریس کے قومی سکریٹری یمی سنگھ، قومی جوائنٹ سکریٹری کرن چورسیا اور تنظیم کے دیگر کارکنان موجود تھے۔

پارلیمنٹ کی کارروائی میں رکاوٹ کے لیے حزب اقتدار ذمہ دار، مودی-شاہ ایوان میں دیں جواب: کھرگے ☆ ای-20 حکومت کی ماحولیاتی ترجیح نہیں: کانگریس

☆ کانگریس صدر اور راجیہ سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف ملکارجن کھرگے نے پارلیمنٹ میں تعطل کے لیے حزب اقتدار کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا ہے کہ جب وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ طالب علموں پر پولیس کارروائی کے معاملے میں ایوان میں آکر جواب دیں گے تب ہی پارلیمنٹ خوش اسلوبی سے چل سکے گی۔ مسٹر کھرگے نے جمعرات کے روز یہاں اپنی رہائش گاہ 10 راجاجی مارگ پر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن گزشتہ 15 دنوں سے طالب علموں پر ہوئے مبینہ مظالم، لاٹھی چارج، پیلٹ گن اور آنسو گیس کے استعمال کے معاملے پر وزیر داخلہ سے ایوان میں بیان دینے کا مطالبہ کر رہا ہے

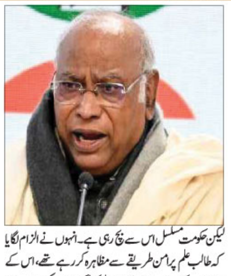

لیکن حکومت مسلسل اس سے بچ رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ طالب علم پر امن طریقے سے مظاہرہ کر رہے تھے، اس کے باوجود ان کے خلاف طاقت کا استعمال کیا گیا اور اس کی جواب دہی طے ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن صرف یہ جاننا چاہتا ہے کہ طالب علموں پر لاٹھی چارج، پیلٹ گن اور آنسو گیس کے استعمال کا حکم کس نے دیا۔ اگر روز وزیر داخلہ ایوان میں آکر صورتِ حال واضح کر دیتے تو اس معاملے پر بحث ہو جاتی اور پارلیمنٹ کا کام کاج معمول کے مطابق چل سکتا تھا۔ کانگریس صدر نے کہا کہ راجیہ سبھا کے چیئرمین نے بھی پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو سے کہا ہے کہ ایوان کی خواہش ہے کہ وزیر داخلہ ایوان میں آکر اپنی بات رکھیں لیکن اس کے باوجود حکومت نے اس سمت میں کوئی پہل نہیں کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت اپوزیشن کو اپنی بات رکھنے کا موقع بھی نہیں دیتی اور عوام سے جڑے اہم امور پر جواب دہی سے بچ رہی ہے۔ مسٹر کھرگے نے کہا کہ حزب اختلاف پارلیمنٹ میں تعطل پیدا کرنے کے بجائے چاہتا ہے کہ ایوان میں نتیجہ خیز بحث ہو۔ اگر مسٹر مودی طالب علموں اور ان کے سرپرستوں سے معافی مانگ لیں اور مسٹر شاہ ایوان میں بیان دے دیں تو پارلیمنٹ کا تعطل ختم ہو سکتا ہے۔ جھارکھنڈ میں طالب علموں سے جڑے واقعات کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال پر مسٹر کھرگے نے کہا کہ کانگریس کسی ایک ریاست کی نہیں، بلکہ پورے ملک کے طالب علموں اور نوجوانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جھارکھنڈ، پنجاب، دہلی یا کسی بھی ریاست

میں طالب علموں کے ساتھ ناانصافی ہوگی تو کانگریس ان کی آواز اٹھاتی رہے گی اور ان کے مسائل کے حل کے لیے جدوجہد جاری رکھے گی۔

☆ کانگریس نے ای-20 ایندھن پالیسی کے تعلق سے حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ اسے صاف ستھری توانائی اور تیل کی درآمدات پر انحصار کم کرنے کی سمت میں بڑا قدم بتا کر جلد بازی میں پورے ملک میں نافذ کیا جا رہا ہے، لیکن سچ یہ ہے کہ اس کے آبی وسائل اور غذائی تحفظ پر پڑنے والے اثرات کا مجموعی جائزہ نہیں لیا گیا ہے کانگریس شعبہ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے جمعرات کو کہا کہ ہندوستان میں ایتھنول کی پیداوار بنیادی طور پر گنا، دھان اور مکئی جیسی زیادہ پانی کی کھپت والی فصلوں سے ہوتی ہے، جبکہ کئی دیگر ممالک زرعی باقیات اور دیگر حیاتیاتی فضلے سے ایتھنول تیار کرتے ہیں۔ گنا اور دھان ملک کے کل آبپاشی کے پانی کا تقریباً 70 فیصد استعمال کرتے ہیں۔ ایک لیٹر گنا پر مبنی ایتھنول کی پیداوار میں تقریباً 630,3 لیٹر، چاول پر مبنی ایتھنول میں 790,10 لیٹر تک اور مکئی پر مبنی ایتھنول میں تقریباً 670,4 لیٹر پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے بڑے حصے میں زیر زمین پانی کی سطح مسلسل گرتی جا رہی ہے۔ نیتی آیوگ کے 2021 کے ایتھنول روڈ میپ میں بھی زیادہ پائیدار فیڈ اسٹاک اپنانے کی ضرورت قبول کی گئی تھی، لیکن اس کے برعکس مرکزی حکومت ایتھنول کی پیداوار کے لیے چاول کے استعمال کو سبسڈی دے رہی ہے۔ مسٹر رمیش نے دعویٰ کیا کہ حکومت نے حال ہی میں پارلیمنٹ میں قبول کیا ہے کہ ایتھنول ڈسٹلریز کو ان کی اوسط خرید قیمت سے تقریباً 40 فیصد کم قیمت پر چاول دستیاب کرایا جا رہا ہے۔ کانگریس نے کہا کہ واقعی گرین ایندھن پالیسی وہی ہوگی جو ایندھن کو فروغ دیتے ہوئے اس کے پورے ماحولیاتی اثرات کا بھی جائزہ لے۔

پریاگ راج میں چھاتوں کی گونج پروگرام روکنے کی ہو رہی ہے کوشش ہر حال میں جائیں گے راہل: کانگریس

نئی دہلی، 06 اگست (یو این آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ اتر پردیش انتظامیہ آٹھ اگست کو پریاگ راج میں پارٹی رہنما راہل گاندھی کے چھاتروں کی گونج پروگرام کو روکنے کی مسلسل کوشش کر رہی ہے، لیکن پارٹی نے اس پروگرام سے متعلق تمام رسمی کارروائیاں مکمل کر لی ہیں اور مسٹر گاندھی مقررہ شیڈول کے مطابق پریاگ راج پہنچیں گے۔ اتر پردیش کانگریس کے انچارج راجندر پال گوتم، پارٹی کے رکنِ پارلیمنٹ کشوری لال شرما، عمران مسعود اور تنوج پنیا نے جمعرات کے روز یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا کہ مسٹر گاندھی ملک بھر میں چھاتروں کی گونج مہم کے ذریعے طالب علموں کے مسائل اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے کوٹا اور دہرادون میں بھی پروگراموں کو روکنے کی کوشش کی گئی تھی اور اب پریاگ راج میں بھی انتظامیہ پروگرام کے مقام پر دباؤ بنا کر انعقاد منسوخ کرانے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن کانگریس پیچھے ہٹنے والی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پریاگ راج کے کے ڈی گراؤنڈ میں پروگرام کے لیے تمام ضروری اجازتیں حاصل کر لی گئی ہیں، مقررہ فیس جمع کرا دی گئی ہے اور تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ اس کے باوجود انتظامیہ پروگرام کے مقام کی انتظامیہ پر دباؤ ڈال رہی ہے۔

ریاستی درجے کی بحالی تک احتجاج جاری رہے گا: فاروق عبداللہ

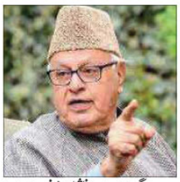

سرینگر (جاوید ڈار): نیشنل کانفرنس (این سی) کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے 5 اگست 2019 کو جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت سے متعلق مرکزی سرکار کے اٹھائے گئے اقدامات کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے کہا کہ پانچ اگست کے فیصلے واپس لیے جانے تک سیاسی جدوجہد جاری رہے گی۔ سرینگر میں نامہ نگاروں کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا: "سب جانتے ہیں کہ 5 اگست 2019 کو جو کچھ ہوا وہ غیر آئینی تھا۔ اسی لیے آج پورا ملک ان احتجاجی مظاہروں کی حمایت کر رہا ہے۔ آپ نے کل پارلیمنٹ میں بھی احتجاج دیکھا، اور یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔" واضح رہے کہ 5 اگست 2019 کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی زیر قیادت مرکزی حکومت نے آئین کے تحت جموں کشمیر کو حاصل خصوصی اختیارات دفعہ 370 اور 35 اے کو منسوخ کرنے کے علاوہ اسے دو یونین ٹیریٹریز میں تقسیم کیا۔ لداخ کو جموں کشمیر سے علیحدہ کر کے ایک الگ یوٹی بنا دیا گیا۔ جموں و کشمیر کے ریاستی درجہ کی بحالی، اقدامات، احتجاج اور اسٹیٹ ہڈ سے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں سابق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس معاملے پر ان کی کوئی ذاتی رائے نہیں بلکہ وہ نیشنل کانفرنس کی پالیسی کو فالو کرتے ہے۔ انہوں نے کہا: میری کوئی الگ پالیسی نہیں، نیشنل کانفرنس کا موقف ہی میرا موقف ہے۔" مرکزی وزیر گری راج سنگھ کی جانب سے پی ڈی پی صدر محبوبہ مفتی کے خلاف دیے گئے بیان سے متعلق پوچھے گئے سوال پر فاروق عبداللہ نے کوئی ردعمل ظاہر کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا: "جواب محبوبہ مفتی خود دے سکتی ہیں۔" واضح رہے کہ بدھ کو آرٹیکل 370 کی منسوخی کی ساتویں برسی کے موقع پر جموں و کشمیر میں مختلف مقامات پر احتجاجی مظاہرے اور تقریبات منعقد کی گئیں۔ نیشنل کانفرنس اور اپوزیشن جماعت پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) نے تمام اضلاع میں مظاہرے کرتے ہوئے سابق ریاست جموں و کشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت کی بحالی کا مطالبہ کیا۔ وہیں بھاجپا نے ہی بعض مقامات پر اس کے حق میں ریلیز برآمد کیں۔

اننت ناگ کے بجبہاڑہ میں امرناتھ یاتریوں کی گاڑی حادثے کا شکار، چار زخمی، ایک کی حالت نازک

اننت ناگ (میر اشفاق): جنوبی کشمیر کے ضلع اننت ناگ کے بجبہاڑہ علاقے میں بدھ کے روز امرناتھ یاترا کی ایک گاڑی جموں سرینگر قومی شاہراہ پر حادثے کا شکار ہوگئی، جس کے نتیجے میں چار یاتری زخمی ہوگئے، جن میں ایک کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ زخمیوں کی شناخت ساحل شرما ولد سریندر کمار، ساکن موہالی، پنجاب، کے طور پر ہوئی ہے، جنہیں معمولی چوٹیں آئی ہیں اور ان کی حالت مستحکم ہے۔ سریندر کمار ولد روپ لال شرما، ساکن موہالی، پنجاب، کے سر پر شدید چوٹ آئی ہے اور ان کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ سنسار چند ولد موتی لال، ساکن ہماچل پردیش، کے سر پر چوٹ آئی ہے تاہم وہ مستحکم ہیں، جبکہ نینا پٹیال زوجہ سنسار چند، ساکن ہماچل پردیش، کو معمولی چوٹیں آئی ہیں اور ان کی حالت مستحکم ہے۔ حادثے کے فوراً بعد مقامی لوگوں اور پولیس کی مدد سے تمام زخمیوں کو علاج کے لیے قریبی اسپتال منتقل کیا گیا۔ پولیس نے حادثے کی وجوہات جاننے کے لئے تحقیقات شروع کر دی ہے جبکہ مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل 28 جولائی کو بھی امرناتھ یاتریوں کی ایک بس گاندربل میں حادثے کا شکار ہوگئی تھی۔ یاتریوں سے بھری بس سڑک سے پھسل کر گہری کھائی میں جا گری تھی جس کے نتیجے میں 39 امرناتھ یاتری زخمی ہوگئے۔

جھگیوں میں رہنے والے لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لیے پرعزم ہے دہلی حکومت: ریکھا گپتا

نئی دہلی، 06 اگست (یو این آئی) دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے جمعرات کے روز کہا کہ ان کی حکومت جھگیوں میں رہنے والے لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ محترمہ گپتا نے آج شالیمار باغ اسمبلی حلقے کے دورے کے دوران جے پی سیوا بستی، پیتم پورا میں نو تعمیر شدہ کمیونٹی ٹوائلٹ کا افتتاح کیا۔ تقریباً 21 لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر شدہ یہ جدید کمیونٹی ٹوائلٹ مقامی باشندوں، بالخصوص خواتین اور بچوں کے لیے صاف ستھری، محفوظ اور باوقار صفائی کی سہولیات فراہم کرے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ شالیمار باغ کی جھگی بستی میں منعقدہ عوامی اجتماع کے دوران انہوں نے ترقی اور عوامی بہبود کے جو وعدے کیے تھے، آج وہ زمین پر سچ ثابت ہو رہے ہیں۔ گزشتہ ایک سال میں علاقے میں پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لیے واٹر اے ٹی ایم، غریبوں کو سستا اور تغذیہ بخش کھانا فراہم کرنے کے لیے اٹل کینٹین، پانی کی نئی پائپ لائن، سی سی ٹی وی کیمرے، اسٹریٹ لائٹس، نالیوں کی تعمیر اور جدید کمیونٹی ٹوائلٹس جیسے متعدد ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی 50 اضافی ٹوائلٹ سیٹوں کی تعمیر کا کام بھی جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی حکومت جھگی بستیوں میں رہنے والے لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی میں غریبوں کی فلاح و بہبود سب سے پہلی ترجیح ہے اور اسی سوچ کے مطابق جھگی باسیوں کے لیے تعلیم، صحت، صفائی اور بنیادی سہولیات کی مسلسل توسیع کی جا رہی ہے۔

پروفیسر کوثر مظہری کی ادبی خدمات لائق تحسین: پروفیسر اختر الواسع

نئی دہلی، 6 اگست (یو این آئی) گوپی گنج بھدوہی سے شائع ہونے والے ادبی ماہنامہ 'سبق اردو' کے پروفیسر کوثر مظہری خصوصی نمبر کی رسم اجرا ایک باوقار ادبی تقریب میں منعقد ہوئی۔ اس رسالے کے مدیر مشہور ادیب و شاعر اور صحافی دانش الہ آبادی اور اس خصوصی شمارے کے مہمان مدیر کے طور پر ڈاکٹر خالد مبشر نے اس شمارے کو ایڈٹ کیا۔ غالب اکیڈمی میں پدم شری پروفیسر اختر الواسع نے جلسے کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ کوثر مظہری کی ادبی خدمات کا مطالعہ اس لیے ضروری ہے کہ ان کی تخلیق و تنقید نئی نسل کے لیے ایک بیش قیمت فکری سرمایہ ہے۔ ان کی شاعری، فکشن، تنقید اور ترجمہ اپنے عہد، معاشرے اور تہذیب کو سمجھنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ تقریب کو خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی پروفیسر شہپر رسول نے کہا کہ کوثر مظہری میرے چھوٹے بھائی اور دیرینہ دوست ہیں۔ ان کے سروکار علمی و ادبی ہیں اور وہ بنیادی طور پر شاعر ہیں۔ انہیں اپنی مٹی، زبان اور تہذیب سے شدید محبت ہے۔ مہمان اعزازی ڈاکٹر اشفاق احمد عارفی نے کہا کہ کوثر مظہری کی شخصیت مقناطیسی ہے۔ وہ ہر قسم کی مصنوعیت اور اوڑھی ہوئی علمیت سے پاک ہیں۔ پروفیسر شہزاد انجم نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ کوثر مظہری کی زندگی مختلف حادثات اور نامساعد حالات سے گزری ہے لیکن انھوں نے ان سانحات کو علمی اور ادبی سفر میں رکاوٹ نہیں بننے دیا۔ مہمان مقرر پروفیسر احمد محفوظ نے پروفیسر کوثر مظہری کی علمی و ادبی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی تصانیف، ان کی علمی سنجیدگی اور وسیع مطالعے کی غمازی کرتی ہیں۔ پروفیسر محمد کاظم نے پروفیسر کوثر مظہری کی شخصی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کوثر مظہری جرأت و جسارت اور بے خوفی و بے باکی کا ایک روشن استعارہ ہیں۔ انھوں نے ان کے تنقیدی تیور کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اب ہماری تنقید کوثر مظہری کی سی غیر جانب داری اور بے تعصبی سے محروم ہو چکی ہے۔ اس موقع پر نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے ڈاکٹر معین شاداب نے کوثر مظہری کی شخصیت اور فن پر مفصل روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ کوثر مظہری کی تنقید اردو کے ایک منفرد جہت سے آشنا کرتی ہے۔ استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے 'سبق اردو' کے اس خصوصی شمارے کے مہمان مدیر ڈاکٹر خالد مبشر نے کہا کہ استاد گرامی کوثر مظہری پر اس خصوصی شمارے کی ادارت سونپنے کے لیے میں رسالے کے مدیر دانش الہ آبادی کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ اس شمارے کی ادارت میرے لیے ایک بڑی سعادت ہے۔ تقریب کا اختتام ڈاکٹر خان رضوان کے اظہار تشکر پر ہوا۔ اس موقع پر سعد اللہ احسان ندوی، عبداللہ احسان اور پروفیسر محمد علیم نے نہال چشتی سے مہمانان کا استقبال کیا۔

بامبے ہائی کورٹ میں ہڑتال کر رہے ڈاکٹروں کی سخت سرزنش، ڈیوٹی پر لوٹنے کا حکم

ممبئی: بامبے ہائی کورٹ نے مہاراشٹر میں ہڑتال پر بیٹھے ریزیڈنٹ ڈاکٹروں کے معاملے کا از خود نوٹس لیتے ہوئے انہیں سخت سرزنش کی ہے اور فوری طور پر اپنی خدمات بحال کرنے کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ اگر ڈاکٹر کام پر واپس آنے سے انکار کرتے ہیں تو ان کی تنخواہیں روکی جا سکتی ہیں۔ عدالت نے یہ بھی سوال اٹھایا کہ اگر ہڑتال کے دوران میونسپل اسپتالوں میں کسی مریض کی جان چلی جاتی ہے تو اس کی ذمہ داری کون قبول کرے گا۔ مہاراشٹر میں ڈاکٹر ریاستی حکومت کے اس فیصلے کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں جس کے تحت ہومیوپیتھی ڈاکٹروں کو سرٹیفکیٹ کورس اِن ماڈرن فارماکولوجی (سی سی ایم پی) کے ذریعے ایلوپیتھک ادویات تجویز کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن (آئی ایم اے) اور ریزیڈنٹ ڈاکٹروں کا موقف ہے کہ مختصر تربیتی کورس کی بنیاد پر ہومیوپیتھی ڈاکٹروں کو ایلوپیتھی کی مشق کا اختیار دینا مریضوں کی سلامتی کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ سماعت کے دوران آئی ایم اے کے وکیلوں نے عدالت کو بتایا کہ ہومیوپیتھی ڈاکٹروں کو ایلوپیتھی پریکٹس کی اجازت دینے کے حکومتی فیصلے کے خلاف ان کی درخواست گزشتہ 12 برس سے زیر التوا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ریاستی حکومت نے 3 اگست کو ایک نئی کمیٹی تشکیل دی، لیکن کمیٹی کی کارروائی مکمل ہونے سے پہلے ہی رجسٹریشن کا عمل شروع کر دیا گیا، جس پر انہیں شدید اعتراض ہے۔ عدالت نے اس پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر بعد میں ڈاکٹروں کی درخواست منظور بھی ہو جائے، لیکن ہڑتال کے دوران درجنوں مریض جان کی بازی ہار جائیں، تو ان اموات کی ذمہ داری کون لے گا؟ ہائی کورٹ نے زور دیا کہ عوام کی جانوں کا تحفظ سب سے اہم ہے، اس لیے ڈاکٹروں کو فوری طور پر ہڑتال ختم کر کے اپنی ذمہ داریاں سنبھالنی چاہئیں۔ عدالت نے متنبہ کیا کہ اگر حکم پر عمل نہ ہوا تو تنخواہیں روکنے کا حکم جاری کیا جا سکتا ہے۔ ہائی کورٹ نے ہڑتالی ڈاکٹروں کو ہدایت دی کہ وہ دوپہر کے کھانے کے وقفے کے بعد ہی اپنے اپنے اسپتالوں میں واپس جا کر خدمات انجام دیں۔ عدالت نے یہ یقین دہانی بھی کرائی کہ وہ احتجاج کرنے والے ڈاکٹروں کے تمام قانونی اور آئینی نکات کو تفصیل سے سنے گی اور ان کی عرضی پر قانون کے مطابق فیصلہ کرے گی۔ ادھر، مہاراشٹر ایسوسی ایشن آف ریزیڈنٹ ڈاکٹرس (ایم اے آر ڈی) اور آئی ایم اے کی قیادت میں بڑی تعداد میں ڈاکٹر ممبئی کے آزاد میدان میں جمع ہوئے اور ہاتھوں میں پلے کارڈز اٹھا کر نو سی سی ایم پی کے نعرے لگائے۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ حکومت ہومیوپیتھی ڈاکٹروں کو ایلوپیتھک ادویات تجویز کرنے کی اجازت دینے والا فیصلہ فوری طور پر واپس لے۔ احتجاج کرنے والے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ محض 90 روزہ کورس کے ذریعے ہومیوپیتھی ڈاکٹروں کو ایم بی بی ایس یا ایم ڈی ڈاکٹروں کے مساوی اختیارات دینا نہ صرف طبی معیار کو متاثر کرے گا بلکہ مریضوں کی جان اور صحت کو بھی سنگین خطرات سے دوچار کر سکتا ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ حکومت اس فیصلے پر از سر نو غور کرے اور ماہرین کی رائے کی روشنی میں مناسب اقدام کرے۔

شہری و فوجی تعاون کو فروغ دے کر وکست بھارت کے وژن کو آگے بڑھا رہی ہے ٹیریٹوریل آرمی: راج ناتھ

نئی دہلی، 06 اگست (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ٹیریٹوریل آرمی کو 'شہری و فوجی تعاون' کے تصور کی ایک جیتی جاگتی مثال قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وکست بھارت کے وژن کو آگے بڑھانے میں اس کا کردار انتہائی اہم ہے۔ مسٹر سنگھ نے قومی سلامتی، قدرتی آفات میں امدادی کاموں، ماحولیاتی تحفظ اور سماجی خدمت میں فورس کے دوہرے کردار پر زور دیا۔ مسٹر سنگھ نے جمعرات کے روز یہاں وزارتِ دفاع کی پارلیمانی مشاورت کمیٹی کی میٹنگ کی صدارت کی، جس میں ٹیریٹوریل آرمی پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ سینئر حکام نے اراکین کو فورس کے کام، کردار اور کامیابیوں کے بارے میں معلومات فراہم کیں، جبکہ کمیٹی کے اراکین نے اس کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لیے تجاویز پیش کیں۔ وزیر دفاع نے کہا کہ ٹیریٹوریل آرمی تربیت یافتہ اہلکاروں کا ریزرو تیار کر کے مسلح افواج کے لیے 'سرج کیپیسٹی' (ضرورت پڑنے پر اضافی صلاحیت) فراہم کرتی ہے، جنہیں ضرورت کے وقت فوری طور پر تعینات کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہری زندگی میں واپس لوٹنے کے بعد، اس کے اراکین معاشرے اور فوج کے درمیان ایک پل کا کام کرتے ہیں اور بالخصوص نوجوانوں کو مسلح افواج میں شامل ہونے کے لیے ترغیب دیتے ہیں۔ ٹیریٹوریل آرمی کو 59 یونٹوں میں تقریباً 400,44 اہلکاروں پر مشتمل ایک تربیت یافتہ اور پرعزم فورس قرار دیتے ہوئے مسٹر سنگھ نے کہا کہ یہ قدرتی آفات کے دوران سب سے پہلے مدد پہنچانے والی فورس کے طور پر ابھری ہے۔ اس نے کیرالہ میں سیلاب، اڈیشہ میں سمندری طوفان اور حال ہی میں آسام میں آنے والے سیلاب کے دوران امدادی، بچاؤ اور طبی سہولیات فراہم کیں۔ ماحولیاتی تحفظ میں اس کے تعاون کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ٹیریٹوریل آرمی کی ایکولوجیکل ٹاسک فورس نے تقریباً 10 کروڑ پودے لگائے ہیں، جن کے زندہ رہنے کی شرح 80 سے 85 فیصد ہے۔ اس سے وزیر اعظم کے مشن لائف اور پنچ امرت کے اہداف کو حقیقت میں بدلنے میں مدد ملی ہے۔ انہوں نے جموں و کشمیر میں ہر گھر ترنگا مہم کو نئی بلندیوں تک لے جانے میں اس کے کردار کی بھی ستائش کی۔ میٹنگ میں وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ، چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل این ایس راجہ سبرامنی، آرمی چیف جنرل دھیرج سیٹھ، دفاعی سکریٹری راجیش کمار سنگھ اور دیگر سینئر حکام موجود تھے۔

طیارہ ایندھن میں ایتھنول ملانے کے منصوبے کا دعویٰ غلط: نائیڈو

نئی دہلی، 06 اگست (یو این آئی) شہری ہوابازی کے وزیر کنجراپو رام موہن نائیڈو نے جمعرات کے روز طیارہ ایندھن میں ایتھنول ملانے کے منصوبے کے دعووں کو غلط بتایا اور کہا کہ اس سے فضائی مسافروں میں غیر ضروری تشویش پیدا ہوتی ہے۔ مسٹر نائیڈو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ حکومت کی جانب سے طیارہ ایندھن میں ایتھنول ملانے کا منصوبہ ہونے کا دعویٰ "مکمل طور پر جھوٹا اور غیر ذمہ دارانہ" ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے کسی بھی منصوبے کی تجویز نہیں ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ میڈیا میں اس طرح کی خبریں آئی تھیں کہ حکومت نے طیارہ ایندھن میں ایتھنول ملانے کی اجازت دے دی ہے۔ اس کے بعد عام آدمی پارٹی کے کنوینر اروند کیجریوال نے بھی سوشل میڈیا پر کہا تھا کہ اس سے طیارے کا انجن کبھی بھی بند ہو سکتا ہے اور مسافروں کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ مسٹر نائیڈو نے واضح کیا کہ گرین ایوی ایشن فیول ایتھنول سے مختلف ہے۔ انہوں نے لکھا، "ایتھنول اور گرین ایوی ایشن فیول مکمل طور پر الگ الگ ایندھن ہیں اور انہیں ایک دوسرے کے مترادف نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ گرین ایوی ایشن فیول ایک بین الاقوامی سطح پر مصدقہ ہوابازی کا ایندھن ہے، جو بین الاقوامی شہری ہوابازی تنظیم (آئی سی اے او) کے ذریعہ تسلیم شدہ ہے اور دنیا بھر میں اپنایا گیا ہے۔

حساسیت کے ساتھ مضبوطی، اور خدمت کا حیرت انگیز سنگم تھیں سشما سوراج: ملہوترا

نئی دہلی، 06 اگست (یو این آئی) دہلی پردیش بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے صدر ہرش ملہوترا نے سابق مرکزی وزیر پدم وبھوشن محترمہ سشما سوراج کی ساتویں برسی کے موقع پر جمعرات کے روز انہیں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہندستانی سیاست کی ایسی مثال تھیں جس میں حساسیت کے ساتھ مضبوطی، اور خدمت کا حیرت انگیز سنگم تھا۔ وزیر خارجہ کے طور پر انہوں نے عوام کی خارجہ پالیسی کو نئی معنویت دی۔ محترمہ سوراج کی برسی کے موقع پر انھیں خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیئے ایک تقریب منعقد کی گئی، جس میں مسٹر ملہوترا اور رکنِ پارلیمنٹ محترمہ بانسری سوراج سمیت مختلف رہنماؤں نے انہیں گلہائے عقیدت پیش کیے۔ اس پروگرام کے بعد وسنت وہار میں وسنت ادیان میں منعقدہ ایک پروگرام میں وزیر اعلیٰ محترمہ ریکھا گپتا، مسٹر ملہوترا، دہلی اسمبلی کے اسپیکر وجیندر گپتا، محترمہ بانسری سوراج، ایم ایل اے انل شرما سمیت مختلف رہنماؤں نے محترمہ سوراج کی یاد میں ایک پیڑ ماں کے نام مہم کے تحت پودا لگایا۔ اس موقع پر محترمہ گپتا نے کہا کہ آج کا دن بہت جذباتی کرنے والا دن ہے۔ انہوں نے کہا، "محترمہ سشما سوراج کی تصویر ہمیشہ آنکھوں میں رہتی ہے اور وہ ہمیشہ سے میری آئیڈیل تھیں۔ میں سماج اور دہلی کے لیے آج جو کچھ کر پا رہی ہوں وہ ان سے ملی ترغیب اور رہنمائی کا نتیجہ ہے۔" مسٹر ملہوترا نے کہا کہ محترمہ سشما سوراج صرف ایک رہنما نہیں تھیں، وہ ہندستانی سیاست کی ایسی مثال تھیں جس میں حساسیت کے ساتھ مضبوطی، اور خدمت کا حیرت انگیز سنگم تھا۔ وزیر خارجہ کے طور پر انہوں نے عوام کی خارجہ پالیسی کو نیا معنویت دی۔ دنیا کے کسی بھی کونے میں پھنسے ہندستانی کو لگا کہ دہلی میں ان کا اپنا کوئی ہے، تو وہ نام تھا سشما سوراج۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کی وزیر اعلیٰ کے طور پر انہوں نے (محترمہ سوراج) دارالحکومت کو ترقی اور نظم و ضبط کی نئی سمت دی۔ ان کی سادہ زندگی، واضح بیانات اور پارلیمنٹ میں ان کی پرجوش تقاریر آج بھی بی جے پی کے ہر کارکن کو توانائی فراہم کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا، "آج ہمیں یہ عہد کرنا ہے کہ محترمہ سشما کے اصولوں ملک مقدم، خدمت ہی سب سے بڑا مذہب اور خواتین کا احترام کو اپنی زندگی میں اپنائیں گے۔ دہلی بی جے پی پریوار کی جانب سے میں سشما دیدی کو کروڑوں سلام پیش کرتا ہوں۔ ان کی یاد ہمیں مسلسل قومی خدمت کے لیے ترغیب دیتی رہے۔" مسٹر وجیندر گپتا نے کہا کہ سشما دیدی ایک حساس اور متحرک رہنما تھیں جنہوں نے بی جے پی کے ہزاروں کارکنوں کی تربیت کی۔ رکنِ پارلیمنٹ منوج تیواری نے کہا، "محترمہ سوراج جیسا حساس رہنما بننا آسان نہیں، میری زندگی میں ان کی خاص اہمیت ہے کیونکہ انہوں نے ہی مجھے بی جے پی سے پہلا الیکشن لڑنے کی اطلاع دی تھی اور پھر رہنمائی کی تھی۔"

خستہ حال نظام کا خمیازہ دہلی کے عوام بھگت رہے ہیں، ہر بارش کے ساتھ بہہ جاتے ہیں حکومت کے دعوے: ڈاکٹر نریش کمار

نئی دہلی، 06 اگست (یو این آئی) دہلی پردیش کانگریس کے ترجمان ڈاکٹر نریش کمار نے دارالحکومت میں بارش کے بعد مختلف علاقوں میں پانی جمع ہونے پر ریاستی حکومت پر شدید حملہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہر بارش کے ساتھ ہی حکومت کے بڑے بڑے دعوے پانی میں بہہ جاتے ہیں، جبکہ عوام کو بدحال نظام کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر نریش کمار نے کہا کہ تعمیرات عامہ کے وزیر پرویش صاحب سنگھ سوشل میڈیا پر منتخب تصاویر اور ویڈیوز دکھا کر اپنی حکومت کی کامیابیوں کی تشہیر میں مصروف ہیں، لیکن دہلی کی حقیقی صورتحال اس سے بالکل مختلف ہے۔ دارالحکومت کی تقریباً 700,1 غیر مجاز کالونیاں پانی جمع ہونے سے متاثر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صرف غیر مجاز کالونیاں ہی نہیں، بلکہ دہلی کے متعدد دیہات بھی پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ہرن کودنا، باپرولا، منڈکا، گھیوڑا سمیت کئی دیہی علاقوں میں لوگوں کی عام زندگی متاثر ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ آج آئی ٹی او، دہلی ہائی کورٹ کے اطراف، انڈیا گیٹ، بی ڈی مارگ، اروندو مارگ، نجف گڑھ روڈ، سنگم وہار، مہیپال پور، دھولا کنواں، منٹو برج، کشمیری گیٹ کے نچلے حصوں اور یمنا کے کنارے واقع علاقوں میں بھی پانی بھرنے کی صورتحال دیکھنے کو ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اگر صرف منتخب تصاویر دکھا کر اپنی پیٹھ تھپتھپائے گی، تو اس سے دہلی والوں کی پریشانیاں کم نہیں ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت لوگوں کے مسائل کا حل نکالنے کے بجائے ان کے زخموں پر نمک چھڑکنے کا کام کر رہی ہے۔

اساتذہ کیلئے جدید طریقہ تدریس وقت کا اہم تقاضہ: پروفیسر محمد گلریز

علی گڑھ: 6اگست (پی این ایس) مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اردو اساتذہ (سی پی ڈی یو ئی، اردو اکادمی)، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ کے زیر اہتمام اردو اساتذہ کے لیے ہفت روزہ ریفریشر کورس 5 تا 13 اگست کے افتتاحی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے سابق وائس چانسلر، اے ایم یو پروفیسر محمد گریز نے شرکت کی جب کہ مہمان اعزازی کے طور پر ڈائریکٹوریٹ آف اسکول ایجو کیشن کی ڈائریکٹر پروفیسر قدسیہ تحسین موجود تھیں۔ مرکز پیشہ وارانہ فروغ برائے اردو اساتذہ کے ڈائرکٹر پروفیسر زبیر شاداب خان نے میزبانی کی۔ ''جدید طریقہ تدریس'' کے موضوع پر آراستہ ہفت روزہ ریفریشر کورس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر محمد گلریز نے کہا کہ ریفریشر کورسز کے انعقاد سے اساتذہ کو نئی روشنی اور نئی توانائی حاصل ہوتی ہے۔ اردو اساتذہ کے لیے جدید طریقہ تدریس پر مبنی مختلف تربیتی پروگراموں کا انعقاد وقت کا تقاضہ بھی ہے اور ہماری ضرورت بھی۔ اس طرح کے تربیتی پروگراموں سے اردو کے اساتذہ اردو زبان وادب کی تدریس کے جدید طریقہ کار سے واقف ہوں گے اور وہ اپنے اسکولی طلبا و طالبات کے لیے بہتر تعلیم و تربیت کی فضا ہموار کرسکیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عہد حاضر میں یہ ممکن ہی نہیں کہ جدید تدریسی معلومات حاصل کیے بغیر کوئی بھی استاذ ایک بہتر اور موثر طریقہ تعلیم پیش کر سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس ریفریشر کورس میں مختلف ماہرین کے لیکچرز اور جدید معلومات سے اردو زبان وادب کے اساتذہ کو ایک نئی راہ ملے گی۔ پروفیسر قدسیہ تحسین نے اس موقع پر اظہار امید کرتے ہوئے کہا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے وابستہ 10 اسکولوں کے اردو اساتذہ کے لیے منعقدہ اس ریفریشر کورس سے ایک مثبت نتیجہ برآمد ہوگا اور اردو جیسی بڑی زبان کے اسباق کی تدریس کے لیے ہمارے اساتذہ از سرنو تازہ دم ہوں گے۔

پروفیسر زبیر شاداب خان نے اپنے تعارفی کلمات میں ہفت روزہ ریفریشر کورس کے انعقاد کے لیے وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ان کی خصوصی دلچسپی کے سبب ہی ہم اردو اکادمی کی اصل کارکردگی کو عملی جامہ پہنانے کی سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اردو اساتذہ کے لیے موثر تدریسی طریقہ تعلیم اور نصابات تعلیم کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے آف لائن کے ساتھ ساتھ آن لائن تربیتی پروگراموں کے انعقاد کا بھی ہمارا منصوبہ ہے۔ واضح رہے کہ اس ہفت روزہ پروگرام کے انعقاد میں وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون اور رجسٹرار پروفیسر عاصم ظفر کی خصوصی رہنمائی و حوصلہ افزائی شامل رہی۔ اس ریفریشر کورس میں اے ایم یو گرلز اسکول، راجہ مہندر پرتاپ سنگھ اے ایم یو سٹی اسکول، عبداللہ اسکول، سینئیر سیکنڈری اسکول گرلز، سید حامد سینئیر سیکنڈری اسکول (بوائز)، اے ایم یو اے بی کے ہائی اسکول (گرلز)، ایس ٹی ایس اسکول (منٹو سرکل)، اے ایم یو اے بی کے ہائی اسکول (بوائز)، اے ایم یو سٹی گرلز ہائی اسکول، احمدی اسکول فار ویژولی چیلنجڈ کے کل میں اساتذہ شریک ہورہے ہیں۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز ڈاکٹر عرفان احمد کے تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض معروف ادیب و شاعر ڈاکٹر مشتاق صدف نے بحسن وخوبی انجام دیے جب کہ ڈاکٹر رفیع الدین نے مہمان خصوصی، مہمان اعزازی اور اساتذہ کا شکریہ ادا کیا۔

اے ایم یو کی تاریخ سے متعلق کتاب کا نامور مؤرخ پروفیسر عرفان حبیب کے بدست اجراء

علی گڑھ، 6اگست: ممتاز مؤرخ اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پروفیسر ایمیریٹس پروفیسر عرفان حبیب نے آج سر سید اکیڈمی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں منعقدہ ایک تقریب کے دوران ڈاکٹر شمیم اختر، ڈائریکٹر، مرکز برائے تعلیم بالغاں کی تصنیف ''علی گڑھ مسلم یونیورسٹی: اے ہسٹری'' کا اجراء پرو وائس چانسلر پروفیسر محمد محسن خان اور دیگر معزز شخصیات کے ہمراہ کیا۔ اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے بھی تقریب میں شرکت کی اور مصنف کو مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر پروفیسر عرفان حبیب نے اظہار خیال کرتے ہوئے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے قیام سے متعلق مختلف واقعات بیان کئے اور تقسیم ہند کے دور میں یونیورسٹی کی بقاء اور تحفظ کے سلسلہ میں حکومت ہند کی کاوشوں کی بطور خاص ستائش کی۔ انھوں نے کہا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی تاریخ مختلف پہلوؤں سے لکھی گئی ہے تاہم یہ تصنیف اس اعتبار سے اہم ہے کہ اس میں یونیورسٹی کے کردار اور انتظام وانصرام کے پہلوؤں کا جامع احاطہ کیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ جہاں ایک طرف ملک کی تعمیر وترقی میں اے ایم یو کی گرانقدر خدمات ہیں تو دوسری طرف تقسیم ہند کے بعد یونیورسٹی کو بچانے اور اسے فروغ دینے کا کام مرکزی حکومت نے کیا جس کا بطور خاص اعتراف کیا جانا چاہئے۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو نے یونیورسٹی کی قومی اہمیت کو محسوس کیا اور وہ یہاں متعدد بار آئے۔ انھوں نے کہا کہ یہ تصنیف علی گڑھ کا مطالعہ ہے، جس میں یونیورسٹی کی ترقی کے مختلف مراحل کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اپنے صدارتی کلمات میں سابق قائم مقام وائس چانسلر پروفیسر محمد گلریز نے کہا کہ اے ایم یو کے قیام اور اس کی ترقی میں بے شمار افراد نے قربانیاں دی ہیں، جس کے سرخیل سرسید احمد خاں تھے۔ انھوں نے کہا کہ علی گڑھ تحریک کا امتیاز یہ ہے کہ اس نے ہر محاذ پر پہل کی اور خشت اوّل رکھ کر ملک میں جدید تعلیم کی توسیع کا کارنامہ انجام دیا۔ اے ایم یو میں 1938 میں ویمنس کالج قائم ہوا جب کہ دہلی میں لڑکیوں کے متعدد معروف کالجز اس کے بعد قائم ہوئے۔

کانوڑیوں کے راستوں سے گریز کریں: دارالعلوم دیوبند

اس وقت ہندوستان میں 'کانوڑ یاترا' زوروں پر ہے۔ کانوڑ یاترا کے دوران کئی مقامات سے تصادم کی خبریں بھی سامنے آئی ہیں۔ کہیں کانوڑیوں نے پولیس کی پٹائی کی ہے، تو کہیں اسٹوڈنٹس کی گاڑی پر کانوڑیوں نے حملہ کیا ہے۔ کانوڑ یاترا کی وجہ سے کئی مقامات پر ٹریفک جام کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جس سے کئی بار تصادم والے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس درمیان سہارنپور واقع مشہور تعلیمی ادارہ دارالعلوم دیوبند نے اپنے طلبا کی سکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے ایک اہم پیش رفت کی ہے۔ دارالعلوم دیوبند نے چل رہی کانوڑ یاترا کے پیش نظر اپنے طلبا کے لیے خصوصی ایڈوائزری جاری کی ہے۔ ادارہ طلبا سے کہا ہے کہ وہ احتیاطاً کانوڑ یاترا والے راستوں اور بھیڑ بھاڑ والے علاقوں میں بلاضرورت جانے سے پرہیز کریں۔ بدھ کی شام جاری تحریری حکم میں ہاسٹل انچارج مولانا اشرف عباس نے کہا کہ یہ ایڈوائزری طلبا کی سکیورٹی یقینی بنانے اور سالانہ کانوڑ یاترا کے دوران ڈسپلن بنانے رکھنے کے مقصد سے جاری کی گئی ہے۔ ایڈوائزری میں طلبا کو خاص طور سے کانوڑ والے راستوں اور جی ٹی روڈ پر غیر ضروری آمد ورفت سے بچنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ اگر کوئی بہت ضروری کام ہو، تو باہر جایا جا سکتا ہے، لیکن احتیاط کے ساتھ۔ دارالعلوم دیوبند نے ہدایت دی ہے کہ ضروری سفر کرنے والے طلبا صرف ریزرو ریلوے کوچ میں ہی سفر کریں اور اپنے ساتھ دارالعلوم کی طرف سے جاری شناختی کارڈ ہمیشہ رکھیں۔ جاری ایڈوائزری میں یہ بھی ذکر موجود ہے کہ سورج غروب ہونے کے بعد بغیر ادارہ کا شناختی کارڈ دکھائے کسی بھی طالب علم کو دارالعلوم کے احاطہ میں داخلے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

والمیکی بستی کے باشندگان نے نگر پالیکا پریشد دیوبند کے چیئرمین کو میمورنڈم سونپا

دیوبند، 6/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کی والمیکی بستی کے باشندگان نے وارڈ ممبر راہل والمیکی کی سربراہی نگر پالیکا پریشد دیوبند کے چیئرمین وپن گرگ سے ملاقات کر مختلف مسائل کے حل کو ایک میمورنڈم سونپا۔ دئے گئے میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ برسات کے دوران بستی میں پانی بھر جاتا ہے جس کے سبب انہیں شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، پانی اترنے تک وہ اپنے گھروں میں قید ہو کر رہ جاتے ہیں ساتھ ہی بچوں کو اسکول سے چھٹی دلانی پڑتی ہے، میمورنڈم میں بستی میں 10 میٹر تک نالا تعمیر کرائے جانا کا مطالبہ کیا، ساتھ ہی بستی کی تین سڑکوں کو تعمیر کرائے جانے کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ چیئرمین وپن گرگ نے لوگوں کو سڑک اور نالا تعمیر کرائے جانے کی یقین دہانی کرائی۔ میمورنڈم دینے والوں میں اویناش والمیکی، روہت والمیکی، روبن، سریش چوہان، راجیندر، سنیل، شبھم، رونق اور اجے وغیرہ شامل تھے۔

ہائی کورٹ کا غلط سوالوں کے خلاف سخت ایکشن

ٹی جی ٹی امتحان میں اب نہیں ہوگی غلطی، کمیشن نے طلب کیا حلف نامہ

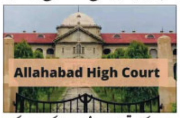

پریاگراج: 6اگست (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ۔ ٹی جی ٹی انگلش امتحان میں بڑی تعداد میں غلط سوالات کے معاملے نے اب قانونی موڑ لے لیا ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے اس لاپرواہی کو انتہائی سنگین سمجھتے ہوئے واضح طور پر اشارہ دیا ہے کہ مقابلہ جاتی امتحانات میں طلبہ کے مستقبل کے ساتھ کوئی سمجھوتہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ عدالت نے امتحان کرانے والے کمیشن کے سکریٹری اور کنٹرولر امتحانات کو طلب کرتے ہوئے تحریری ضمانت طلب کی کہ آئندہ ایسی غلطیاں نہیں دہرائی جائیں گی۔ یہ کیس ٹی جی ٹی انگلش امتحان سے متعلق ہے، جس میں تقریباً 25 فیصد سوالات پر اعتراضات اٹھائے گئے تھے۔ مسابقتی امتحانات میں جہاں ہر ایک نمبر امیدوار کے رینک اور سلیکشن کا تعین کرتا ہے، ہائی کورٹ نے اتنے بڑے پیمانے پر ہونے والی غلطی کو انتہائی سنگین غفلت قرار دیا۔ چنانچہ عدالت نے سخت موقف اختیار کرتے ہوئے کمیشن سے وضاحت طلب کی ہے۔ سماعت کے دوران ہائی کورٹ نے کمیشن کے سکریٹری اور کنٹرولر امتحانات کو ذاتی طور پر پیش ہونے کی ہدایت کی۔ عدالت نے سوال کیا کہ سوالیہ پرچوں کی تیاری اور جانچ کے عمل میں اتنی بڑی غلطی کیسے ہوسکتی ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ محض زبانی یقین دہانیاں کافی نہیں ہوں گی۔ کمیشن کو ایک حلف نامہ داخل کرنا ہوگا اور تحریری یقین دہانی کرانی ہوگی کہ مستقبل میں ہونے والے مقابلہ جاتی امتحانات میں غلط سوالات شامل نہیں کیے جائیں گے۔ ہائی کورٹ نے کمیشن سے کہا ہے کہ وہ نہ صرف حلف نامہ پیش کرے بلکہ ایک تفصیلی ایکشن پلان بھی پیش کرے۔ عدالت جاننا چاہتی ہے کہ مستقبل میں غلطیوں سے پاک سوالیہ پرچے کی تیاری کو یقینی بنانے کے لیے کیا ٹھوس اقدامات کیے جائیں گے۔ اس کے تحت حلف نامے میں تمام پہلوؤں جیسا کہ سوالیہ پرچہ ترتیب دینے والوں کی جوابدہی، ملٹی لیول تصدیقی نظام اور حتمی تصدیقی عمل کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ عدالت نے تسلیم کیا کہ بھرتی کے امتحانات میں اس طرح کی غلطیاں امیدواروں کے مستقبل کو براہ راست متاثر کرتی ہیں۔ اکثر، پیپر کی غلطیوں، پیپر لیک ہونے یا دیگر تنازعات کی وجہ سے بھرتی کا عمل برسوں سے رک جاتا ہے، جس سے ہزاروں امیدواروں کو نقصان ہوتا ہے۔ اس پس منظر میں ہائی کورٹ نے کہا کہ امتحانی نظام میں احتساب اور شفافیت کو یقینی بنانا کمیشن کی ذمہ داری ہے اور کسی بھی سطح پر لاپرواہی ناقابل قبول ہے۔ ہائی کورٹ نے اگلی سماعت یکم ستمبر کو مقرر کی ہے۔ اس تاریخ کو کمیشن کے سکریٹری اور امتحانات کے کنٹرولر کو دوبارہ عدالت میں پیش ہونا ہوگا۔ انہیں ایک تحریری حلف نامہ اور مستقبل میں غلطی سے پاک سوالیہ پرچوں کو یقینی بنانے کے لیے ایک ایکشن پلان بھی جمع کرنے کی ضرورت ہوگی۔

صفائی ملازمین نے بلاک صدر کے شوہر وجے تیاگی کو میمورنڈم سونپا

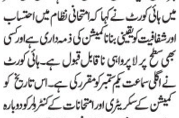

دیوبند، 6/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) اتر پردیش حکومت کی جانب سے بلاک صدر کو ایڈمنسٹریٹر مقرر کئے جانے کے بعد، صفائی ملازمین نے بلاک صدر کے شوہر وجے تیاگی کو مبارکباد دی اور مختلف مسائل کے حوالے سے ایک میمورنڈم سونپا۔ صفائی ملازمین کے ذریعہ دئے گئے میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ بلاک صدر کو ایڈمنسٹریٹر کے طور پر مقرر کرنے سے دیوبند علاقہ کے مختلف گاؤں میں تعمیری و فلاحی اسکیموں کو رفتار مل جائیگی، میمورنڈم میں علاقے میں رکے ہوئے ترقیاتی منصوبے جلد مکمل کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس دوران دیوبند بلاک پرمکھ کے شوہر وجے تیاگی نے اس بات پر زور دیا کہ دیہی علاقوں میں صفائی ستھرائی کو برقرار رکھنے میں صفائی ملازمین ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں، اور اس لئے ان کے مسائل کو حل کرنا ان کی ترجیح ہے۔

تعلیم کا معیار مزید بہتر بنانا ہوگا، قاضی شوکت حسین

اسلامیہ کالج میں ادیب سہیل اقبال کے اعزاز میں ایک پروقار تقریب کا انعقاد

سہارنپور (احمد رضا) اسلامیہ انٹر کالج سہارنپور میں معروف شاعر، اردو زبان و ادب کی ترویج و ترقی کے لیے گراں قدر خدمات انجام دینے والے سہیل اقبال کے اعزاز میں ایک پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں علمی، ادبی، تعلیمی اور سماجی حلقوں سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات، اساتذہ کرام، اور ادب سے وابستہ افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تقریب میں سہیل اقبال صاحب کو کالج کے بانی شہید نیاز محمد خان ایڈوکیٹ کے نام منسوب ایوارڈ اور شال پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں درپیش چیلنجز اور ان کے موثر حل پر بھی سیر حاصل گفتگو کرنا تھا اعزاز کالج کے اسسٹنٹ منیجر قاضی شوکت حسین، پرنسپل ڈاکٹر غفران عالم، استاد شاعر ڈاکٹر جمیل مانوی، سینئر صحافی ڈاکٹر شاہد زبیری اور آصف شمسی نے مشترکہ طور پر پیش کیا تقریب کی صدارت پرنسپل ڈاکٹر غفران عالم نے کی، جبکہ نظامت کے فرائضِ اسلامیہ ڈگری کالج کے اسسٹنٹ پروفیسر شعیب اسلام فردوسی نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دئے، شعیب اسلام فردوسی نے کہا کہ سہیل اقبال پیشے کے اعتبار سے انجینئر ہیں مگر دل سے شاعر ہیں، شاہد زبیری نے شاعر کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ وہ گزشتہ ۳۰/سال سے ریاض میں بطور انجینئر کام کے ساتھ ساتھ اردو زبان و ادب کی ترویج میں بھی سرگرم ہیں، سہل اقبال کا پہلا شعری مجموعہ ۲۰۱۸ میں شائع ہوا جبکہ دوسرا مجموعہ ۲۰۲۵ میں منظر عام پر آیا، جسے ادبی حلقوں میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے معروف ماہر تعلیم اور سماجی رہنما قاضی شوکت حسین نے کہا کہ اگر ہم حقیقی معنوں میں قوم کا مستقبل روشن بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے تعلیمی نظام میں بنیادی اصلاحات لانا ہوں گی۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے روایتی رٹے پر مبنی نظام کی جگہ عملی اور فہم پر مبنی تعلیم کو ہر سطح پر نافذ کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ آج دنیا تیزی سے بدل رہی ہے، مصنوعی ذہانت، جدید ٹیکنالوجی، سائنسی ترقی اور ڈیجیٹل معیشت کے اس دور میں وہی قومیں ترقی کر رہی ہیں جو اپنے طلبہ کو صرف معلومات نہیں بلکہ سوچنے، سمجھنے، تحقیق کرنے، سوال کرنے اور مسائل کا حل تلاش کرنے کی صلاحیت فراہم کر رہی ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں تعلیم کا محور اکثر امتحانات میں نمبر حاصل کرنا بن چکا ہے، جبکہ اصل مقصد ایک باکردار، باشعور، باصلاحیت اور خود اعتماد انسان کی تربیت ہونا چاہیے انہوں نے کہا کہ طلبہ میں تنقیدی سوچ، تخلیقی صلاحیت، مسئلہ حل کرنے کی مہارت، موثر ابلاغ، تحقیق کا جذبہ اور ٹیم ورک جیسی بنیادی صلاحیتیں پیدا کرتی ہے۔ جب طالب علم کسی مضمون کو صرف کتاب میں پڑھنے کے بجائے عملی طور پر سمجھتا اور تجربات کے ذریعے سیکھتا ہے تو اس کا علم دیرپا، موثر اور زندگی بھر کارآمد رہتا ہے قاضی شوکت حسین نے مزید کہا کہ اساتذہ کو بھی بدلتے ہوئے دور کے تقاضوں کے مطابق اپنی تدریسی حکمت عملی میں جدت لانی ہوگی۔ کلاس روم کو صرف لیکچر تک محدود رکھنے کے بجائے اسے مکالمے، عملی سرگرمیوں، تحقیقی منصوبوں، سائنسی تجربات، گروپ ورک اور جدید تدریسی ذرائع سے آراستہ کرنا ہوگا تاکہ طلبہ محض کتابی علم تک محدود نہ رہیں بلکہ عملی زندگی کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے قابل بن سکیں انہوں نے حکومت، تعلیمی اداروں، اساتذہ اور والدین پر زور دیا کہ وہ مل کر ایسا تعلیمی ماحول تشکیل دیں جہاں طلبہ کو سوال پوچھنے، نئی راہیں تلاش کرنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے بھرپور مواقع میسر آئیں۔ ان کے بقول تعلیم کا اصل مقصد صرف ڈگری حاصل کرنا نہیں بلکہ ایک ذمہ دار، بااخلاق، باشعور اور مفید شہری کی تشکیل ہے، جو معاشرے اور ملک کی ترقی میں موثر کردار ادا کر سکے۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ اسلامیہ انٹر کالج جیسے ادارے اگر عملی تعلیم، کردار سازی اور تحقیقی سوچ کے فروغ کو اپنی ترجیحات میں شامل کریں تو یہ ادارے مستقبل کے ایسے نوجوان تیار کر سکتے ہیں جو نہ صرف ہندوستان بلکہ عالمی سطح پر بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا سکیں۔ انہوں نے سہیل اقبال کی ادبی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کی شاعری معاشرتی شعور، اخلاقی اقدار اور انسان دوستی کا خوبصورت امتزاج ہے، جس سے نئی نسل کو رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ انہیں نے شاعر سہیل اقبال کو ادارے کے لیے باعث فخر قرار دیا۔

ڈاکٹر جمیل مانوی نے کہا سہیل اقبال کی شاعری میں کلاسیکی روایت اور جدید شعری رجحانات کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ سہیل اقبال نے اعزاز پر تقریب منعقد کرنے پر اسلامیہ انٹر کالج کی انتظامیہ، اساتذہ اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی ادیب کے لیے اس سے بڑا اعزاز نہیں ہوسکتا کہ اس کی ادبی کاوشوں کو تعلیمی اداروں میں سراہا جائے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ آئندہ بھی اردو زبان وادب کی خدمت اور نوجوان نسل کی فکری و ادبی رہنمائی کے لیے اپنی کاوشیں جاری رکھیں گے۔ انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے طالب علمی کے زمانے کی یادیں تازہ کی اور اپنے کچھ اشعار بھی پیش کئے۔

آنا نہیں تھا مجھ کو مگر آ گیا ہوں میں
پہونچا دے اس کو کوئی خبر آ گیا ہوں میں
رکھ دے اٹھا کے طاق پر آپس کے اختلاف
رکھنے دے اپنے شانے پہ سر آ گیا ہوں میں
اس نے بھی صاف کردی ہے اب آئنے سے دھول
اسکو جو مل گئی ہے خبر آ گیا ہوں میں

صدرِ تقریب ڈاکٹر غفران عالم نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسلامیہ انٹر کالج ہمیشہ معیاری تعلیم، مثبت ہم نصابی سرگرمیوں اور ادبی وفکری ماحول کے فروغ کے لیے کوشاں رہا ہے۔ انہوں نے سہیل اقبال کی کی آمد کو کالج کے لیے اعزاز قرار دیا۔ شعیب اسلام فردوسی نے آخر میں نے کہا کہ ادب کسی بھی معاشرے کی تہذیبی شناخت ہوتا ہے۔ سہیل اقبال نے اپنی شاعری کے ذریعے نہ صرف اردو ادب کو تقویت دی بلکہ نوجوان نسل میں مطالعے، تخلیقی اظہار اور مثبت فکر کو فروغ دینے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

بلند شہر میں تین سرکاری کالجوں کے بچوں کو ملے گا ''منی انڈور اسٹیڈیم'' کا تحفہ

تینوں کالجوں میں 14.76 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کا کام جاری: ڈاکٹر ونے کمار

بلند شہر 6/ اگست (پریس ریلیز) گورنمنٹ انٹر کالجوں میں زیر تعلیم طلباء کو نہ صرف معیاری تعلیم بلکہ ان ڈور گیمز کی تربیت بھی حاصل ہوگی۔ ضلع کے تین سرکاری کالجوں میں منی انڈور اسٹیڈیم کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے۔ ان ڈور اسٹیڈیم کی تعمیر جلد مکمل کر لی جائے گی جس سے طلباء کو اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ کھیلوں میں اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کا موقع ملے گا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی کوششوں نے ان اسکولوں کے اندرونی معیار اور جدید سہولیات کو کانوینٹ اسکولوں کے برابر لاکر کھڑا کردیا ہے ۔ ریاست میں سرکاری اسکولوں کا بنیادی ڈھانچہ اور تعلیمی معیار ایک نئے دور میں داخل ہوگیا ہے۔ بنیادی تعلیم میں آپریشن کایا کلپ اور ثانوی تعلیم میں پروجیکٹ النکار تیزی سے اسکول کے منظر نامے کو بدل رہے ہیں۔ پروجیکٹ النکار کے تحت بلند شہر کے گورنمنٹ انٹر کالج، گورنمنٹ گرلز انٹر کالج اور پنڈت دین دیال اپادھیائے گورنمنٹ انٹر کالج ٹیتھلا میں چھوٹے انڈور اسٹیڈیم بنائے جا رہے ہیں۔ تینوں کالجوں میں منی انڈور اسٹیڈیم کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے۔ ایک منی انڈور اسٹیڈیم کی تعمیر پر 4.92 کروڑ روپے لاگت آئے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ تینوں کالجوں میں منی انڈور اسٹیڈیم پر 14.76 کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے۔ منی انڈور اسٹیڈیم سرکاری اسکولوں کے طلباء کو نجی اسکولوں کی طرح بہتر تعلیم اور کھیلوں کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے بنائے جا رہے ہیں۔ ان اسٹیڈیم میں باکسنگ، ریسلنگ، جوڈو، کبڈی، شطرنج، لڈو، کیرم، ویٹ لفٹنگ، والی بال، نیٹ بال، باسکٹ بال، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس اور لان ٹینس کی سہولیات موجود ہوں گی۔ ڈی آئی او ایس ڈاکٹر ونے کمار نے بتایا کہ مذکورہ اسٹیڈیم کی تعمیر سے ضلع کے بچوں کو انڈور گیمز کی تیاری میں بھی مدد ملے گی۔ حکومت کی طرف سے کوچ ملنے کا امکان ہے۔ اگر نہیں ملتے ہیں تو کالج اپنے وسائل سے یا غیر سرکاری تنظیموں کی مدد سے کوچ کی خدمات حاصل کرے گا تاکہ وہاں طلباء کی تربیت کے لیے بہتر سہولیات کو یقینی بنایا جا سکے۔

ایودھیا پہنچے برج بھوشن سنگھ کا زوردار استقبال، ہوائی اڈے سے لے کر ہنومان گڑھی تک امنڈا عوامی سیلاب

ایودھیا: 6اگست (پی این ایس) خاتون پہلوانوں کے جنسی استحصال معاملہ میں دہلی کی راؤز ایونیو کورٹ سے بری ہونے کے ایک دن بعد سابق ایم پی برج بھوشن شرن سنگھ جمعرات کو ایودھیا پہنچے۔ دہلی سے ایودھیا کے مہارشی والمیکی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر اترنے کے بعد ان کا حامیوں نے ہار پہنا کر اور زوردار نعروں کے ساتھ شاندار استقبال کیا۔ اس دوران ''شیر آیا، شیر آیا'' کے نعرے پورے جلوس میں گونجتے رہے اور تقریباً 100 گاڑیوں پر مشتمل ان کے قافلے نے ایودھیا لکھنؤ ہائی وے پر بڑے پیمانے پر جام کے حالات بن گئے۔ ہوائی اڈے سے شاہراہوں پر لگا لوگوں کا ہجوم: برج بھوشن شرن سنگھ جیسے ہی ایودھیا ہوائی اڈے پر پہنچے، حامیوں کے ایک بڑے ہجوم نے ہار پہنائے اور مبارکبادی گیتوں سے ان کا استقبال کیا۔ ہوائی اڈے سے نکلنے کے بعد ان کا قافلہ پریاگ راج ہائی وے اور لکھنؤ ہائی وے سے گزرا۔ ہزاروں حامیوں اور چار پہیہ گاڑیوں نے سڑکوں پر قطاریں لگا دیں، جس سے دونوں شاہراہوں پر کئی مقامات پر بڑے پیمانے پر ٹریفک جام ہوگیا، جس سے ٹریفک میں شدید خلل پڑا۔ سابق ایم پی کو کھلی جیپ سے لوگوں کا استقبال کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ ہنومان گڑھی میں درشن کے بعد وہ ستیہ میو جیتے ریلی کے لیے روانہ: ایودھیا پہنچنے کے بعد برج بھوشن شرن سنگھ نے سب سے پہلے مشہور ہنومان گڑھی مندر کا درشن کیا اور آشیرواد حاصل کیا۔ اس کے بعد وہ گونڈہ کے نندنی نگر میں منعقدہ ستیہ میو جیتے ریلی میں شرکت کیلئے روانہ ہوگئے۔ اس ریلی کو برج بھوشن کے کورٹ سے بری ہونے کے بعد ہونے والے پہلے عوامی تقریب کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ جس کی سیاسی اہمیت بھی کافی زیادہ مانی جا رہی ہے۔ پرتیک بھوشن شرن سنگھ نے کیا عظیم الشان ریلی کا اہتمام: اس موقع پر برج بھوشن شرن سنگھ کے بیٹے اور ایم ایل اے پرتیک بھوشن شرن سنگھ نے کہا کہ ان کے والد کو عدالت نے بری کردیا ہے اور اس خوشی کے موقع کو منانے کے لیے ان کے حامیوں کی طرف سے اس عظیم الشان استقبال اور زبردست ریلی کا انعقاد کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عوام کا احسان ہے اور اسی اعتماد کے ساتھ عوام کی خدمت جاری رکھیں گے۔ شاندار استقبال نے واضح کردیا کہ علاقے میں برج بھوشن کی مقبولیت میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔

جتن سروپ ڈگری کالج میں سروائیکل کینسر سے متعلق آگاہی پروگرام کا انعقاد

وومن ویلفیئر فائونڈیشن کے زیر اہتمام منعقد پروگرام میں سروائیکل کینسر کی جانکاری دی

بلند شہر 6/اگست (پریس ریلیز) آج جمعرات کو سکندرآباد کے محلہ کایستھ واڑہ واقع جتن سروپ ڈگری کالج میں سروائیکل کینسر سے متعلق آگاہی کے حوالے سے وومن ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام 'آنندی ماں ایک جیون بچاؤ ابھیان' (کینسر فری سال 2026-27) (صوبائی سطحی مہم) کے موضوع پر ایک لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی ڈاکٹر راج شری کھتری (فاؤنڈر آف لائف کیئر ہاسپٹل سکندرآباد) نے طلباء کو سروائیکل کینسر کی وجوہات، علامات اور بچاؤ کے طریقوں کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ انہوں نے باقاعدگی سے چیک اپ اور ویکسی نیشن کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ طلباء نے اس آگاہی پروگرام کو خوب سراہا۔ پروگرام کی کوآرڈینیٹر ڈاکٹر آبھا دیوی نے ڈاکٹر راج شری کی طرف سے فراہم کردہ معلومات کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے طلباء کو فراہم کردہ معلومات کو عملی جامہ پہنانے کی ترغیب بھی دی۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر گیتا شیخاوت نے بحسن وخوبی انجام دیے۔ یہ پروگرام خواتین کمیٹی کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا۔ جس میں کمیٹی کے تمام اراکین ڈاکٹر شوبھیتا شرما، انجلی سنگھ، ندھی سارسوت اور ڈاکٹر انکت کمار ورما (خصوصی مدعو) کے ساتھ کالج کا دیگر عملہ بھی موجود تھا۔

28 گھنٹے بعد نوجوان کی لاش علی گڑھ کی حدود میں گنگ نہر سے برآمد

بلند شہر 6/اگست (پریس ریلیز) پہاسو تھانہ علاقے میں گنگ نہر میں چھلانگ لگانے والے 30 سالہ نوجوان پرشانت شرما کی لاش تقریباً 28 گھنٹے بعد علی گڑھ ضلع کی حدود میں نہر میں تیرتی ہوئی برآمد ہوئی ہے۔ لاش کی تلاش کے لیے گزشتہ 28 گھنٹوں سے مسلسل ریسکیو آپریشن جاری تھا۔ اطلاع ملنے پر پہاسو تھانہ پولیس، غوطہ خوروں اور پی اے سی کی ریسکیو ٹیم نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے نوجوان کی لاش نہر سے باہر نکالی۔ لاش ملنے کی خبر سنتے ہی اہل خانہ میں کہرام مچ گیا اور روتے بلکتے لواحقین کا برا حال ہوگیا۔ موقع پر نائب تحصیلدار خورجہ لوین کمار اور پہاسو تھانہ انچارج بھاری پولیس فورس کے ساتھ موجود رہے۔ ضروری قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد پولیس نے لاش کو اپنی تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ پولیس کے مطابق واقعے کے تمام پہلوؤں کی جانچ کی جا رہی ہے اور پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد مزید قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

’گھُمنتو وکاس بورڈ‘ سے بدلے گی خانہ بدوش برادری کی تقدیر

وزیراعلیٰ یوگی نے گھُمنتو وکاس بورڈ کو بتایا ترقی کی نئی کڑی، ہر طبقے کو یکساں مواقع دینے پر زور

لکھنؤ:۶؍اگست۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ 2014 میں وزیراعظم نریندر مودی نے ہم وطنوں سے کہا تھا کہ سرکاری اسکیموں کا فائدہ معاشرے کے ہر طبقے کو بلاتفریق پہنچایا جائے گا۔ ان کا ’سب کا ساتھ، سب کا وکاس‘ کا منتر آج سماج کے ہر طبقے کی ترقی کا باعث بنا ہے۔ گھُمنتو وکاس بورڈ ترقی کی اس کہانی کا ایک نیا باب ہے۔ وزیر اعظم کے ویژن کے مطابق ڈبل انجن والی حکومت خانہ بدوش اور آزاد ذاتوں کو باوقار زندگی کا حق فراہم کرے گی۔ وہ اب گھر گھر بھٹکنے پر مجبور نہیں ہوں گے۔ ہم سب مل کر مین اسٹریم سوسائٹی کے ساتھ مل کر اس مہم کو آگے بڑھائیں گے۔ وزیر اعلیٰ آج یہاں گھُمنتو وکاس بورڈ کی تشکیل کے لیے آزاد اور خانہ بدوش قبیلہ کی جانب سے منعقد کیے گئے تشکر اور تہنیتی پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ انگریزوں نے ملک میں خانہ بدوش ذاتوں کو مجرمانہ قبائل کے طور پر درجہ بندی کی تھی اور 1871 میں انہیں مجرمانہ قبائل کے طور پر نوٹیفائی کیا تھا۔ انہوں نے 1857 کی پہلی جنگ آزادی کے دوران انگریزوں کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ ان ذاتوں نے ہندوستان کی آزادی کے لیے انتھک، نہ رکنے اور انتھک جدوجہد کی۔ انگریزوں کو احساس ہونے لگا کہ وہ ہندوستان پر زیادہ دیر حکومت نہیں کر سکیں گے۔ انگریزوں نے 1857 کی جنگ آزادی میں براہ راست یا بالواسطہ حصہ لینے والی ذاتوں کی نشاندہی کرنا شروع کی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سچائی سچائی ہوتی ہے۔ سونا مٹی میں مل جائے تو بھی اس کا سنہری معیار ضائع نہیں ہوتا۔ اگر بادل چند لمحوں کے لیے سورج کے سامنے آجائیں تو وہ زیادہ دیر تک سورج کی تپش کو برداشت نہیں کر سکتے۔ آزاد ہندوستان میں بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے 1871 کے کریمنل ٹرائب ایکٹ کو ختم کر دیا اور 1952 میں انہیں ملک میں آزاد ذات قرار دے کر عزت بخشی۔

درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور پسماندہ ذاتوں کے لوگ آج بھی آزاد ذات کے طور پر معاشرے میں اپنا تعاون دے رہے ہیں۔ ان کی ترقی اور بہتری کے لیے جو کام شروع سے ہونا چاہیے تھا وہ نہیں ہوا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آزادی کے بعد پہلی بار 2014 میں وزیر اعظم نے ان ذاتوں کے لیے کمیشن بنایا تھا۔ گزشتہ سال جب وزیر اعلیٰ کو خانہ بدوش ذات کانفرنس میں شرکت کا موقع ملا تو انہوں نے ریاست میں خانہ بدوش ترقیاتی بورڈ کے قیام کا اعلان کیا۔ اب گھُمنتو وکاس بورڈ کی تشکیل کا عمل آگے بڑھا ہے۔ گزشتہ 12 سالوں سے، وزیر اعظم کی قیادت میں، مرکزی حکومت ملک بھر میں ان ذاتوں کی ترقی کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے، اور گزشتہ 90 برسوں سے، ڈبل انجن والی حکومت اتر پردیش میں ان ذاتوں کی ترقی کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ اس کے تحت ان ذاتوں کو حکومت کی عوامی فلاحی اسکیموں سے جوڑا گیا ہے۔ پہلی بار ونٹانگیا گاؤں کو ریونیو گاؤں کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ ہزاروں لوگوں کو سماج کے اصل دھارے میں شامل ہوئے۔ پہلے مشاعرہ ذات والوں کی کوئی عزت نہیں تھی۔ ڈبل انجن والی حکومت نے انہیں ہر قسم کی سہولیات فراہم کرنے کا کام کیا۔

تھارو، گونڈ، چیرو، بگسا، کول، سہریا وغیرہ ذاتوں کے لوگوں کو سرکاری اسکیموں کے تحت لایا گیا ہے۔ انہیں راشن کارڈ، زمین کے پٹے، مکان، آیوشمان کارڈ، بجلی کے کنکشن، مفت کھانا پکانے کا گیس کنکشن، بے سہارا، بڑھاپے اور معذوری پنشن وغیرہ کے فوائد فراہم کیے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہمارے لیے عوام صرف ووٹ بینک نہیں، جناردن بھی ہے۔ حکومت نے ہمیشہ عوام کو جناردن کی طرح عزت دی ہے۔ ہندوستانی جمہوریت میں، ہر شہری کو بغیر کسی امتیاز کے سرکاری خدمات تک رسائی حاصل ہونی چاہیے۔ اس لیے ونٹانگیا، مسہر، کول، بگسا، سہریا، گونڈ، تھارو، چیرو اور دیگر ذاتوں کی بہتر کے لئے اور انہیں سیچوریشن کے ہدف تک پہنچانے کے لیے کام کیا گیا ہے۔ آج کا پروگرام اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت نے خانہ بدوش برادریوں کے ساتھ ساتھ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے بچوں کے لیے آشرم نظام کے ودیالیہ شروع کیے ہیں۔ یہ اسکول بچوں کو جدید ترین تعلیم فراہم کرتے ہیں۔ وہ مفت رہائش اور کھانا فراہم کرتے ہیں۔ مزدوروں کے بچوں کے لیے اٹل رہائشی اسکول شروع کیے گئے ہیں۔ یہ اسکول بچوں کو جدید ترین سہولیات فراہم

کرتے ہیں۔ حکومت سماج کے تمام طبقوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے کام کر رہی ہے، بشمول مزدور، اسٹریٹ وینڈروں، طلبہ، نوجوان، اور آزاد اور خانہ بدوش کمیونٹی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اب کوئی بھی آزاد شدہ ذاتوں کو مجرم قبائل نہیں کہہ سکتا۔ یہ آزاد شدہ ذاتیں ہندوستان کی آزادی کے جنگجو ہیں۔ ڈبل انجن والی حکومت آزاد ہونے والی ذاتوں کو وہ عزت دلانے کے لیے انتھک محنت کر رہی ہے جس کی وہ آزادی کے جنگجو کے طور پر حقدار ہیں۔ سپیرا برادری گورکھ ناتھ کی پیروکار ہے۔ قدیم زمانے میں یہ لوگ غیر ملکی حملوں کے دوران لوگوں کو خبردار کیا کرتے تھے۔ ریاستی حکومت ان کی باز آبادکاری کے لیے پوری عزم اور پابندی کے ساتھ کام کرے گی۔ اس کے علاوہ خانہ بدوش اور آزاد ذات کے لوگوں کو بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گھُمنتو وکاس بورڈ ان تمام ذاتوں کی نشاندہی کرے گا اور سیچوریشن کے ہدف تک حاصل کرنے کی سمت کام کرے گا۔ یہ انہیں تمام اسکیموں سے فوائد فراہم کر کے ان کا معیار زندگی بلند کرنے کی کوشش کرے گا۔ گھُمنتو وکاس بورڈ جلد کام شروع کر دے گا۔ اس کے افعال اور ساخت میں معمولی تبدیلیاں آئیں گی۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ

بورڈ میں ہر ذات کو نمائندگی دی جائے۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے سماجی بہبود کے وزیر مملکت (آزاد چارج) جناب اسیم ارون نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے گھُمنتو وکاس بورڈ قائم کر کے ترقی کی ایک نہر بنائی ہے۔ ترقی کی اس نہر کے ذریعے خانہ بدوش اور آزاد طبقے مختلف عوامی فلاحی اسکیموں سے مستفید ہوں گے۔ محکمہ ریونیو کے ذریعے زرعی اور رہائشی لیز دستیاب ہوں گی۔ ترقی کی اس نہر سے ترقی کا دھارا تیزی سے آگے بڑھے گا۔ ترقی کے لیے تین کنجیوں کی ضرورت ہے: ایک آدھار کارڈ، ایک ذات کا سرٹیفکیٹ، اور ایک آمدنی کا سرٹیفکیٹ۔ ان کے ذریعے ترقی کی نہر آپ تک تیز گارنٹی کے ساتھ پہنچے گی۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ سے اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے خانہ بدوش برادری کی ترقی کے لیے ہر لمحہ وقف کیا ہے۔ اب یہ کمیونٹی خانہ بدوش نہیں رہنا چاہتی بلکہ ’ٹکٹکو‘ یعنی ٹِک کر رہنا چاہتی ہے۔ یہ لوگ ایک ایسی کمیونٹی کی نمائندگی کرتے ہیں جس نے ہندوستان کی عزت کی حفاظت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس وقت بہت سے لوگوں نے ہتھیار ڈال دئے، لیکن اس کمیونٹی نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ تقریب میں خانہ بدوش اور آزاد برادریوں کے ارکان نے گھُمنتو وکاس بورڈ کے قیام پر وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اس فیصلے کو تاریخی قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ آج حکومت کی عوامی فلاح و بہبود کی اسکیموں کے ذریعے بنیادی سہولیات جیسے رہائش، بیت الخلا، تعلیم اور صحت معاشرے کے ہر طبقے تک پہنچ رہی ہیں۔ یہ بورڈ ان کی مجموعی ترقی میں سہولت فراہم کرے گا۔ اس موقع پر سماجی بہبود کے وزیر مملکت جناب سنجیو گونڈ، اتر پردیش درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کمیشن کے چیئرمین جناب بیج ناتھ راوت، اتر پردیش درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کمیشن کے وائس چیئرمین جناب جیت سنگھ کھرواراور دیگر معزز افراد موجود تھے۔

بجلی نظام کی بہتری کے لیے وزیر توانائی کا بڑا اقدام

ٹرانسفارمر تبدیلی میں تاخیر پر افسران پر سختی، کانوڑ راستوں پر حفاظتی انتظامات مضبوط کرنے کے احکامات

لکھنؤ، 6 اگست۔شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر اے کے۔شرما نے ریاست میں بلاتعطل اور معیاری بجلی کی فراہمی، جلے ہوئے ٹرانسفارمروں کی بروقت تبدیلی، کانوڑ یاترا کے دوران برقی حفاظت اور بجلی کے نظام سے متعلق مختلف اہم مسائل پر ایک اعلیٰ سطحی جائزہ میٹنگ کی۔ میٹنگ میں وزیر مسٹر شرما نے واضح طور پر کہا کہ عوام کو بروقت بجلی فراہم کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے اور کسی بھی سطح پر لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ جائزہ کے دوران، وزیر شرما نے دیوریا، غازی پور، شراوستی، بہرائچ، اور فتح پور سمیت مختلف اضلاع میں بلاتعطل بجلی کی فراہمی کی کمی اور جلے ہوئے ٹرانسفارمرز کو تبدیل کرنے میں ناکامی پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے متعلقہ ایگزیکٹو انجینئروں سے جواب طلب کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو غیر ضروری تکلیف کا باعث بننے والے اہلکاروں کی جوابدہی ہوگی۔ وزیر توانائی نے پوروانچل ودیوت وتران نگم لمیٹڈ کے مینجنگ ڈائریکٹر کو پوروانچل خطے میں شکایات کے حل کو فوری طور پر تیز کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ ایمانداری اور سنجیدگی سے اپنے فرائض سرانجام نہ دینے والے افسران کو فوری طور پر ہٹانے کے لیے کارروائی کی جائے کیونکہ عوامی مفادات سے کوئی سمجھوتہ قابل قبول نہیں ہوگا۔ کانوڑ یاترا کے پیش نظر وزیر شرما نے تمام عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ کانوڑ راستوں پر برقی حفاظتی انتظامات کو یقینی بنائیں۔ ڈھیلے تاروں، جھکے ہوئے بجلی کے کھمبے، بے نقاب برقی آلات یا کسی دوسرے ممکنہ خطرات کو فوری طور پر ہٹا دیا جانا چاہیے، اور یاترا کے راستوں پر بجلی کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی چوکسی برقرار رکھی جانی چاہیے، اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ یاتریوں کو کسی قسم کی تکلیف یا حادثہ نہ ہو۔ میٹنگ کے دوران جب دیوریا ضلع کے لار تھانہ علاقے میں جلے ہوئے ٹرانسفارمر کو پچھلے دس دنوں سے تبدیل نہ کرنے کے تعلق سے مقامی

عہدیداروں نے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا تو ایڈیشنل چیف سکریٹری جناب آشیش گوئل نے چیف انجینئر گورکھپور (II) کو فوری طور پر ایڈورٹ انٹری دینے کی ہدایت دی۔ اسی طرح ضلع غازی پور کے علاقے گہمار میں 12 دن تک جلے ہوئے ٹرانسفارمر کو تبدیل نہ کرنے اور جائزہ اجلاس سے غیر حاضر رہنے پر ایگزیکٹو انجینئر کو معطل کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ متعلقہ سپرنٹنڈنگ انجینئر کو سخت وارننگ بھی جاری کی گئی، جس میں واضح کیا گیا کہ اگر مستقبل میں ایسی غفلت دہرائی گئی تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ایڈیشنل چیف سکریٹری توانائی جناب آشیش گوئل، مینجنگ ڈائریکٹر جناب نتیش کمار، مسٹر میور مہیشوری اور محکمہ کے دیگر سینئر افسران میٹنگ میں موجود تھے، جبکہ ریاست کے دیگر افسران نے جائزہ میٹنگ میں ورچولی طور پر شمولیت اختیار کی۔

کانوڑ یاترا روٹس پر فول پروف انتظامات کا حکم

اے کے شرما کا سخت پیغام، عوامی تحفظ میں لاپرواہی پر ذمہ دار افسران نہیں بخشے جائیں گے

لکھنؤ، 6 اگست۔شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔شرما نے آئندہ کانوڑ یاترا کے لیے ریاست بھر میں کی جارہی تیاریوں کے بارے میں تفصیلی جائزہ میٹنگ کی۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ کانوڑ یاتریوں کی حفاظت، سہولت اور ہموار آمدورفت حکومت کی اولین ترجیحات ہیں۔ تمام اہلکار اپنے فرائض انتہائی سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ ادا کریں اور کسی قسم کی غفلت سے گریز کریں۔ جائزہ کے دوران وزیر شرما نے کانوڑ راستوں پر روشنی، صفائی، پینے کے پانی، آرام کیمپوں، بلاتعطل بجلی کی فراہمی اور دیگر ضروری انتظامات کے بارے میں تفصیلی جانکاری حاصل کی۔ انہوں نے کہا کہ افسران صرف دفاتر تک محدود نہ رہیں بلکہ خود علاقے کا دورہ کر کے انتظامات کا جائزہ لیں اور مسائل کے فوری حل کو یقینی بنائیں۔ افسروں کی جوابدہی طے کرتے ہوئے وزیر شرما نے کہا کہ ان ایگزیکٹو افسروں سے اضافی چارج واپس لیا جانا چاہئے جن کے پاس اضافی چارج ہے اور وہ متعلقہ علاقوں میں فوری طور پر موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ذمہ داری ملنے کے بعد علاقے میں متحرک رہنا ہر افسر کا فرض ہے۔ مانسون کے موسم کے پیش نظر، وزیر شرما نے پانی بھرنے، پانی جمع ہونے، نالیوں کی صفائی اور ان کی مسلسل نگرانی کے سلسلے میں سخت ہدایات بھی جاری کیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی حالت میں پانی جمع نہیں ہونا چاہئے، اور تمام میونسپل اداروں کو انتہائی چوکسی کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔ میٹنگ میں وزیر شرما نے خاص طور پر خبردار کیا کہ اگر کہیں بھی کھلا مین ہول پایا جاتا ہے یا اس کی وجہ سے کوئی حادثہ ہوتا ہے تو متعلقہ افسر کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

گاؤں گاؤں مضبوط ہوگا خواتین کا خود امدادی نیٹ ورک

دیہی تنظیموں کی تعداد میں 10 ہزار کا اضافہ، نائب وزیر اعلیٰ نے کہا: خواتین کو خود کفیل بنانا حکومت کی اولین ترجیح

لکھنؤ، 6 اگست۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی ہدایات پر، ریاست میں دیہی تنظیموں کی تعداد 65460 سے بڑھا کر 75460 کرنے کا ایک تاریخی فیصلہ لیا گیا ہے، جس کا مقصد دیہی خواتین کو اقتصادی، سماجی اور ادارہ جاتی طور پر بااختیار بنانا ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ دیہی ترقی کے افسران کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ ”ڈبل انجن“ والی حکومت دیہی خواتین کو خود انحصار، خود مختار اور معاشی طور پر بااختیار بنانے کے لیے مسلسل مؤثر اقدامات کر رہی ہے۔ سیلف ہیلپ گروپس کا ایک مضبوط نیٹ ورک دیہی معیشت کی اصل طاقت ہے، اور دیہاتی تنظیموں کی توسیع اس سمت میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ دیہاتی تنظیموں کی تعداد میں اضافہ زیادہ خود امدادی گروپوں کو ایک منظم فریم ورک میں ضم کرنے کے قابل بنائے گا۔ اس سے انہیں بروقت رہنمائی، صلاحیت کی تعمیر، مالی شمولیت، بینکنگ خدمات تک بہتر رسائی، اور روزی روٹی کی مختلف سرگرمیوں سے زیادہ مؤثر فوائد حاصل ہوں گے۔ مزید برآں، گاؤں کی تنظیموں کی ادارہ جاتی صلاحیت اور کارکردگی میں بھی نمایاں اضافہ کیا جائے گا۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ ریاست کے تین کروڑ خاندانوں کی خواتین کو سیلف ہیلپ گروپس سے جوڑنے کے لیے ایک جامع مہم چلائی جارہی ہے۔ اس ہدف کو مزید تیز کرنے کے لیے مشن کی سطح سے تمام اضلاع کو ضروری رہنما خطوط جاری کیے جارہے ہیں۔ گاؤں کی تنظیموں کی تعداد میں اضافے سے نئے سیلف ہیلپ گروپس کی تشکیل میں تیزی آئے گی، غیر فعال گروپوں کو دوبارہ فعال کیا جائے گا، اور کمیونٹی لیڈرشپ کو تقویت ملے گی۔ یہ یقینی بنائے گا کہ مشن کے ذریعے لاگو کی گئی اسکیموں کے فائدے آخری اہل خاندان تک زیادہ مؤثر طریقے سے پہنچیں گے۔ اتر پردیش ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کے مشن ڈائریکٹر مسٹر ارون کمار، نے کہا کہ گاؤں کی تنظیموں کی تعداد میں اضافہ ریاست میں مضبوط، خود انحصاری، اور مؤثر کمیونٹی اداروں کی تعمیر کی طرف ایک اہم اقدام ہے۔ یہ سیلف ہیلپ گروپس کو بہتر ادارہ جاتی مدد فراہم کرے گا اور دیہی ترقی اور خواتین کو بااختیار بنانے کے اہداف کو زیادہ مؤثر طریقے سے حاصل کرے گا۔

مویشی ترقیاتی پروگرام کو ملی نئی رفتار

لکھنؤ، 6 اگست۔اتر پردیش کی حکومت نے رحمٰن کھیڑا، لکھنؤ میں الٹرا فروزن سیمین پروڈکشن سینٹر میں مویشیوں میں جنس زدہ/ چھانٹی ہوئی سیمین کے استعمال کے لیے ریاستی جانوروں اور بھینسوں کے ترقیاتی پروگرام (ریاستی منصوبہ) کے لیے 20 لاکھ روپے کی منظوری دی ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ اینمل ہسبنڈری کی جانب سے ایک سرکاری حکم نامہ جاری کیا گیا ہے۔ حکومتی حکم نامے میں، ڈائریکٹر، ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈیولپمنٹ، اینمل ہسبنڈری ڈپارٹمنٹ کو ہدایت دی گئی ہے کہ منظور شدہ ایکشن پلان اور اسکیم کے لیے دی گئی ہدایات کی مکمل تعمیل کو یقینی بناتے ہوئے منظور شدہ رقم کی نکاسی/خرچ کی جائے گی اور مکمل تفصیلات کے ساتھ استعمال کا سرٹیفکیٹ حکومت کو دستیاب کرایا جائے۔ منظور شدہ رقم اسی چیز/مقصد کے لیے خرچ/ استعمال کی جائے گی جس کے لیے رقم منظور کی گئی ہے۔

جلال لکھنوی کے علمی آثار کا احاطہ ”جلال فہمی“ کے بغیر ممکن نہیں: حکیم وسیم احمد اعظمی

مانو لکھنؤ کیمپس میں ڈاکٹر محمد سعید اختر کی کتاب ’جلال فہمی‘ (1910 تا 2025) کی رسم رونمائی

لکھنؤ۔ 6 /اگست۔ ڈاکٹر محمد سعید اختر کی مرتب کردہ کتاب ’جلال فہمی‘ میں جلال کی شخصیت اور فن پر 1910ء سے 2025ء تک شائع بیشتر تحریروں کا اس خوبی اور فنی ہنرمندی سے احاطہ کیا گیا ہے کہ جلال لکھنوی کے علمی آثار پر قلم اُٹھانے والا ہر شخص اس کو اساس بنائے گا۔ ڈاکٹر عمیر منظر کے ’پیش لفظ‘ اور مرتبِ کتاب ڈاکٹر محمد سعید اختر کے جامع ’دیباچہ‘ نے جلال فہمی کی راہ آسان کردی ہے۔ ان خیالات کا اظہار معروف محقق اور سینٹرل کونسل آف ریسرچ ان یونانی میڈیسن کے سابق ڈپٹی ڈائریکٹر حکیم وسیم احمد اعظمی نے مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی کے لکھنؤ کیمپس میں ڈاکٹر محمد سعید اختر کی کتاب جلال فہمی (1910 تا 2025) کی رسم رونمائی کے موقع پر کیا۔ تقریب میں مقررین نے کتاب کی علمی و تحقیقی اہمیت کو سراہتے ہوئے ڈاکٹر محمد سعید اختر کو مبارک باد پیش کی۔ حکیم وسیم احمد اعظمی نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ بنیادی طور پر یہ کتاب تین عناوین پر مبنی ہے۔ تذکروں میں محاکمہ جلال، ادبی مورخین کی نظر میں جلال، ادبی محققین اور جلال، اور ...دور حاضر میں جلال۔ حکیم وسیم احمد اعظمی نے کہا کہ ڈاکٹر محمد سعید اختر کی مرتب کردہ یہ کتاب ان کے ذوق مطالعہ اور حسن ترتیب کی روشن مثال ہے۔ انہوں نے مولانا آزاد نیشنل یونیورسٹی لکھنؤ کیمپس سے ’میر ضامن علی جلال لکھنوی کی ادبی خدمات کا تنقیدی مطالعہ‘ کے عنوان سے ڈاکٹر عمیر منظر کی رہنمائی میں تحقیقی مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے اور اس طرح جلال لکھنوی کی کل کائنات پر ان کی نظر رہی ہے۔ کیمپس کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب نے اس اہم ادبی کاوش پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس نوع کی ادبی سرگرمیاں کیمپس کے طلبہ کے لیے مہمیز کا کام کرتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ کیمپس کے علمی اور ادبی ماحول کو بہتر سے بہتر بنانے میں سابق طلبہ کے سرگرم علمی تعاون کا ہم استقبال کرتے ہیں۔ ڈاکٹر مجاہد الاسلام نے کتاب پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ”جلال فہمی“، محض منتشر مواد کی ترتیب وتدوین نہیں، بلکہ جلال لکھنوی کے مطالعے کے لیے ایک اہم تحقیقی کاوش ہے، جو طلبہ، محققین، اساتذہ اور کلاسیکی ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے ایک مفید علمی سرمایہ ثابت ہوگی۔ انھوں نے کہا کہ کتاب کی اہمیت اس اعتبار سے بھی ہے کہ ڈاکٹر محمد سعید اختر نے کئی برسوں کی تحقیقی جستجو کے بعد زمانی ترتیب کے ساتھ یکجا صورت میں پیش کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ڈاکٹر محمد سعید اختر کا مبسوط مقدمہ جلال شناسی کے مزید امکانات بھی روشن کرتا ہے۔ ڈاکٹر عمیر منظر نے ”جلال فہمی“ کو جلال لکھنوی کی بازیافت قرار دیا اور کہا کہ اس کتاب سے ایک صدی پہلے کے لکھنؤ کی ادبی سرگرمیوں کا خاطر خواہ اندازہ کیا جاسکتا ہے اور ان میں جلال کے متنوع کردار بھی سامنے آتا ہے۔ ڈاکٹر محمد سعید اختر نے اس کتاب کے توسط اپنے ادبی شوق کا آغاز کیا ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی کے لکھنؤ کیمپس کے لیے یہ لمحہ باعث فخر ہے۔ ڈاکٹر عشرت ناہید نے کہا کہ کلاسیکی شعراء میں جلال لکھنوی کا اہم مقام رہا ہے۔ اصلاح زبان، لغت نویسی، عروض دانی، فن تاریخ گوئی میں ان کی ادبی خدمات بے بہا ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ ڈاکٹر سعید اختر نے جلال فہمی ترتیب دے کر ان کی اہمیت کو عصر حاضر میں حیات نو عطا کردی ہے، جس کے لیے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ڈاکٹر نور فاطمہ نے کہا کہ سعید اختر کی کتاب ’جلال فہمی‘ (1910 تا 2025) جلال شناسی کے سلسلے میں ایک بنیادی حوالہ ثابت ہوگی۔ ڈاکٹر نور فاطمہ نے کہا کہ آج بھی جلال کی شاعری میں استفادے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس کتاب کے وسیلے سے ہمیں جلال لکھنوی کو سمجھنے کا نیا نظریہ فراہم ہوگا۔ انھوں نے سعید اختر کو اس کتاب کی اشاعت کے لیے مبارک باد پیش کی۔ ڈاکٹر اکبر علی خاں نے کہا کہ یہ بہت اہم ادبی کاوش ہے۔ لکھنؤ اور جلال لازم وملزوم ہیں۔ اس کتاب کے توسط سے ہمیں اس عہد کو دیکھنے کے لیے ادھر ادھر جانے کے بجائے ایک جگہ تمام مواد مل جائے گا۔ کیمپس کے سابق طالب علم کو اس ادبی کارنامے کے لیے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ پروگرام میں کیمپس کے اساتذہ، طلبہ اور ریسرچ اسکالرز نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور کتاب کی اشاعت پر مبارک باد پیش کی۔

ماں کا دودھ صحت منداور محفوظ زندگی کی بنیاد ہے: ڈاکٹر تطہیر فاطمہ

لینگویج یونیورسٹی میں عالمی ہفتۂ اطفال پرورش مادر کے تحت ہفتہ روزہ بیداری مہم کا اختتام

لکھنؤ، 6 اگست 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ ہوم سائنس کی جانب سے یکم تا 7 اگست کے دوران عالمی ہفتۂ اطفال پرورشِ مادر (ورلڈ بریسٹ فیڈنگ ویک) کے موقع پر ”پائیدار زندگی کا آغاز، ماں کے دودھ کے ساتھ“ کے مرکزی موضوع کے تحت ہفتہ روزہ بیداری پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ اس مہم کا بنیادی مقصد ماں کا دودھ پلانے کی اہمیت، ماں اور نومولود کی صحت، متوازن غذائیت اور اس حوالے سے معاشرے میں شعور و آگہی کو فروغ دینا تھا۔ شعبۂ ہوم سائنس کی صدر ڈاکٹر تطہیر فاطمہ نے ہفتہ روزہ پروگرام کی غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ عالمی ہفتۂ اطفال پرورشِ مادر صرف ایک مہم نہیں بلکہ ایک سماجی اور صحت عامہ سے وابستہ اہم تحریک ہے، جس کا مقصد نئی ماؤں، خاندانوں اور نوجوان نسل کو ماں کے دودھ کی افادیت سے آگاہ کرنا ہے۔ انھوں نے کہا کہ پیدائش کے بعد ابتدائی چھ ماہ تک بچے کو صرف ماں کا دودھ پلانا اس کی جسمانی، ذہنی اور جذباتی نشوونما کے لیے نہایت ضروری ہے، کیونکہ ماں کا دودھ بچے کو مکمل غذائیت فراہم کرنے کے ساتھ اس کی قوتِ مدافعت میں اضافہ کرتا اور مختلف بیماریوں سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ انھوں نے مزید بتایا کہ ہفتہ بھر کے اس پروگرام کے تحت طالبات میں بیداری پیدا کرنے کے لیے نعرہ نویسی، تقریری مقابلہ، پوسٹر سازی، مناظرہ اور توسیعی لیکچر سمیت متعدد سرگرمیوں کا انعقاد کیا گیا، جن میں طلبہ وطالبات نے بھرپور جوش وخروش سے حصہ لیا۔ ڈاکٹر تطہیر فاطمہ نے کہا کہ آج منعقد ہونے والا ”پائیدار زندگی کا آغاز، ماں کے دودھ کے ساتھ“ کے موضوع پر توسیعی وآگاہی پروگرام اس ہفتہ روزہ مہم کی اختتامی کڑی ہے جس کا مقصد طلبہ کو سائنسی، طبی اور سماجی نقطۂ نظر سے ماں کے دودھ کی افادیت سے روشناس کرانا اور انہیں اس پیغام کا مؤثر سفیر بنانا ہے۔ انھوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ اس طرح کی بیداری مہمات نہ صرف طلبہ کے علم میں اضافہ کریں گی بلکہ معاشرے میں ماں اور بچے کی بہتر صحت، غذائی تحفظ اور آنے والی نسلوں کے روشن اور صحت مند مستقبل کے لیے بھی مؤثر کردار ادا کریں گی۔ اس ہفتہ روزہ پروگرام کے تحت منعقدہ مختلف مقابلوں میں ڈاکٹر شالنی، ڈاکٹر شپرا سنگھ اور ڈاکٹر چیتنا شرما نے بہ طور جج فرائض کو انجام دیا۔ ان مقابلوں میں بشریٰ یونس (بی ایس سی ہوم سائنس) نے پہلا، ہبرم صدیقی اور نشا صدیقی نے مشترکہ طور پر دوسرا اور زویا خان اور جیوتی گوتم نے مشترکہ طور تیسرا مقام حاصل کیا۔

’انڈین نالج‘ کو ملے گا اعلیٰ تعلیم میں نیا مقام

یوپی حکومت کا فیصلہ، قدیم بھارتی علمی روایت اور جدید تحقیق کو جوڑنے کے لیے ریسرچ سینٹرز کا قیام

لکھنؤ، 6 اگست۔اتر پردیش میں یوگی آدتیہ ناتھ حکومت اعلیٰ تعلیم کے مرکزی دھارے میں ہندوستانی علمی روایت کو قائم کرنے کی طرف ایک اہم قدم اٹھا رہی ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی-2020 (NEP-2020) کے مطابق، ریاستی حکومت نے یونیورسٹیوں اور سرکاری اور غیر سرکاری امداد یافتہ کالجوں میں ”انڈین نالج ٹریڈیشن پروموشن ریسرچ سینٹرز“ کے قیام کے لیے تفصیلی پالیسی اور رہنما خطوط جاری کیے ہیں۔ ریاست کے اعلیٰ تعلیم کے وزیر یوگیندر اپادھیائے نے کہا کہ اس اسکیم کا مقصد ہندوستان کی قدیم علمی روایت، فلسفہ، سائنس، ثقافت اور فکری ورثے کو جدید تعلیمی نظام کے ساتھ مربوط کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوگی حکومت چاہتی ہے کہ نئی نسل خود کو جدید تعلیم تک محدود نہ رکھے بلکہ ہندوستانی علم، سائنس، فلسفہ اور ثقافتی اقدار کو بھی سمجھے اور ان پر تحقیق کر کے عالمی سطح پر ایک نئی شناخت قائم کرے۔ انہوں نے کہا کہ ان تحقیقی مراکز کے ذریعے ہندوستان کے عظیم بزرگوں، دانشوروں، سائنس دانوں، فلسفیوں اور سماجی مصلحین کے نظریات کا مطالعہ، تحقیق اور وسیع پیمانے پر پھیلایا جائے گا۔ یہ اتر پردیش کو ہندوستانی علمی روایت کے تحفظ، فروغ اور عالمی سطح پر پھیلانے کا ایک اہم مرکز بننے کے قابل بنائے گا۔ وزیر اعلیٰ تعلیم نے کہا کہ تحقیقی مراکز کے قیام کے لیے اہلیت کا واضح معیار مقرر کیا گیا ہے۔ صرف وہ یونیورسٹیاں اور کالج جو کم از کم 50 سال سے قائم ہیں درخواست دینے کے اہل ہوں گے۔ مزید برآں، ادارے کے پاس طلباء کی موجودہ آبادی 5000 سے زیادہ ہونی چاہیے اور اسے UGC ایکٹ 1956 کے سیکشن 2(f) اور 12(b) کے تحت تسلیم کیا گیا ہو۔ یوگی حکومت پانچ سال کے لیے ہر ایک منتخب ریسرچ سنٹر کو 2 کروڑ روپے کی یک وقتی گرانٹ فراہم کرے گی۔ یہ رقم فکسڈ ڈپازٹس (FDs) کی شکل میں رکھی جائے گی، اور حاصل کردہ سود مرکز کے باقاعدہ آپریشنز، تحقیقی سرگرمیوں اور دیگر تعلیمی پروگراموں کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ تحقیقی مراکز کو مزید مضبوط بنانے کے لیے کارپوریٹ سماجی ذمہ داری (CSR)، عطیات اور دیگر قانونی ذرائع سے بھی وسائل اکٹھے کیے جاسکتے ہیں۔ پانچ سالہ مدت کی تکمیل کے بعد تحقیقی مراکز کے کام کا جائزہ لیا جائے گا اور مزید توسیع کا فیصلہ کیا جائے گا۔ وزیر یوگیندر اپادھیائے نے کہا کہ تحقیقی مراکز وید، اپنشد، رامائن، مہابھارت، جین اور بدھ فلسفہ، آیوروید، یوگا، ہندوستانی ریاضی، فلکیات، فن تعمیر، زرعی سائنس، ماحولیاتی تحفظ اور دیگر ہندوستانی علمی روایات پر سنجیدہ اور معیاری تحقیق کی حوصلہ افزائی کریں گے۔ یہ مراکز پی ایچ ڈی، پوسٹ ڈاکٹریٹ، انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ سطح کے محققین کو تحقیقی گرانٹس اور تعلیمی مدد فراہم کریں گے۔ ڈائرکٹر آف ہائر ایجوکیشن پریاگ راج کی صدارت میں ایک پانچ رکنی کمیٹی تحقیقی مراکز کے لیے تمام تجاویز کا جائزہ لے گی اور اپنی سفارشات حکومت کو پیش کرے گی۔ منظوری کے بعد ہی بجٹ مختص کیا جائے گا۔